

اریج شاہ

دیدارِ عشقم

Novels
Mania

Urdu Novels Mania Team©

www.urdunovelsmania.com

دیدار۔ عشقم

ارتج۔ شاہ

قسط 1

اٹھ گئی آرزو بی بی
 کھل گئی مہارانی کی آنکھ
 ارے ابھی وقت ہی کیا ہوا ہے صرف صبح کے سات ہی تو بچے ہیں ابھی سو جاؤ ابھی تک تمہارا سورج طلوع نہیں
 ہوا بی بی
 تائی امی اسے جلی گھٹی سناتے ہوئے باہر آئیں۔
 تائی امی میں تو صبح سے جاگ رہی ہوں آپ کمرے سے نکلی ہی نہیں شاید اس لیے آپ کو پتہ نہیں چلا ہو گا آرزو
 دھیمی آواز میں ممننائی۔
 چٹاخ۔ پدی سی لڑکی تو مجھے غلط کہتی ہے۔ تائی امی غصے سے آگ بگولا ہوتیں اس کے منہ پر تھپڑ مار گئیں۔
 نہیں تائی امی میں نے تو آپ کو غلط نہیں کہا۔ آرزو روتے ہوئے بولی
 دو ٹکے کی لڑکی تو مجھ سے زبان لڑاتی ہے۔ ماں باپ خود تو مر گئے اسے میرے سر باندھ گئے۔

ناکام کی ناکاج کی دشمن ناکاج کی۔

چل بی بی راستہ ناپ اپنا۔ ٹافٹ ناشتہ لگیا ہاں۔

اور تامیہ کو جگا۔ تائی امی اسے حکم جھاڑتی اندر کی طرف چلی گئی

اور وہ تامیہ کے کمرے کی طرف آئی۔

آپنی اٹھ جائیں بہت وقت ہو گیا ہے۔ آرزو نے تامیہ کو جگاتے ہوئے کہا

منہوس کہیں کی کتنی بار کہا ہے صبح صبح اپنی گندی شکل مت دکھایا کر مجھے۔

اب سارا دن بڑا گزرے گا۔

کس نے بھیجا ہے تجھے میرے کمرے میں امی نے۔۔۔ آج ان کی خبر لیتی ہوں میں۔

کتنی بار منع کیا ہے صبح صبح اسے میرے کمرے میں نہ بھیجا کریں لیکن پھر منہ اٹھا کے آجاتی ہے یہ۔ ایک تو

پیدا ہوتے ہی اپنے ماں باپ کو کھا گئی دوسرے ہمارے گلے پر گئی ہے۔

تامیہ کے چلانے کی آواز باہر آرہی تھی۔

www.urdu novels mania.com

اس گھر میں اس کی صبح ایسے ہی ہوا کرتی تھی۔

ہر کوئی ایسے ہی اس پر اپنی بھڑاس نکالتا تھا

کیونکہ اس گھر میں اس کی صرف یہی اوقات تھی۔

ماں باپ پیدا کر کے مر گئے۔

اور یہ ان کے گلے ڈال دی گئی۔ اس گھر میں واحد تایا ابو ہی تھے جو اس کے اپنے تھے

جہنوں نے ماں باپ کے مرنے کے بعد اس کے سر پر ہاتھ رکھا

آٹھ سال تک تو وہ اس گھر میں رانی بن کر رہی۔

لیکن پھر تایا ابو کو لکھو امار گیا۔

اور پھر اس پر شروع ہوایہ ظلموں کا سلسلہ۔

تایا ابو اس کے لیے آواز نہ اٹھا سکیں۔ اور باقی سارے خاندان میں اتنی ہمت ہی کہاں تھی کہ ایک یتیم کا بوجھ اٹھاتے

وہ ناشتہ لگاتے اپنے آنسو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

جب کہ تائی امی اور تائی امیہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا رہیں تھیں۔ کیونکہ آج بھی اس کے دل کو کورے مار کر انہوں نے اپنے دل کو تسکین پہنچائی تھی۔



رک جاؤ عون بیٹا آج تمہارے نانا کی برسی ہے۔ میں نے ایک چھوٹی سی قرآن خوانی رکھوائی ہے سبھی بچے گھر پر ہیں تم بھی آج کام پر مت جاؤ۔ تائی امی نے بہت محبت سے اسے مخاطب کیا۔

میرے یہاں رکنے سے آپ کی دیورانی کے ابا حضور زندہ ہو جائیں گے نہیں نہ۔ راستہ چھوڑیں میرا اور آج کے بعد اس طرح اسے روکیے گا نہیں۔

اچھے سے جانتا ہوں مجھے روکنے کے لیے کس نے کہا ہے اس نے اندر سے آتی زبیدہ بیگم کو سخت نگاہ سے دیکھا

مجھے آپ کی دیورانی کے محروم ابا حضور سے کوئی مطلب ہے اور نا ہی آپ کی اس شوآف سے یہ سب تو صرف ایک بہانہ ہے۔ سیدھے سیدھے کہیں نہ کے محلے کی عورتوں کے سامنے اپنی نئی گاڑی کے چونچلے کرنے ہیں

اور جہاں تک بات ہے قرآن خوانی کی اگر آپ دل سے یہ کرواتی تو میں ضرور آتا۔ اور ایک بات یاد رکھیے اپنے مطلب کے لئے اللہ کا نام استعمال کرنا چھوڑ دیں۔

اب راستہ چھوڑیں میرا ویسے بھی آپ کی دیورانی کے چار پیٹے ہیں ہی یہاں اور میری ضرورت تو آپ کی دیورانی کو پہلے بھی نہیں تھی اور آگے بھی نہیں ہوگی۔ وہ انہیں سخت نگاہوں سے گھورتا باہر نکل گیا۔

بڑی مٹی جی عون بھائی تو چلے گئے۔ اب اکبر صاحب کی بیٹی کو کون دیکھے گا۔ کیوں کہ یہ بات تو کلیئر ہے کہ عون بھائی اپنی مرضی کے خلاف شادی نہیں کریں گے۔

بانیہ ان کے قریب آکر بولی۔

اسی لئے تو چاہتی تھی کہ عون رک جائے لیکن پھر بھی یہ کام پر چلا گیا۔ اور جاؤ جا کر سمیر سے کہو کہ نئی والی گاڑی اندر گراج میں کھڑی کر دے ہم قرآن خوانی کر رہے ہیں زبیدہ کے ابا حضور کے لئے کوئی گاڑی کی شوآف تھوڑی نہ کر رہے ہیں۔

اب جو بھی تھا عون کی بات دل پر اثر کر گئی تھی۔

ٹھیک ہے میں سمیر سے کہتی ہوں۔

ہانیہ منہ بناتی اندر چلی گئی

زبیدہ تم دل پہ مت لینا تمہیں تو پتہ ہی ہے آجکل ضرورت سے زیادہ چڑچڑاہوا ہوا ہے۔

جانتی ہوں بھابھی اور یہ بھی جانتی ہوں کہ یہ میری غلطی کا ہی نتیجہ ہے۔

زبیدہ دوپٹے سے آنسو صاف کرتی اندر کی طرف بڑ گئی



رشتہ ہمہیں منظور ہے اور ایک بات سن لو ایک پھوٹی کوڑی نہیں ہے میرے پاس دینے کے لیے۔ رضیہ سامنے

بیٹھے بشر کو دیکھتے ہوئے بولی۔

ارے رضیہ آپا مجھے کچھ نہیں چاہئے مجھے تو بس آرزو چاہیے۔

بس اس دل میں آرزو کی آرزو ہے پوری کر دو نا وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھے لو فرانہ انداز میں بولا۔

ارے تو رشتہ پکا سمجھ تیری بہن تیری خواہش کو ضرور پورا کرے گی میرے بچے۔

لیکن ماموں ابو مانے گے اس رشتے کے لئے۔ تا مبیہ نے قریب ہو کر پوچھا۔

وہ کون ہوتا ہے نہ ماننے والا خود تو بتر پر پڑا ہے۔ وہ کچھ نہیں کہہ سکتا تم بالکل پریشان مت ہو میری طرف

سے یہ رشتہ پکا ہے۔

اور اس کی فکر مت کرو عثمان سے میں ابھی جا کے بات کر لوں گی تم بس نکاح کی تیاریاں کرو۔

رضیہ یہ کہتے ہوئے۔ اندر کی طرف آگئی



بد بخت۔۔۔۔۔ عورتنت۔۔۔۔۔ تمہاری ہمت۔۔۔۔۔ کیسے ہوئی میری
بچی۔۔۔۔۔ کاناکاح۔۔۔۔۔ کرنے کی۔۔۔۔۔ عمر دیکھی۔۔۔۔۔ ہے اس کی۔۔۔۔۔ چالیس سے،۔۔۔۔۔ اوپر ہے

میری بچی۔۔۔۔۔ تو ابھی 18۔۔۔۔۔ سال کی بھی۔۔۔۔۔ نہیں ہوئی۔

اگلے مہینے ہو جائے گی تمہاری لاڈلی 18 سال کی اور ویسے بھی آج ہی نکاح کر کے حوالے نہیں کر رہی میں ایک مہینہ انتظار کروں گی۔ جہاں اتنا بوجھ اٹھایا ہے وہاں ایک مہینہ اور سہی۔ رضیہ ڈھنائی سے بولی۔

ارے بد بخت۔۔۔ عورت مجھے۔۔۔ نہیں کرنی۔۔۔ اپنی بیٹی۔۔۔ کی شادی
تیرے۔۔۔ بھائی کے ساتھ۔۔۔ وہ آوارہ آدمی۔۔۔ میری بچی۔۔۔ کو بیچ کھائے۔۔۔ میں
اپنی بیٹی کی شادی۔۔۔ ایسے انسان سے۔۔۔ کروں گا جو۔۔۔ اس کے قابل ہو گا
تایا ابو غصے سے بولے

ہاں ہاں بتر پہ لیٹے لیٹے سوچو اور دیکھو اپنی بیٹی کے سہانے خواب ایسی لڑکیوں کے رشتے نہیں آتے۔ وہ تو میرے بھائی کا احسان مانو کے دل آگیا ہے اس پر۔

بکواس بند۔۔۔۔۔ کرو کیا تم۔۔۔۔۔ اپنی بیٹی۔۔۔۔۔ کا ہاتھ۔۔۔۔۔ ایسے شخص۔۔۔۔۔
 کے ہاتھ میں۔۔۔۔۔ دے سکتی ہو جو۔۔۔۔۔ دن رات شراب۔۔۔۔۔ میں ڈوب رہے
 جسے کھانے۔۔۔۔۔ پینے کا ہوش۔۔۔۔۔ بھی نہ ہو اپنا۔۔۔۔۔ احساس نہ کسی
 اپنے۔۔۔۔۔ کا کیا اسے۔۔۔۔۔ انسان کو۔۔۔۔۔ اپنی بیٹی۔۔۔۔۔ کا ہاتھ۔۔۔۔۔ دوگی۔

ذرا

ہائے ہائے اس منہوس بھتیجی کے لیے تم اپنی بیٹی کو بددعا دے رہے ہو
شرم کرو۔۔

رضیہ ہاتھ ملتے ہوئے بولی

میں کسی۔۔۔ کو بددعائیں۔۔۔ نہیں دے۔۔۔ رہا بس۔۔۔ مجھے یہ رشتہ۔۔۔ منظور نہیں۔۔۔

ٹھیک ہے اگر تم اس رشتے کو قبول نہیں کرتے تو ٹھیک ہے میں اور میرے بچے چلے جائیں گے یہاں سے ہمیشہ
کے لیے تم اپنی بھتیجی کے ساتھ ہی رہو میں اس لڑکی کو اس گھر میں مزید برداشت نہیں کر سکتی بس بات ختم۔

ٹھیک ہے۔۔۔ اگر جانا۔۔۔ چاہتی ہو تو۔۔۔ چلی جاؤ۔۔۔ میں نہیں روکوں۔۔۔ گامیں اپنی
بیٹی۔۔۔ کو کبھی ایسے جاہل انسان کے۔۔۔ حوالے نہیں۔۔۔ کروں گا سن رہی۔۔۔ ہو تم

تایا ابو چلاتے ہوئے بولے

تایا ابو کے چلانے کی آواز باہر تک آرہی تھی۔

وہ تو ہمیشہ سے ہی اس گھر پر بوجھ تھی۔ ہمیشہ سے ہی تایا ابو کے لیے مشکلیں پیدا کرتی رہی اور آج اس کی وجہ
سے ان کی بیوی اور ان کے بچوں انہیں چھوڑ کر جا رہے تھے۔



وہ کالج کی لڑکے والے کیس کا کیا ہوا عون نے اندر قدم رکھتے ہوئے پوچھا۔

ہاں اس کی ڈیٹیل نکال کر میں نے آپ کے آفس میں رکھی ہیں سر۔ آپ چیک کر لیجئے گا۔

تم تو چھیٹوں پر جانے والے تھے گئے کیوں نہیں۔ عون نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

جی سر آج سے میں چھیٹوں پر جا رہا ہوں وہ تو میں آپ کو یہ کارڈ دینے آیا تھا۔ کنسٹیبل نے کارڈ ٹیبل پر رکھا۔

شادی مبارک ہو۔ میں آنے کی کوشش کروں گا۔ عون نے کارڈ دیکھا۔

سرایک پرسنل سوال پوچھوں بڑا تو نہیں مانیں گے۔

یہ وقت پرسنل سوالوں کا نہیں ہے ریان لیکن پوچھ لو برا نہیں مانوں گا۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

آپ شادی کب کریں گے سر۔ ریان نے معصومیت سے پوچھا

کیوں تم نے میری شادی پر بھنگڑے ڈالنے ہیں۔

بھنگڑے بھی ڈال لیں گے سر آپ شادی تو کریں۔ ریان نے مسکرا کر کہا۔




جب کوئی لڑکی لگے گی اس قابل کہ شادی کر لوں تو کر لوں گا۔ عون نے مسکرا کر جواب دیا۔

سر آپ کو کس ٹائپ کی لڑکی چاہیے۔ میرا مطلب ہے آپ کی بڑی امی کہہ رہی تھی کہ پوچھ لوں ریان بولا

اب وہ بات کی تہہ تک پہنچا تھا تم فکر مت کرو ریان انہیں میں خود جواب دے دوں گا اب تم جاؤ اسے جانے کا

آرڈر دے کر وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

جاری

دیدار۔ عشقم # ارج۔ شاہ # قسط 2 

انہیں روکیں تایا ابو میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں پلینز انہیں گھر چھوڑ کے مت جانے دیں آرزو تایا ابو کے سامنے ہاتھ جوڑتی تائی کی طرف بھاگی

بند کریہ ڈرامے۔ تیری وجہ سے ہی ہوا ہے یہ سب کچھ تیری وجہ سے ہی تو میرا شوہر مجھے گھر سے نکال رہا ہے یہی چاہتی تھی نہ تو جس دن سے آئی ہے میرا سکون برباد کر رکھا ہے تو نے۔

میں تجھے کبھی معاف نہیں کروں گی آرزو میرے بھائی کا رشتہ آیا ہے اور تو خنجرے دکھا رہی ہے میں جانتی ہوں یہ آگ تو نے ہی لگائی ہے۔

تو یہ مت سوچنا کہ میں تجھے ایسے ہی معاف کر دوں گی گھوٹ گھوٹ کے مرے کی تو بد دعا ہے میری تجھے۔

تائی اونچی آواز میں چلاتی ہوئیں بولیں۔ آرزو بھاگ کر تایا ابو کی کرسی کے قریب آئی۔

تایا ابو روک لیں میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں پلیز نہ جانے دیں۔
روک لیں وہ عثمان کے سامنے بیٹھی ہاتھ جوڑتے ہوئے رونے لگی۔

میں شادی کے لیے تیار ہوں میری وجہ سے تائی امی کو نہ جانے دیں۔۔۔ آپ کو میری قسم تایا ابو۔
مجھے اپنی..... قسم نہ دے..... اور جانے دے..... ان لوگوں کو یہاں..... سے یہ اپنے لئے..... مجھ سے
تیری..... قربانی مانگتے..... ہیں

تایا ابو میں آپ کو اپنی قسم دے چکی ہوں۔ اب آپ کچھ نہیں بولیں گے آرزو بھاگتے ہوئے تائی کے قریب آئی
خدا کے لیے میں بشیر ماموں سے شادی کروں گی آپ گھر سے نہیں جائیں۔
میں شادی کے لئے تیار ہوں۔ آپ بے شک آج انہیں بلا کر میرا نکاح پڑھا دیں پر آپ یہ گھر چھوڑ کے مت
جائیں۔

رضیہ نے فاتحانہ نظر اپنے شوہر کو دیکھا۔
ٹھیک ہے..... اگر آرزو شادی کے لئے تیار ہے..... تو مجھے بھی..... منظور ہے لیکن
..... میری ایک..... شرط ہے۔

جب تک..... آرزو کی تعلیم..... مکمل نہیں..... ہو جاتی..... تب تک یہ رخصت
..... نہیں ہوگی

جہاں تک..... سوال نکاح..... کا ہے..... تو جب تم..... چاہو نکاح کروا..... دینا

کیونکہ..... تمہارا بھائی..... صرف نکاح..... کرے گا
 کھلانے کی..... ہمت نہیں ہے اس..... میں۔ کم از کم..... میری بچی..... میں اتنا
 حوصلہ تو ہو..... کہ وہ خود..... کما سکے۔

تایا ابونے بہت مشکل سے اپنی زبان کی لڑکھڑاہٹ پر قابو کیا تھا آج ان کے اپنے بچوں کی وجہ سے ان کی یتیم
 بھتیجی کی زندگی برباد ہو رہی تھی۔



کیا کہا ہے آپ نے ریان سے۔۔۔۔۔ آج کے بعد میرے ور کر کے سامنے آپ ایسی کوئی بات نہیں کریں گی
 سمجھیں آپ۔ وہ گھر آتے ہی تائی امی کے کمرے میں آیا تھا۔

ارے بیٹا میں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی۔ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے چوبیس گھنٹے میں نے سوچا اس سے پوچھ
 لوں تمہیں کس قسم کی لڑکی پسند ہے تائی امی نے کہا۔

مجھے جس قسم کی لڑکی پسند ہوگی میں اسے اپنے گھر لے آؤں گا۔

اس لئے بہتر ہو گا کہ آپ اس معاملے سے دور رہیں آئی بات سمجھ میں۔

ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

جبکہ تائی امی زبیدہ کے کمرے میں آئیں آخر اسے اس کے بیٹے کا پیغام جو دینا تھا



یہ گھر راحت صاحب کا تھا۔ جن کے دو ہی بیٹے تھے

خالد اور خالق۔ ان دونوں کی شادی اسی خاندان میں ہوئی تھی۔

راحت صاحب نے اپنے دونوں بیٹوں کی شادی اپنے چاچا زاد بھائیوں کی بیٹیوں سے کرانی تھی۔

وہ دونوں بھی آپس میں کزن تھی ہمیشہ سے اچھی بنتی تھی۔

انیسہ اور زبیدہ دونوں نے ہنسی خوشی ان کا گھر سنبھال لیا۔

جلد ہی زبیدہ کے گھر خوشخبری آگئی۔ انیسہ نے ہر ممکن طریقے سے اس کا خیال رکھا۔

وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتی۔

زبیدہ کے گھر چار بیٹے اور پیدا ہوئے ان کا گھر ان کے بچوں سے مہکتا خوشگوار ہو گیا تھا جبکہ انیسہ کی طرف سے کوئی خبر نہ آئی۔

علاج کروانے کے بعد ڈاکٹروں نے بتایا کہ انیسہ کبھی ماں نہیں بن سکتی

انیسہ کے لئے یہ صدمہ بہت بڑا تھا وہ اندر ہی اندر گھٹنے لگی۔

اسے زبیدہ کے بچے اچھے لگتے تھے وہ ان کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی تھی لیکن زبیدہ کو اپنے بچوں کو اپنے ساتھ

لگانے کی عادت تھی اسے پسند نہیں تھا کہ اس کے بچوں کو کوئی دوسرا اس سے زیادہ پیار کرے۔

اسی لئے آہستہ آہستہ اسے بے اولادی کے طعنے مارنے لگی۔ اس کے طعنے انیسہ کے دل کو لگتے لیکن خاموش ہو

جاتی وہ اپنی اس کمی کا کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

اسی طرح پتا چلا کہ زبیدہ پھر سے ماں بننے والی ہے۔

جس پر خالق کا کہنا تھا کہ میں مزید بچے نہیں چاہتا اور نہ ہی مزید کوئی ذمہ داری اٹھا سکتا ہوں۔

بچے کو زبیدہ کو بھی مزید بچے کی خواہش نہ تھی اس نے ہر ممکن طریقے سے اس دنیا میں نہ لانے کا سوچا لیکن جس کی روزی خدا نے دنیا میں لکھی ہوتی ہے وہ دنیا میں ضرور آتا ہے اور عون بھی ایک ایسا ہی بچہ تھا۔

اس کی پیدائش پر زبیدہ کو کافی تکلیف سہنی پڑی۔

جبکہ ان چاہی اولاد ہونے کی وجہ سے زبیدہ او خالق دونوں نے اس پر دھیان نہ دیا۔

جب اسے والدین کی ضرورت تھی تب وہ اس سے دور رہتے۔ وہ سات سال کی عمر میں ہی سمجھ گیا تھا کہ اس گھر میں اس کی اہمیت ویسی نہیں جیسی باقی بچوں کی ہے۔

دادا اب اس سے بہت پیار کرتے تھے۔

گھر میں اپنی اہمیت نہ دیکھتے ہوئے وہ دس سال کی عمر میں ہوٹل چلا گیا۔ وہ گھر نہیں آتا تھا اسے سب لوگ عجیب سی چڑ تھی

سب سے زیادہ غار وہ سمیر اور غارث سے کھاتا تھا جو اس کی ماں کا سب سے لاڈلے بچے تھے

جب عون ان سے دور ہونے لگا تو انہیں بھی احساس ہونے لگا کہ وہ ان کی غیر ذمہ داری کی وجہ سے وہ ان سے دور ہو رہا ہے۔

دادا اکثر گھر میں یہ بات چڑ دیتے تو نتیجہ یہ نکلتا کہ وہ آپ کا لاڈلا ہے اس لیے اس کی بہت سائیڈ لیتے ہیں جبکہ سب سے زیادہ بگڑا ہوا وہی ہے۔

ڈانٹ ابا کو اکثر ہی عون کی وجہ سے کافی سنی پڑ جاتی۔ جس کے بعد وہ عون کو دیتے اور پھر عون سوچتا کہ اس سے کوئی پیار نہیں کرتا۔

لیکن پھر ایک دن تائی امی نے بتایا کہ وہ ان چاہی اولاد ہے اس لئے اس سے کوئی پیار نہیں کرتا۔ عون کے چھوٹے ذہن کے لیے یہ جھٹکا بہت تھا۔ لیکن انیسہ کی نیت ایسی نہ تھی۔ وہ کوئی زبیدہ سے انتقام نہیں لینا چاہتی تھی۔

وہ تو بس عون کے آنسو صاف کر رہی۔ کہ زبیدہ وہاں آکر اسے طعنہ مارنے لگی کہ وہ اس کی اولاد کو اس سے دور کرنا چاہتی ہے۔

جس پر انیسہ نے کہا کہ میں ایسی اولاد کو تم سے کیا دور کروں گی جیسے تم پیدا ہی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ تم نے خود اسے خود سے دور کر رکھا ہے بے دھیانی میں خجانی نے کب اس کے منہ سے ایسی بات نکلی۔

عون اس لفظ کا مطلب بھی نہیں سمجھتا تھا۔ لیکن گالی سے کم نہ لگی اور عون کی دنیا ہل گئی۔ اسے اپنی ذات سے نفرت ہونے لگی۔ ایک آن چاہی اولاد یہ سوچ بھی اسے خود سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیتی۔

بعد میں انیسہ کے گھر بھی باری باری دو بیٹیاں پیدا ہوئیں بے اولادی کا وہ طعنہ تو ختم ہو گیا لیکن عون کی زندگی پر لگا لگانا چائی اولاد کا الزام نہ ختم ہوا

پھر وہ بد تمیز ہو گیا۔ ہر بات میں گھر والوں سے لڑائی جھگڑا کرنے لگا۔ شروع شروع میں اس نے بہت مار کھائی پھر دادانے اسے بچانے کے لیے اسے ہوشل بھیج دیا۔

وہ گھر میں دادا کا لاڈ لا مشہور تھا۔ سب بچے دادا کے قریب ہونے کی کوشش کرتے لیکن عون انہیں سب سے زیادہ پیارا تھا۔

بہت چھوٹی عمر میں ہی وہ اس کی جذبات سے آگاہ ہو گئے تھے۔ دادا یہ بات سمجھ چکے تھے کی اپنی چھوٹی سی عمر میں وہ بہت بری باتوں کا مطلب سمجھ چکا ہے۔

اس نے ایک جگہ پڑھا تھا اس عورت کو ماں کہلانے کا حق نہیں جو اپنی اولاد کو قتل کرنا چاہے۔ اس دن کے بعد اس نے زبیدہ کو ماں کہہ کر نہیں پکارا تھا۔

اور سب سے زیادہ بد تمیزی بھی وہ اسی سے کرتا تھا۔ باقی گھر میں کسی کو منہ لگانا پسند نہیں کرتا تھا لیکن ماں کو جلانے کے لیے تائی کے قریب رہتا جبکہ کبھی کبھی اسے بھی منہ نہ لگاتا۔

اس کی ماں سے نفرت دیکھ کر وہ زبیدہ کو سب سے زیادہ عزیز ہو گیا۔ زبیدہ اسے اہمیت دینے لگی گھر میں سب سے زیادہ اسے چاہنے لگی لیکن اسے اہمیت کی ضرورت نہ تھی۔

کیونکہ اب عون کے دل میں اس کے لیے کوئی گنجائش نہ بچی تھی۔

گھر میں سب اسے کہتے تھے کہ عون اتنا بے حس ہے کہ اگر اس کی ماں مر بھی جائے تو بھی وہ اس کے قریب نہیں آئے گا

لیکن ان سب بچوں کی نفرت کا نشانہ وہ تب بنا جب دادا نے مرنے سے پہلے اپنا گھر عون کے نام لکھ دیا۔

اس کے بعد سب ہی بہن بھائیوں کو اس سے چڑھنے لگی تا یا ابو کو لگتا تھا کہ ان کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے وہ اس لیے اس سے نفرت کرتے تھے۔

جبکہ ابو کا کہنا تھا کہ ان باقی بچوں کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے۔
 لیکن ان سب کے باوجود بھی عون کو ان سب کی بات سے کوئی فرق نہ پڑا تھا دادا کے مرنے کے بعد اس پر جو کچھ
 پابندیاں تھیں وہ بھی ختم ہو چکی تھیں۔
 وہ اب زیادہ بد تمیز ہو چکا تھا وہ کسی کی کوئی بات نہیں مانتا تھا۔
 پڑھائی میں اپنے سارے بہن بھائیوں میں سب سے زیادہ ہوشیار تھا
 ابا ایسے ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے۔
 لیکن اس نے پولیس فورس جوائن کر لی۔



دیدار۔ عشقم

ارتج۔ شاہ

قسط 3

سب کچھ تہہ پا چکا تھا اس جمعے آرزو کا نکاح تھا۔

امی یہ تو نکاح کے بعد بھی رخصت نہیں ہوگی ابانے کہا ہے کہ جب تک اس کی پڑھائی مکمل نہ ہو جائے تب تک یہ یہیں پر ہمارے سینوں پر مونگ دالے گئی۔

تامیہ نے رضیہ کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔

ارے میری بچی تو فکر مت کر ایک بار نکاح ہونے دے پھر تو دیکھ میں کیسے اسے یہاں سے رفوچکر کرتی ہوں

چالیس سال کا ہو گیا ہے بشیر اب تک شادی نہیں ہوئی ہر دوسری عورت کو دیکھ کر آئیں بھرتا ہے۔

اس دن میں نے باتوں ہی باتوں میں ذکر چھیڑ دیا کہ تمہارا نکاح تو آرزو کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے پھر تو پیچھے ہی اپڑ گیا۔

ہائے بے چاری آرزو کتنی خوبصورت ہے اور کس کے پلے پڑ رہی ہے تامیہ نے ہنستے ہوئے کہا

اس کی ماں بھی ایسی ہی تھی۔ اسی لئے تو جہانزیب کا اس پر دل آگیا۔ اور کالج سے ایک دن اچانک نکاح کر کے لے آیا۔

پھر کیا تھا خاندان میں کسی نے قبول ہی نہیں کیا اس کو گھر سے نکال دیا اور پھر ایک دن خبر ملی کہ جہانزیب اور اس کی بیوی مینہ کا ایکمیڈنٹ ہو گیا ہے۔

یہ منہوس بچ گئی اور وہ دونوں مر گئے۔ اور تمہارے ابا اس پر ترس کھا کر یہاں لے آئے۔ اور اس دن سے یہ میرے سر پہ ناچ رہی ہے رضیہ نے بتایا۔

بس امی اب تو جان چھوٹ رہی ہے نہ اس سے۔ اور لگے ہاتھ ماموں کا بھی
گیا۔ بیوی بھی مل گئی اور مفت کی نوکرائی بھی۔ بڑی آئی اپنے آپ کو مجھ سے زیادہ خوبصورت سمجھتی ہے۔
دو ٹکے کی لڑکی میرے باپ کے پیسے پر پلنے والی۔ تادمیہ زبان سے زہرا گلتی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔
جبکہ کچن میں تائی امی کے لئے چائے بناتی آرزو اپنے ماں باپ کے ذکر پر تڑپ اٹھی تھی۔



ایسے کیسے اس جمعے نکاح رکھ لیا ارے ہم بھی اس کے کچھ لگتے ہیں ہمیں بتائے بغیر کیسے اس کی شادی کر رہے ہیں
آپ۔۔ زبیدہ نے فکر مندی سے کہا
ارے بس بس سال سال تو اپنی بھتیجی کی خبر نہیں لیتی ہو تم اور اب جب ہم اچھے طریقے سے اس کا نکاح کر رہے
ہیں تو تمہیں رشتہ داریاں یاد آنے لگی ہیں۔ رضیہ نے غصے سے کہا
نہیں بھابھی ایسی بات نہیں ہے میں تو بس یہ کہہ رہی ہوں کہ وہ بھی بہت چھوٹی ہے 18 سال کی بھی نہیں ہے
اس طرح سے اچانک نکاح۔۔۔
صرف نکاح کر رہے ہیں ابھی رخصتی نہیں ہوگی رخصتی پڑھائی کے بعد ہی کریں گے
بس تم اس جمعے کو نکاح پر آجانا یہی بتانے کے لیے فون کیا تھا بس اتنا کہہ کے رضیہ نے فون رکھ دیا۔
پرسوں جمعہ تھا۔ زبیدہ تو یہ سوچ کر پریشان ہونے لگی کہ ابھی کل تک تو اس کی بھتیجی بچی تھی اور آج اچانک
اس کا نکاح ہو رہا ہے۔

اللہ میری بچی کے نصیب اچھے کرے۔

وہ کسی جب آرزو کے والدین کا انتقال ہو ازبیدہ کے مالی حالات ایسے نہ تھے کہ اور بچے کا بوجھ اٹھا سکتے۔

اور پھر عثمان بھائی نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ دیا تھا۔

یہ بھی سچ تھا کہ جتنے اچھے طریقے سے اپنے تایا کے گھر پر رہتی اتنے اچھے سے پھوپھو کے گھر پر نہیں رہ سکتی تھی۔

لیکن پھر جب انہیں پتہ چلا کہ عثمان کو لقوہ ہونے کے بعد

اس کی حیثیت ایک نوکرانی سے زیادہ نہیں تو وہ اپنی بھتیجی کو لینے جا بیٹھی۔

جس پر رضیہ نے انہیں ذلیل کر کے نکال دیا۔

کہ پہلے ہم کھلاتے پلاتے رہے ہیں اب کسی کام کاج کے لائق ہوئی ہے تو تم اسے لے کے جا رہی ہو۔

زبیدہ کو یہ سوچ کر افسوس ہوا کہ رضیہ کو 8 سال کی آرزو کام کاج کے لائق لگی تھی لیکن وہ کچھ نہیں بول سکتی تھی



www.urdu novelsmania.com

عمریار میں کچھ نہیں خرید رہا۔ اور نہ ہی میں ریان کی شادی پر جانے میں انٹر سٹڈ ہوں۔ اس لئے مجھے اپنے ساتھ

گھسیٹنے کی ضرورت نہیں ہے تو اکیلے جا اور جو کچھ لینا ہے خرید کے لے آ۔

عون یار کیا ہو گیا ہے تجھے ریان نے کتنے خلوص سے ہمیں شادی پر بلایا ہے اور ہم نہیں جائیں گے تو اسے کتنا

برا لگے گا۔ عمر نے سمجھانے کی کوشش کی۔

بس بات ختم اور ویسے بھی آج کوئی خاص کام بھی نہیں ہے۔ دو چار دن میں شادی ہے۔ تو یہ کام نپٹا کر مجھے باہر مل کیوں کہ ریان نے شادی پر فیملی کے ساتھ بلایا ہے۔ اور مصباح کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس کی چیزیں بھی لینے میں نے ہی جانا ہے۔ عمر نے کہا مطلب تو لیڈر شوپنگ کرے گا اور میں تیرے ساتھ رہوں گا۔ عون نے اسے گھورا۔ یار تو بھی کر لینا میری ہونے والی بھابھی کے لیے عمر نے آنکھ دبائی۔ جس پر عون مسکرایا۔ ایک عمر ہی تھا جس کی کسی بات کا برا نہیں مانتا تھا۔ اس کا بچپن کا دوست اس کے ہر راز کا ساتھی۔



ہاں ہاں پیسے پیر پر اُگتے ہیں نہ کہ تمہیں اٹھا کر دے دیں۔ دن بادل اس کے خرچے بڑھتے ہی جا رہے ہیں کبھی داخلے کے پیسے کبھی داخلے کے فارم کے پیسے کبھی یہ فوٹو کے پیسے۔ تائی امی نے بڑی مشکل سے اپنے دوپٹے کے ساتھ باندھے دو سو روپے نکال کر اس کی طرف پھینکے۔

اور امی کو اسے پیسے دیتے دیکھ کر تادمیہ جلدی سے باہر آئی تھی۔ تادمیہ اپنی پلیز میرے ساتھ چلیں مجھے پاسپورٹ سائز پیکر بنوا کر داخلے کے فارم پر لگانی ہے۔

اس سو موار کو آخری ڈیٹ ہے اس کے بعد میرا داخلہ نہیں جائے گا آرزو نے بے بسی سے کہا۔ ہاں امی جمعہ کو اس کا نکاح ہے مجھے بھی کوئی نیا سوٹ دلوا دیں۔

میں پرانے کپڑے تھوڑی نہ پہنوں گی اپنے ماموں کی شادی میں
- تامیہ نے لاڈ سے اس کے گلے میں بائیں ڈالی۔

ہاں ٹھیک کہتی ہے میں تجھے دیتی ہوں پیسے تو اپنے لئے دو سوٹ لے لینا اور اس کے لیے بھی نکاح کا ایک نیا
سوٹ لے آنا آخر اپنے بھائی کی ہونے والی بیوی کا سوچ کر تائی امی کو اس کا تھوڑا خیال آہی گیا۔

ارے امی اس کے لیے سوٹ کی کیا ضرورت ہے وہ جو میں نے آئمہ کی شادی پر پہنا تھا بالکل نیا ہے وہ پہن لے گی
- آپ کو اندازہ بھی ہے برائیڈل ڈریس کتنے مہنگے ہیں۔

چل تو میرے ساتھ امی کے ہاتھ سے پیسے لیتے اسے بنا کچھ کہنے کا موقع دیے وہ اس کا ہاتھ تھام کر باہر کی طرف چلنے
لگی۔

روکیں آپنی نقاب تو کرنے دیں۔ آرزو جلدی سے بولی۔

اف کیا تمہیں گھٹن نہیں ہوتی اس میں۔ تامیہ نے پیچھے سے ناگواری سے کہا
- جبکہ یہ وہ واحد معاملہ تھا جس میں آرزو کسی کی پروا نہیں کرتی تھی وہ اس کی بات سنے بغیر بھاگ کر اندر گئی اور
اپنا عبا یا اٹھا کر پہننا اور جلدی سے نقاب کر لگی۔

لیکن افسوس فوٹو شاپ کی دکان پر جاتے ہی یہ نقاب اتر جانا تھا۔ کیونکہ اس کی تصویر کے بغیر اس کا داخلہ جا نہیں
سکتا تھا۔

اور تایا ابو کی خواہش تھی کہ وہ اپنی تعلیم مکمل کرے۔



تامیہ اسے فوٹو میکر کی دکان پر چھوڑ کر خود شاپنگ مال چلی گئی۔

اور کہہ دیا جب اس کی تصویر بن جائے وہ مارکیٹ کے نیچے کھڑی ہو کر اس کا انتظار کرے۔

تقریباً پندرہ منٹ میں ہی وہ تصویر بنوا کر مارکیٹ کے نیچے کھڑے ہو کر اس کا انتظار کرنے لگی۔

اسے یہاں کھڑے ایک گھنٹے سے اوپر ہو چکا تھا لیکن تامیہ نہ جانے کہاں تھی۔

کافی دیر انتظار کرنے کے بعد اس نے سوچا کیوں نہ تامیہ کے پاس ہی چلی جائے کیونکہ یہاں قریب کھڑے کچھ

لڑکے بار بار اسے گھور کر دیکھ رہے تھے۔ جس کی وجہ سے اسے الجھن ہو رہی تھی۔

کچھ سوچتے ہوئے وہ مارکیٹ کے اندر جانے لگی۔

کہ اچانک سامنے سے آتے ایک آدمی سے بڑی طرح سے ٹکرائی۔

وہ اس سے معافی مانگنے لگی جبکہ وہ آدمی زمین پر بیٹھا اپنی چیزیں سمیٹنے لگا اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی کھڑا

تھا۔

ایمریلی سوری میری غلطی کی وجہ سے ہوا ہے یہ۔ عون نے اپنے بالکل قریب سے آواز سنی۔ اسے ایسا لگا جیسے

کوئی اپنا اسے پکار رہا ہو عون کے دل نے اسے دیکھنے کی خواہش کی تو اس نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا لیکن

نقاب میں ہونے کی وجہ سے اس کا چہرہ نہیں دیکھ پایا۔ لیکن آنکھیں کمال تھیں۔ عون کا اس کی آنکھوں سے

نظریں ہٹانے کا دل نہ کیا

عون نے زمین پر گر ایک لفافہ اٹھایا لیکن اگلے ہی لمحے وہ لڑکی کسی کو پکارتی مارکیٹ سے باہر نکل گئی۔

۔ لیکن

نیں آپ کا سامان گر گیا ہے۔ عون نے اسے پکارنے کی کوشش کی وہ تیزی سے مارکیٹ سے باہر نکل گئی۔

عون باہر تک اس کے پیچھے آیا لیکن وہ لڑکی کہیں غائب ہو چکی تھی

عون نے لفافہ کھولا۔ اور اس دیکھنے لگا۔ اس لفافے میں چار پاپیورٹ سائز تصویریں اور 30 روپے تھے۔ اس نے ایک تصویر اٹھا کر دیکھی اور پھر دیکھتا ہی رہ گیا۔

ایسا نہیں تھا کہ اس نے پہلے کبھی حُسن نہیں دیکھا تھا لیکن اس قدر معصومیت۔ اسے سوپر سنٹ یقین تھا کہ یہ تصویر اسی لڑکی کی ہے۔

اس کالب و لہجہ اس کابات کرنے کا انداز اس کی تصویریں۔ ان کا دل دھڑکا گئی۔ عون نے بے اختیار ہاتھ اپنے دھڑکتے دل پر رکھا۔

وہ لڑکی چلی گئی کیا عمر نے اس کے پاس آکر پوچھا۔

ہاں لیکن زیادہ دور نہیں جا پائے گی۔ عون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیون تم جانتے ہو اسے عمر نے پوچھا۔

نہیں لیکن جانا پڑے گا آخر ساری زندگی گزارنی ہے عون ابھی تک اس ملاقات کے زیر اثر تھا۔

عون میرے بھائی تو ٹھیک ہے نا عمر نے پوچھا۔

یہ لڑکی آگئی زندگی میں تو بالکل ٹھیک ہو جاؤں گا۔ عون نے جواب دیا

نام بھی جانتا ہے اس کا۔ جو پہلی نظر میں مجنوں بن گیا ہے۔ عمر نے کہا

مس عثمان عون نے لفافہ کے پیچھے سے نام پڑھا۔ پھر مسکرایا۔

میں اس مس عثمان کو مسز عون بنانے میں کم سے کم وقت لگاؤں گا۔ مجھے اس لڑکی کا ایڈریس چاہیے۔ عون نے سیریس انداز میں کہا۔

عون تو نے اسے ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں ہے صرف ایک تصویر کی بنا پر تو کیسے کہہ سکتا ہے کہ تو اسے شادی کرے گا یہ صرف ایک تصویر ہے تصویروں سے محبت نہیں ہوتی۔ عمر ابھی بول ہی رہا تھا کہ عون نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل پر رکھا۔

آج تک یہ دل کسی کے لئے اتنے زور سے نہیں دھڑکا۔ یقین کر اسے میرے لیے بنایا گیا ہے۔ ورنہ مجھے یہ اشارہ نہیں ملتا عون نے تصویر کی طرف دیکھا۔

عمر نے تصویر دیکھنے کی کوشش کی لیکن ان نے اپنے مٹھی میں رکھ لی۔

حد میں رہ بھا بھی ہے تیری۔ عون نے گھور کر اسے دیکھا۔

ابے تصویر نہیں دکھائے گا تو ڈھونڈیں گے کیسے اسے عمر نے گھورا۔

رہنے دے میں خود ڈھونڈ لوں گا۔ عون مسکراتے ہوئے اسے ساتھ لے کر آگے بڑھ گیا۔

جبکہ عمر کو یہ پہلی نظر والے پیار کا کنسیپٹ کچھ سمجھ نہ آیا تھا۔



#دیدار_عشقم

ویسے ایک بات تو بتا اب کہاں سے ڈھونڈے گا اس لڑکی کو۔ ایک بار تصویر ہی دکھا دے شاید میں اسے جانتا ہوں عمر نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا جبکہ وہ واپس اسی جویری شاپ میں جا رہا تھا جہاں سے وہ ابھی آئے تھے۔

ابے تیرے ساتھ مسئلہ کیا ہے ہاں میں نے کہا نہ میں ڈھونڈ لوں گا اور تجھے تو میں فوٹو ہرگز نہیں دکھاؤں گا۔ میں نہیں چاہتا کہ میری ہونے والی بیوی کو کسی کی کالی نظر لگے۔

اس نے عمر کی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جس کی آنکھوں کا رنگ گہرا سیاہ تھا۔
استغفر اللہ میری نظر اور کالی۔ او بھائی رنگ اور نیت میں فرق ہوتا ہے وہ میری بھابھی جیسی ہے عمر نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

اوتے وہ تیری بھابھی جیسی نہیں ہے وہ تیری بھابھی ہی ہے اور یہ بات آئندہ یاد رکھنا۔
لیکن ہم واپس کیوں جا رہے ہیں یہ تو بتا۔ اسے واپس شاپ کی طرف جاتا دیکھ کر وہ پوچھنے لگا فوٹو تو اس نے ویسے بھی نہیں دکھانی تھی تو اس موضوع سے ہٹنا ہی بہتر سمجھا۔

یار پہلی بار دیکھی ہے تیری بھابی اس کے لیے کوئی گفٹ لونگا۔ عون نے کہا۔

جبکہ عمر منہ کھولے کھڑا تھا آخر ایک ہی دن میں اس آدمی کو ہو کیا گیا ہے کل تک تو یہ شادی کے نام سے بھاگ رہا تھا اور اب تیری بھابی تیری بھابی کیے جا رہا ہے۔

اس نے اس شاپ سے ایک خوبصورت سا بریلیٹ لیا۔

کیسا ہے اس نے عمر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

بہت خوبصورت ہے اللہ مس عثمان کو نصیب کرے عمر نے مسکرا کر کہا۔

مس عثمان نہیں مسز عون بول۔ میں برداشت نہیں کر سکتا اس کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام۔ عون نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا

عثمان ضرور اس کا باپ ہو گا۔ عمر نے جتلا کر کہا کیونکہ لفافے پر مس عثمان لکھا تھا مسز عثمان نہیں۔

جو بھی ہو لیکن اب وہ مسز عون بن کر رہے گی۔ عون نے مسکرا کر کہا تو عمر بھی مسکرا دیا۔

ایک تم ہی ہو جو دنیا میں پردہ کرتی ہو میں کہتی ہوں یہ اتنا بڑا برقدار ساتھ اٹھا کر چلنے کی ضرورت کیا ہے۔

تامیہ اسے اپنے ساتھ پلاتے ہوئے شرمندہ ہو رہی تھی۔

کیوں کہ ایک بہت ہی خوبصورت لڑکا اس کے پیچھے آ رہا تھا۔

جس سے نمبر لینے کے مرحلے وہ ادا کر چکی تھی۔



آرزو سے نظریں چھپا کے اسے مارکیٹ سے نکلنے کی کوشش کی تھی
وہ لڑکا اس کے پیچھے آ رہا تھا جبکہ آرزو بھاگتے ہوئے اس کے ساتھ آ رہی تھی۔
اور آرزو کو مکمل طور پر نقاب میں دیکھتے ہی وہ لڑکا پیچھے ہو گیا۔ شاید لڑکے میں تھوڑی شرم باقی تھی
اور اب تادمیہ کو اس پر غصہ آ رہا تھا۔

بتاؤ کیا تم بہت خوبصورت ہو بہت پاکیزہ اور دنیا کے سب لڑکے عیاش ہیں جو تمہیں دیکھیں گے تادمیہ اب بھی
اس پر اپنا غصہ نکال رہی تھی۔

آپنی بات پاکیزگی اور خوبصورتی کی نہیں ہے بات حکم کی ہے اور جب یہ حکم نازل ہوا تھا تب دنیا کی سب سے
خوبصورت عورت نے دنیا کے سب سے پاکیزہ مرد سے پردہ کر لیا تھا۔ تو ہماری کیا اوقات۔ آرزو نے ایک
ناکام اسے سمجھانے کی کوشش کی

میرے سامنے یہ لیچر مت دیا کرو آرزو خاموشی سے چلنا ہے تو چلو وہ اسے ڈانٹتے ہوئے آگے بڑھ گئی



ایسے کیسے گم ہو گئی پیسے تو بیٹا درخت پہ اگتے ہیں جو ہر چیز تم گم کر کے آجاتی ہو

اب دماغ مت چاٹو جاؤ یہاں سے پرسوں تمہارا نکاح ہے تیاری کرو اس کے اگلے دن چلی جانا فوٹو بنوانے اور
سو مواری کو داخلہ بھیج دینا۔ تائی نے احسان کرتے ہوئے اس کی بات کا جواب دیا



اس نے گھر میں قدم رکھا تو تائی امی اس کا انتظار کر رہی تھی وہ انہیں انگور کرتا اپنے کمرے کی طرف جانے لگا
جبکہ وہ اسے دیکھتے ہی اس کے پیچھے آئی۔

تائی

بیٹا آج میں نے تصویریں مانگائی تھی ان میں سے کسی لڑکی کو پسند کر لو
امی ابھی بول ہی رہی تھی کہ عون نے تصویر لے کر ٹیبل پر پھینک دی۔

بیٹا یہ تصویریں تائی امی نے کچھ بولنے کی کوشش کی

ضرورت نہیں ہے ان کی میں لڑکی پسند کر چکا ہوں کچھ دن میں اس کا سارا بائیو ڈیٹا نکال کر آپ کو اس کے گھر بھیج
دوں گا۔ عون پر سکون انداز میں کہا

تم نے لڑکی پسند کر لی یہ تو بہت خوشی کی بات ہے میں ابھی تمہاری ماں کو بتا کے آتی ہوں۔۔۔ عون جو مسکرا کر
ان کے چہرے کے انیکپریشن دیکھ رہا تھا اپنی ماں کا ذکر سنتے ہی بد مزہ ہوا۔

اب آپ جائیں مجھے آرام کرنا ہے اس نے بد تمیزی سے کہا
جبکہ اس کا بدلتا مزاج دیکھ کر انیسہ فوراً کمرے سے باہر نکل گئی۔



نیند جیسی آنکھوں سے روٹھ چکی تھی اس کا خیال آتے دل پھر سے دھک دھک کرنے لگا اس نے بے اختیار
اپنے سینے پر ہاتھ رکھا۔

آج پہلی بار پتہ چلا ہے کہ پہلی نظر میں محبت ہو جاتی ہے۔

اس نے مسکراتے ہوئے اس کی تصویر نکالی۔

اور اس کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو اپنی نظروں حصار میں لینے لگا۔

وہ اتنی حسین نہ تھی لیکن نہ جانے کیوں اسے بہت حسین لگ رہی تھی۔
چھوٹی آنکھیں چھوٹی سی ناک چھوٹے چھوٹے سرخ ہونٹ۔ اس کی عمر کم تھی۔ شاید ہی وہ 18 سال کی تھی مگر
کوئی بات نہیں شادی کے بعد لڑکیاں بڑی ہو ہی جاتی ہیں وہ مسکرایا۔

اور مجھے کوئی شادی کی بہت جلدی ہے بس نکاح ہو جائے شادی دو تین سال بعد کر لیں گے۔ بس اپنا حق جتنا ہے
اس پر۔۔۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے نقوش دیکھنے لگا
اسے خاندان کا سب سے خوبصورت نوجوان کہا جاتا تھا۔ اور اس بات کا اسے غرور بھی تھا اکثر اس کی ماں اس کی
نظر اتارتی اور وہ اپنی ماں کو کتنی بار جتا چکا تھا۔

آپ کی مہربانیوں سے تو یہ حسین چہرہ دنیا میں ہی نہ آتا اپنی ماں کو طنہ مارنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا



آج جمعہ تھا سارے بچے گھر سے غائب تھے سوائے عون کے وہ نائٹ ڈیوٹی ہونے کی وجہ سے اب آرام کر رہا تھا

www.urdu novelsmania.com

زبیدہ کے دماغ سے نکل گیا کہ آج آرزو کا نکاح تھا اور نہ رات کو وہ سمیر کو بتادی تھی تو وہ اسے وہاں لے جاتا۔
انہوں نے سمیر کو فون کیا جبکہ وہ اسلام آباد جا رہا تھا۔

اب مجبور ہو کر وہ عون کے کمرے تک آئی لیکن پلٹ آئی وہ جانتی تھی عون انہیں ذلیل کر کے کمرے سے
نکالے گا۔

وہ صبح سے اس کے کمرے کے کتنے ہی چکر کاٹ چکی تھی لیکن اسے جگانے کی ہمت نہ ہوئی۔

لیکن اس بار جب وہ اس کے کمرے کے قریب آئی تو کمرے کے اندر سے آواز آرہی تھی شاید وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔

ہاں یار تامیہ عثمان نام تھا اس لڑکی کا اس نے قرعہ اندازی میں بھی حصہ لیا تھا۔ میں نے انفارمیشن نکال لی ہے اس کا نمبر بھی ہے یہاں پہ۔ عمر نے صبح صبح اسے گڈ نیوز دی تھی۔ تجھے یقین ہے یہ وہی لڑکی ہے۔ عون نے پھر سے پوچھا۔

ارے ہاں یار یہاں قراندازی میں کاشی ڈیزائننگ ڈریس سیل ہو رہی تھی۔ اور یہاں مس تامیہ نے مس عثمان لکھوایا ہے عمر نے سب کچھ کنفرم کر کے اسے خبر دی تھی۔ آئی لو یو عمر۔ عون نعرہ لگاتے ہوئے کہا۔

بابا یہ لو یو میری بھابھی کے لئے رکھ۔ اور جلدی سے مجھے دوپہر کالینج کرو اسی کنڈیشن پر نمبر دوں گا۔ تیرے پاس صرف تین گھنٹے ہی ہوٹل پہنچنے کے لیے۔ تب تک میری ڈیوٹی ختم ہو جائے گی اوکے میری جان میں تھوڑی دیر میں تیار ہو کے آتا ہوں۔ عون نے خوشی سے کہا



عون بیٹا مجھے تم سے ضروری کام ہے وہ دروازے کی طرف بھر رہا تھا جب پیچھے سے زبیدہ آئی۔ ایم سوری میں آپ کا کام نہیں کر سکتا وہ سرد مہری سے کہتا پھر جانے لگا۔

پے

بیٹا میری بات سنو بہت ضروری کام ہے پلیز میری مدد کر دو سمیر گھر
نہیں ہے اور آج تمہارے محروم ماموں کی بیٹی کا نکاح ہے۔

میرا وہاں جانا بہت ضروری ہے ایک گھنٹے میں نکاح شروع ہو جائے گا۔

اگر تم مجھے وہاں پر چھوڑ دو تو زبیدہ نظریں نیچے جھکائیں کسی مجرم کی طرح اسے کام بتا رہی تھی۔

اوکے فائن۔ چلیں وہ احسان جتانے والے انداز میں بولا۔

بہت شکریہ بیٹا میں ابھی سامان لے کے آتی ہوں زبیدہ خوشی سے اندر چلی گئی جبکہ عون یہ سوچ رہا تھا کہ وہ انکار

کیوں نہیں کر پایا



دیدار۔ عشقم

ارتج۔ شاہ

قسط 5

بیٹا اندر چلونا تمہارے ماموں کا گھر ہے۔ زبیدہ نے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا۔

نہیں مجھے کہیں نہیں جانا۔ اسے ٹھیک سے یاد نہیں کہ شاید وہ بچپن میں یہاں کبھی آیا تھا۔
بیٹا تمہارے ماموں خود معذور ہیں وہ نہیں ہمارے گھر آسکتے اور تم بھی کبھی اس طرف نہیں آئے ہو آج اپنے ماموں سے ہی ملاقات کر لو۔

میں نے کہا نہ میں انٹر سٹڈ نہیں ہوں۔ جائیں آپ اور جلدی سے کام نپٹا کے واپس آئیں۔
اگر آپ کو آنے میں زیادہ وقت لگے گا تو میں تھوڑی دیر کے بعد واپس آجاؤں گا۔ مجھے کچھ کام ہے اسے عمر سے ملنے جانا تھا۔

وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ اس عورت کی اتنی پروا کیوں کرتا تھا۔ وہ اس کے ساتھ بد تمیزی کرتا تھا ٹھیک سے بات نہیں کرتا تھا۔

تم کہیں مت جاؤ میں تھوڑی دیر میں واپس آجاؤں گی۔ بس نکاح ہوتے ہی میں آجاؤں گی
اس ک بدلتا موڈ دیکھ کر زبیدہ اندر چلی گئی۔

جبکہ گاڑی ایک سائڈ پر لگتا وہیں اس کا انتظار کرنے لگا واپسی کا سفر لمبا تھا۔ اور گاڑی صرف سمیر اور عون کے پاس تھی۔

سمیر اپنے کام سے گاڑی لے کر اسلام آباد جا چکا تھا کہاں یہ بسوں اور رکشوں میں دھکے کھاتی۔
عون ناچاہتے ہوئے بھی اس کی پرواہ کرتا تھا۔ شاید یہ بات وہ خود بھی نہیں جانتا تھا



امی زرا باہر تو دیکھیں پھوپھو کا بیٹا کتنا پیارا ہے۔ تاملیہ نے ابھی جا کر دروازے سے باہر دیکھا تھا۔
جہاں وہ اپنی بڑی سی گاڑی لئے کھڑا اٹھا۔

تاملیہ جو ہر خوبصورت مرد دیکھ کر اس کے پیچھے پڑ جاتی
تھی یہاں تو اس کی اپنی سگی پھوپھو کا بیٹا تھا۔
ارے چپ کر سمیر ہو گا ابھی شادی ہوئی ہے اس کی۔ امی نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔
ارے سمیر نہیں ہے یہ کوئی اور ہی دیکھیں تو سہی یہ پھوپھو کا وہ پولیس والا بیٹا ہے۔ تاملیہ نے باہر کی طرف اشارہ کیا۔

ارے زبیدہ عون کو لائی تھی تو اندر بھی لے آتی باہر کیوں کھڑا کر دیا رضیہ جانتی تھی کہ عون اسے منہ نہیں لگاتا
۔ رضیہ نے ابھی باہر کھڑے عون کو دیکھا جو نہ صرف اس کی سوچ سے زیادہ خوبصورت تھا۔
بلکہ انہوں نے تو تاملیہ کے لیے ایسے پسند بھی کر لیا تھا

ہم تو جب بھی تمہارے گھر آتے ہیں یہ تو ملتا ہی نہیں ہم سے۔
نہیں بھابھی میں زیادہ دیر نہیں رکوں گی وہ بھی اندر نہیں آئے گا۔ بس نکاح کی رسم شروع ہو جائے تو میں واپس
چلی جاؤں گی زبیدہ نے کہا

ہاں بس بشیر آجائے ہم سادگی سے نکاح کریں گے۔ رضیہ کہتے ہوئے بیٹھی

کا

لیکن بھابھی پہلے لڑکے سے تو ملیں کس کے ساتھ نکاح کر رہے ہیں آرزو

۔ ابھی آرزو اسے چائے دے کے گئی تھی اس کے چہرے پر زبیدہ کو کوئی خوشی نظر نہ آئی تھی۔

ارے جانا پہچانا ہے اعتبار کا لڑکا ہے میں اپنے بھائی بشیر کا رشتہ لائی ہوں رضیہ نے برے اسٹائل سے اس کے سر پر دھماکا کیا۔



آپ کا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا۔ عمر دیکھیں اس کی۔ 24 گھنٹے تو نشے میں رہتا ہے وہ جوا کھیلتا ہے۔ آپ نے

ہماری آرزو کو اس کے ساتھ آپ نے ایسا سوچا بھی کیسے بھابھی میں یہ نہیں ہونے دوں گی

میں ابھی آرزو کو یہاں سے لے کے جا رہی ہوں۔ زبیدہ تو بڑک ہی اٹھی وہ اپنے لاڈلے بھائی کی آخری نشانی کو

اس طرح سے برباد تو نہیں ہونے دے گی۔

اے بی بی آواز کم رکھ تو میرے گھر پہ کھڑی ہے تو شکر کر کے میں نے اپنے بھائی کے لئے تیری بھتیجی کا رشتہ

مانگ لیا ورنہ اسے کون پوچھتا تھا رضیہ نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

کیوں نہیں ایک سے بڑھ کر ایک رشتہ ملے گا۔ میں خود اپنی بھتیجی کی شادی کر لوں گی۔ لیکن آپ کے نشانی اور

جوائی بھائی سے میری بچی کی شادی نہیں ہوگی۔ میں آرزو کو اپنے ساتھ لے جاؤں گی۔

ایسے کیسے اپنے ساتھ لے کے جاؤ گی یہ اس گھر سے تب نکلے گی جب اس کا نکاح ہو گا۔ تمہارے گھر میں جو ان بیٹے ہیں۔ اس گھر میں بھیج کر میں نے اپنی بدنامی تھوڑی نہ کروانی ہے۔ اور اب تو میں وعدہ کر چکی ہوں اپنے بھائی سے رشتہ ہو چکا ہے ویسے بھی اتنے سال کھلایا پلایا ہے۔

اور اب اچھے طریقے سے شادی بھی کر رہے ہیں اس وقت تو کسی نے ہاتھ نہ رکھا کہیں یتیم بھتیجی پر آگئے ہیں بڑے بن کے۔ رضیہ نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا

بھائی آپ کی نظروں کے سامنے اتنا بڑا ظلم ہو رہا ہے آپ کچھ بولتے کیوں نہیں وہ اب عثمان کی طرف آئی تھی۔ آرزو اس رشتے کے لئے تیار ہے۔ عثمان صاحب نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔

لیکن میں تیار نہیں ہوں میں نہیں ہونے دوں گی اپنی بھتیجی کے ساتھ اتنی بڑی زیادتی۔ زبیدہ نے ایک نظر ان کے جھکے ہوئے سر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اتنی بڑی زیادتی ہوئی ہے تو بیٹا تو تم بھی اپنا ساتھ لائی ہو پڑا نکاح اسی کے ساتھ اور لے جاؤ ساتھ نہیں اب زبان سے ایک لفظ نہیں نکلے گا ارے کیسے نکلے گا میں تو سمجھتی ہی نہیں جیسے آرزو کو نوکرانی بنا کر اپنے ساتھ لے کے جا رہی ہے یہ۔

ابھی میرا بھائی آئے گا اور نکاح ہو گا خبردار جو کسی نے ایک لفظ بھی کہا۔

اور اگر تمہیں اتنی ہی آگ لگ رہی ہے تو اپنے بیٹے سے نکاح پڑا اور لے جاؤ ساتھ وہ جانتی تھی عون تو اسے منہ لگائے گا نہیں۔ وہ آسانی سے اس کا نکاح بشیر کے ساتھ کروادے گی۔

جس کے بعد آرزو کا اس گھر میں تھوڑا بہت حصہ ہے وہ بھی انہیں کار میں رہے گا۔

حصہ

کیونکہ بشیر جو 24 گھنٹے نشے میں رہتا۔ اور عثمان کا کہنا تھا کہ آرزو کے

میں جو تھوڑی بہت زمین آتی ہے وہ اس کے جہیز میں دیں گے۔

اس کے بعد ہی رضیہ نے بشیر کو آرزو کے خواب دکھانا شروع کر دیا۔

میں بے بس ہوں کچھ نہیں کر سکتا۔ عثمان نے نظریں نیچی رکھتے ہوئے کہا۔

لیکن میں بے بس نہیں میرا عون آرزو سے نکاح کرے گا۔ میں اس سے بات کرتی ہوں۔ زبیدہ نے اٹھ کر باہر جاتے ہوئے کہا۔

ابھی یہی منہ لے کر واپس آئے گی بیٹا منہ لگاتا ہے نہیں اسے اور یہ چلی ہے اس کا نکاح کروانے۔ عون کا نکاح تو میری تادمیہ کے ساتھ ہو گا۔

رضیہ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اسے یقین تھا کہ عون اس شادی کے لیے کبھی تیار نہیں ہو گا



وہ جلدی سے ان کے گھر سے نکل کر عون کی گاڑی کی طرف آئیں

ہو گیا نکاح چلیں واپس عون نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا

عون بیٹا وہ آرزو کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں وہ اس کا نکاح اس سے بڑی عمر کے آدمی سے کروا رہے ہیں۔

بہت ظلم ہو رہا ہے میری معصوم بھتیجی کے ساتھ۔

پلیز میری مدد کرو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔

زبیدہ جانتی تھی کہ عون کبھی اس طرح سے راضی نہیں ہو گا۔

لیکن وہ اپنی معصوم بھتیجی کے ساتھ اتنا بڑا ظلم بھی ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔
مجھ سے کیا امید رکھتی ہیں آپ عون نے پوچھا۔

عون میں اسے یہاں سے لے کے جانا چاہتی ہوں لیکن بھابھی کہتی ہیں جب تک اس کا نکاح نہیں ہو گا وہ اسے
یہاں سے نہیں جانے دیں گی۔

تم تو جانتے ہو وہ کیسی عورت ہے وہ پورے خاندان میں ہمیں بدنام کر دے گی۔
لیکن اگر تم اس کے ساتھ نکاح کر لو

دماغ تو نہیں خراب ہو گیا میں کیوں کسی سے بھی نکاح کر لوں ہوگی آپ کی معصوم بھتیجی میری کچھ نہیں لگتی وہ
کیسے کسی سے نکاح کر لے وہ تو اسی سے نکاح کرے گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

بیٹا میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو آرزو کے ساتھ بہت ظلم ہو رہا ہے میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں

آپ چاہے کچھ بھی کریں میں یہ نکاح نہیں کروں گا۔ میرا اس لڑکی سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی اس پر ہونے
والے ظلم سے پتہ نہیں میں یہاں آیا ہی کیوں۔

میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں میں اس طرح سے کسی سے شادی نہیں کر سکتا۔ عون نے جان چھڑانے والے انداز
میں کہا

بیٹا خدا کے لئے میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو اگر تم نے یہ نکاح نہ کیا تو۔ میں جانتی ہوں تم کسی اور کو
پسند کرتے ہو

ایک منٹ ایک منٹ اگر میں نے نہ کیا تو کیا مطلب ہے اس بات کا
 آپ یہ بھی جانتی ہیں کہ میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں
 اگر میری جگہ یہاں سمیر ہوتا تو کیا آپ اس کا بھی کسی کے ساتھ اس طرح سے نکاح کر دیتی۔ ایک بار آپ کو
 سمیر کی بیوی کا خیال نہیں آتا۔ آتا نہ آپ کو اس کا خیال اسی طرح سے میری محبت کا خیال کریں میں اس لڑکی
 سے شادی کروں گا جسے میں پسند کرتا ہوں۔
 عون نے غصے سے کہا۔

بیٹا تم اسی لڑکی سے شادی کر لینا لیکن فی الحال وقتی طور پر تم آرزو کو اپنا لو اس کی شادی بشیر سے کروادیں گے جو
 چوبیس گھنٹے نشے میں رہتا ہے جو اٹھیلتا ہے نہ اپنا کوئی ٹھکانہ ہے کہاں لے کے جائے گا وہ میری معصوم آرزو کو۔
 بیٹا میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں میں تمہارے پیر پکرتی ہوں یہ لو میرے سر کی چادر کا تھوڑا لحاظ کر لو
 ۔ زبیدہ نے ہار مانتے ہوئے اپنے سر سے دوپٹہ اتار کر اس کے قدموں میں رکھنا چاہا۔
 دماغ خراب ہو گیا ہے آپ کا کیا۔ کیا کر رہی ہیں آپ۔ عون نے جلدی سے اس کی چادر کو تھاما۔
 زبیدہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔

ٹھیک ہے لیکن اس لڑکی سے میرا کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ یہ سب کچھ ختم ہوتے ہی میں اسے طلاق دے دوں گا اور
 میری جان چھوٹ جائے گی۔
 میں اس کی شکل بھی نہیں دیکھوں گا میں نہیں چاہتا کہ میں اپنی محبت کے ساتھ کسی قسم کی کوئی بے وفائی کروں۔
 عون نے شرط رکھی۔

مجھے منظور ہے بیٹا بس تم یہ نکاح کر لو۔

زبیدہ کی جیسی جان میں جان آئی



نکاح کی رسم ادا ہو چکی تھی آرزو اب تک یقین نہ کر پائی تھی

کہ اس کا نکاح ماموں سے نہیں بلکہ کسی اور سے ہوا ہے اس نے تو آج تک عون کو نہ دیکھا تھا اور نہ ہی کبھی عون

ان کے گھر آیا تھا اور نہ ہی تائی امی اسے کہیں جانے دیتی تھی

آرزو کو یہ سب کچھ ایک خواب جیسا لگ رہا تھا کیا حقیقی دنیا میں بھی اس طرح کے مجزے ہوا کرتے ہیں۔

اس کی پھوپھو اس کے لیے کسی فرشتے سے کم نہ ثابت ہوئیں تھیں

اور آرزو اب مسز عون بن گئی آرزو نے بس ایک نظر ہی عون کو دیکھا تھا



urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

دیدارِ عشقم

ارتج شاہ

قسط 6

اسے ابھی تک اپنی قسمت پر یقین نہ آیا تھا تھوڑی دیر پہلے اس کا نکاح ہوا تھا۔

اور اس کا نکاح بشیر ماموں سے نہیں بلکہ پھوپھو کے بیٹے سے ہوا تھا۔

کیا اب بھی معجزے ہوتے ہیں ہاں ہوتے ہیں اس کی زندگی میں یہ آج جو ہوا تھا کسی معجزے سے کم تو نہ تھا۔

اس کی شادی اس کی پھوپھو کے بیٹے کے ساتھ یہ کوئی عام سی بات تو نہ تھی۔

اس کے قریب کھڑی تائی امی جو افسوس سے اپنے ہاتھ مل رہی تھی کبھی اپنی بیٹی کو دیکھتی تو کبھی اسے۔ کینی کی

قسمت دیکھو لکھو کے آئی ہے بیٹھے بیٹھائے اتنا خوبصورت دولہا مل گیا۔

اوپر سے پولیس والا اور میں نے تو سنا ہے کہ پھوپھو کا گھر بھی اسی کے نام لکھا ہوا ہے تامیہ نے سرد آہ بھرتے

ہوئے کہا۔

اس کی تو بیٹھے بیٹھائے لوڑی لگ گئی تائی امی کو افسوس ہو رہا تھا۔

قسمت ہو تو ایسی ہو ورنہ نہ ہو۔



ابھی اس کے دل کو منزل ملے وقت ہی کتنا ہوا تھا۔ ابھی تین دن تو پہلے اس نے اس لڑکی کو دیکھا تھا۔

جسے دیکھتے ہی اس کا دل اپنی رفتار سے دھڑکنا بھول کر ایک الگ ہی رفتار میں دھڑکنے لگا۔

وہ جو کبھی کسی لڑکی کے ساتھ فلرٹ کرنے کے بارے میں سوچتا بھی نہیں تھا کہ کل جس کے لیے وہ اپنی تمام تر

وفائیں رکھتا ہے اپنی بیوی کو کیا منہ دکھائے گا وہ آج کسی اور کے ساتھ نکاح کر چکا تھا۔

اس نے ابھی تک نظر اٹھا کر سامنے نہ دیکھا تھا گھونگھٹ میں موجود وہ لڑکی اسے اس کی محبت کی دشمن لگ رہی تھی۔

بے شک اس سب میں اس معصوم لڑکی کی کوئی غلطی نہ ہوگی اس کے ساتھ بھی تو ظلم ہو رہا تھا۔ لیکن وہ بھی تو بے قصور تھا وہ تو کسی اور کو چاہتا تھا اور کوئی اس کی زندگی میں شامل ہو رہا تھا۔ وہ تو اسی لڑکی کو چاہتا تھا جسے سوچتے ہوئے اس کے چہرے پر مسکان آجاتی تھی وہ کیسے اسے بھلا کر اپنی زندگی کے بارے میں آگے سوچتا۔

اس نے ہمیشہ سے اپنی زندگی میں آنے والے اپنے ہمسفر کو لے کے بہت سارے خواب سجائے تھے۔ وہ ہمیشہ اپنی بیوی سے وفادار رہنا چاہتا تھا۔ وہ ہمیشہ سے اپنی من پسند لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا۔

وہ اپنی بیوی کو یہ احساس دلانا چاہتا تھا کہ اس کی تمام تر وفایں صرف اسی کے لئے ہے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس لڑکی کے ساتھ بے وفائی کر چکا تھا جسے پہلی نظر میں ہی اپنا دل دے بیٹھا۔ لیکن اس نے سوچ لیا تھا وہ اس لڑکی کو کبھی وہ مقام نہیں دے گا جو اس نے کسی اور کو دے دیا ہے۔ وہ گھر جاتے ہی طلاق کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا



سارے مرحلے طے ہو گئے عون تو نکاح کے بعد فوراً ہی باہر نکل گیا۔ اور گاڑی میں اپنی ماں کا انتظار کرنے لگا اسے یقین تھا اس کی ماں اسے جانتی ہے وہ اس لڑکی کو اپنے ساتھ لانے کی غلطی نہیں کرے گی۔

لیکن یہ نکاح تو ہوا ہی اسی وجہ سے تھا تا کہ اس لڑکی کو یہاں سے نکالا
مطلب کہ یہ لڑکی ان کے ساتھ ان کے گھر جائے گی۔
تھوڑی دیر کے بعد وہ تایا ابو کے سینے سے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔
نہ میری پکی۔۔۔۔۔ اب مت۔۔۔۔۔ رواللہ نے کرم۔۔۔۔۔ کر دیا ہے سب کچھ۔۔۔۔۔ ٹھیک ہو چکا ہے
۔۔۔۔۔ اللہ تجھے۔۔۔۔۔ تیرے نصیب کی ہر۔۔۔۔۔ خوشی دے۔
مجھے یقین۔۔۔۔۔ ہے کہ عون تیرا۔۔۔۔۔ خیال رکھے گا تجھے خوش۔۔۔۔۔ رکھے گا تجھے۔۔۔۔۔ کبھی تنہا نہیں
۔۔۔۔۔ چھوڑے گا بس اس کے۔۔۔۔۔ ساتھ وفادار۔۔۔۔۔ رہنا مجھے تیری طرف سے کوئی۔۔۔۔۔ شکایت
ناملے تایا ابو نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔
جبکہ نکاح سے پہلے ہی تانیہ اپنے کمرے میں جابند ہوئی تھی۔ جبکہ تائی امی کچن کے برتن ایسے دھو رہی تھی جیسے
اس سے ضروری اور آج کوئی کام ہی نہ ہو۔
وہ ساری زندگی اس گھر میں کام کرتی آئی تھی لیکن ان لوگوں کے پاس کتنا وقت نہیں تھا کہ جانے سے پہلے اسے
ایک بار گلے لگا کر الوداع ہی کہہ دیتے۔
پھوپونے اس کا ہاتھ تھاما اور باہر لے جانے لگیں۔
بیٹا گھونگھٹ کر لو میں نہیں چاہتی میری خوبصورت سی بہو کو کسی کی نظر نہ لگے پھوپونے اس کا چہرہ گھونگھٹ میں
چھپاتے ہوئے شرارت سے کہا۔

نہیں

جبکہ یہ سوچ کر اس کے کان سرخ ہو رہے تھے کہ وہ اپنی پھوپھو کی بھتیجی بلکہ بہو بن کے ان کے گھر جا رہی ہے۔



سارے راستے ہی اس کا دل بے ترتیب دھڑکتا رہا۔

وہ دونوں پیچھے بیٹھی تھی جبکہ عون آگے گاڑی چلاتا ان دونوں سے بے نیاز تھا۔

پھوپھو آرزو کے ساتھ ساتھ عون کے دل کی حالت بھی سمجھتی تھی۔

ابھی تین دن پہلے ہی تو انیسہ نے اسے بتایا تھا کہ وہ اپنے لیے کسی لڑکی کو پسند کر چکا ہے اور بہت جلد انہیں اس کے گھر میں رشتہ لینے کے لیے بھیجنے والا ہے۔

لیکن انہیں یقین تھا وہ لڑکی جو بھی کوئی ہوگی آرزو سے زیادہ اچھی تو نہ ہوگی اور آرزو کو اپنی ذمہ داری پر یہاں لائی تھی

اس کے نکاح میں اور اب انہوں نے سوچ لیا تھا کہ وہ عون کو آرزو کے لیے ضرور منائیں گی۔ انہوں نے گھر پہلے ہی خبر کر دی تھی کہ وہ آج عون کی دلہن لا رہی ہیں۔

انیسہ نے تو ساری تیاری کر لی تھی وہ جانتی تھی کہ آرزو شروع سے ہی احساس کمتری کا شکار ہے۔

وہ تو اپنے گھر میں آئے ہر انسان کو محبت سے ملتی تھی تو آرزو تو ان کے سب سے لاڈلے بھتیجے کی دلہن تھی یہ بات الگ تھی کہ عون کی اس میں رضامندی شامل نہ تھی۔

مرضی

لیکن عون کے ساتھ کوئی زبردستی بھی نہیں کر سکتا تو کچھ نہ کچھ تو عون کی

بھی شامل تھی اس نکاح میں جہاں تک انیدہ کا خیال تھا۔

اس لئے انیدہ نے ہر ممکن کوشش سے آرزو کا استقبال خوبصورت بنایا۔

جبکہ ان دونوں کو گھر کے دروازے پر چھوڑ کر اور نکل چکا تھا



کیا تیرا نکاح کب ہوا اور تو نے مجھے کیوں نہیں بتایا گیا اتنی جلدی کیا تھی نکاح کی ابھی دو تین ڈیٹ مارتے

ایک دوسرے سے ملتے ایک دوسرے کو سمجھتے اور تم نے ڈائریکٹر نکاح ہی کر لیا۔ اور میرے چھوڑے عمر

صد مے سے بولا

بکواس بند کر میری شادی اس لڑکی سے نہیں ہوئی ہے بلکہ سمیر کی امی کی بھتیجی سے ہوئی ہے

وہ عمر کے سامنے زبیدہ کو ہمیشہ سمیر کی امی کہہ کر بلاتا تھا۔

اور تو نے نکاح کر لیا ارے انہیں بتاتا تو سہی تو کسی اور کو پسند کرتا ہے۔

عمر کو افسوس ہوا تھا پہلی بار تو اس کے دوست نے کسی کو چاہا تھا۔

بتایا تھا لیکن وہ لڑکی مصیبت میں تھی اگر مدد نہ کرتے تو اس کی شادی کسی جواری اور شرابی انسان سے ہو جاتی۔

اور سچ میں اگر ایسا ہوتا تو یار بہت برا ہوتا مجھے تو یہ جان کر افسوس ہوا ہے کہ وہ لڑکی ابھی بلغ بھی نہیں ہے۔

اور ویسے بھی میں نے ان لوگوں کو بتا دیا ہے کہ میں اسے طلاق دے کے اسی لڑکی سے شادی کروں گا جسے میں

چاہتا ہوں۔

اور مجھے بھی یہی امید ہے کہ وہ میری مرضی کے خلاف کبھی کچھ ایسا نہیں کریں گے۔

اسی لئے مجھے اس بات کی کوئی خاص ٹینشن بھی نہیں ہے۔ عون نے کہا تو عمر بھی بے فکر ہو گیا لیکن پھر بھی یار وہ تیری بیوی تو ہے۔

میں نہیں مانتا اور اگر میں اسے بیوی والی اہمیت ہی نہیں دوں گا تو وہ بھی میرے پیچھے نہیں آئے گی۔ ایک ہفتے کے اندر اندر طلاق کا سارا انتظام کروا کے طلاق دوں گا پہلے اسے۔ عون نے اپنا پلان بتایا خوبصورت ہے۔۔۔۔۔ عمر میں پوچھا۔

ہو گئی میری بلا سے مجھے کیا لینا دینا کہ آرزو خوبصورت ہے یا نہیں۔ عون نے بے ساختہ اپنے دل پہ ہاتھ رکھنا جانے کیوں جب بھی وہ اس کا نام لیتا تھا اس کا دل زور سے دھڑکتا تھا۔ آج پارٹی کرتے ہیں عون نے کہا۔

آج تیری شادی ہوئی ہے اور تو پارٹی کے پیچھے پڑا ہے عمر نے کہا۔ یہ شادی نہیں صرف ایک کنٹریکٹ ہے اس لڑکی کو بچانے کے لئے۔ پر اب وہ بالکل ٹھیک ہے اس گھر میں اور ویسے بھی کون سائیں نے اسے اپنی بیوی تسلیم کرنا ہے جو میں اس کے پاس جاؤں گا عون نے سمجھایا۔

ان کی پارٹی رات دو بجے تک چلتی رہیں دو بجے کے بعد عون اپنے گھر واپس گیا تھا۔



وہ گھر واپس آیا تو اپنے بیڈ پر اسے بیٹھا دیکھ کر اسے کرنٹ لگا
ہمت کیسے ہوئی تمہاری میرے کمرے میرے بیڈ پر بیٹھنے کی وہ غصے سے دھاڑا
گھونگھٹ میں بیٹھی آرزو سہم کر رہ گئی۔

می۔۔۔ میں۔۔۔ نی۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہ۔۔۔ پھوپو۔۔۔ آپ کی ماما۔۔۔ نے مجھے۔۔۔
میں۔

یہ کیا میں میں لگا رکھی ہے تم نے دفع ہو جاؤ یہاں سے عون پھر سے دھاڑا۔
میں۔۔۔ کک۔۔۔ کہاں۔۔۔ جاؤں۔۔۔ آرزو منمنائی
میری بلا سے بھاڑ میں جاؤ وہ غصے سے بولا۔
تم سیدھے طریقے سے نہیں مانو گی۔۔

یہ کہتے ہوئے وہ آگے بڑھا اور اس کا چوڑیوں سے بھرا ہوا ہاتھ تھاما اور گھونگھٹ اٹھانے کی زحمت کئے بغیر
اسے گھسینٹا ہوا کمرے سے باہر لے جانے لگا

سن۔۔۔ سنیں۔۔۔ مم۔۔۔ میری بب۔۔۔ بات سنیں۔۔۔ میں اس۔۔۔ وق۔۔۔
وقت کہاں۔۔۔ جج۔۔۔ جاؤں گی خدا کے لیے۔۔۔ می۔۔۔ میں۔۔۔ بیوی۔۔۔
ہوں۔۔۔ آپک۔۔۔ کی۔۔۔ وہ ہمت کر کے بولی۔

نہیں ہو تم میری بیوی نہیں مانتا میں تمہیں اپنی بیوی۔ میری بیوی بن کر میرے گھر میں میرے کمرے میں میرے بیڈ پے صرف اور صرف میری من چاہی لڑکی آئے گی جس سے میں محبت کرتا ہوں۔ تم جیسی دو ٹکے کی لڑکی نہیں آرزو کے اندر کچھ ٹوٹا تھا۔

ہاں وہ اس سے محبت نہیں کرتی تھی لیکن وہ اس کا شوہر تھا اس کی زندگی میں آنے والا پہلا شخص جو کسی اور سے محبت کرتا تھا۔


میری نظروں میں تمہاری کوئی اوقات نہیں ہے تم اس گھر میں صرف میری ماں کی بہو بن کر آئی ہو میری بیوی نہیں

اور اس عورت کو میں اپنی ماں کا درجہ نہیں دیتا تو اس کی بہو کو اپنی بیوی کیسے قبول کرونگا۔ ایک ہی جھٹکے سے اسے کمرے سے باہر کر کے دروازہ اس کے منہ پر بند کر دیا۔

آرزو سکتے ہوئے وہی دروازے کے ساتھ بیٹھ گئی تھی یہ تھی اس کی نئی زندگی کی نئی شروعات اس کے شوہر نے ایک بار گھونگھٹ اٹھا کر اس کا دیدار تک نہ کیا۔

وہ دروازے کے ساتھ بیٹھی رو رہی تھی جو اس کا شوہر اس کے منہ پر بند گیا تھا

دیدارِ عشقم 

ارتج شاہ 

صبح اذان کے وقت جب زبیدہ نماز ادا کرنے باہر آئیں تو اسے عون کے کمرے کے باہر بیٹھا دیکھ کر پریشان ہو گئیں وہ بھاگ کر اس کے قریب آئیں۔

آرزو میری جان تم یہاں کیا کر رہی ہو وہ اس کے قریب بیٹھ کر بولنے لگی
جب آرزو ان کے سینے سے لگ کر رونے لگی۔

آرزو بچہ میں نے تمہیں بتایا تو تھا وہ غصے کا تیز ہے اور تم کمرے سے نکل کر کیوں بیٹھ گئی وہ اسے پہلے ہی بتا چکی تھی کے عون غصے کا بہت تیز ہے اسے پیار سے ٹیٹ کرنا ہو گا اچانک شادی کی وجہ سے وہ شاید شادی کو بھی قبول نہیں کر پایا ہو

پھوپو میں نی۔۔۔۔۔ نہیں انہوں۔۔۔۔۔ نے نکال دیا۔۔۔۔۔ وہ روتے ہوئے بولتی ایک بار پھر سے ان کے سینے سے لگی۔

نامیرا بچہ تم رومت میں ہوں نہ میں بات کرتی ہوں اس سے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تم پریشان مت ہو۔
ساری رات یہی بیٹھی رہی ہوا اٹھو میں تمہیں زریش کے کمرے میں چھوڑ کے آتی ہوں۔

پھوپو نے تانی امی کی بیٹی کا نام لیتے ہوئے اسے اٹھایا۔

وہ کمرے میں لے آئی تو زریش سو رہی تھی۔

بیٹا تم یہاں پے آرام کرو۔

انہوں نے زریش کے ساتھ اس کے لئے جگہ بناتے ہوئے کہا۔

یہ مہرش اور زریش کا بیڈ روم تھا تائی امی کی دونوں بیٹیوں کا۔ زریش اکثر اس کے گھر آتی تھی۔ اور کل شام جب آرزو اس گھر میں آئی تو اس نے بہت اچھے طریقے سے اسکا ویلکم کیا تھا۔ جبکہ مہرش ہوٹل میں رہتی تھی تم یہاں آرام کرو میں زریش کو بتا دوں گی۔

اسے کہتے ہوئے وہ الماری کی طرف آئی اور وہاں سے ایک ڈریس نکالا۔

بیٹا تم یہ والا ڈریس پہن لو انہوں نے آرام دے سوٹ اس کی طرح بھریا اور کمرے سے باہر نکل گئیں



پھوپھو نے کل رات اسے عون کے کمرے میں بٹھانے سے پہلے بتایا تھا کہ وہ غصے کا تھوڑا تیز ہے۔

اور ہو سکتا ہے کہ اچانک شادی کو قبول نہ کر پائے لیکن اسے صبر سے کام لینا ہو گا۔

اور اس نے عون کے سامنے کہا بھی تھا کہ وہ اس کی بیوی ہے اس کا کمرہ چھوڑ کر کہاں جائے لیکن عون نے اس کی ایک بات نہ سنی۔

لیکن کل رات عون نے اس سے کہا تھا کہ وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے اور کسی اور سے شادی کرے گا۔

یہ بات اس کے دل کو بہت بری لگی تھی مطلب کہ ناپاہتے ہوئے بھی وہ کسی اور کی جگہ آگئی تھی۔ یہ کسی اور کی جگہ تھی اس نے اپنا گھر بسانے سے پہلے ہی کسی اور کا گھر خراب کر دیا تھا۔

اس کی شادی تو ویسے بھی بشیر ماموں کے ساتھ ہونے والی تھی لیکن عون کے ساتھ زیادتی ہوئی عون تو کتنا خوبصورت تھا اس کے ساتھ اسی کی جیسی کوئی لڑکی سوٹ کرتی ہے۔ اور اس کی شکل ناقابل قبول ہے یہ بات تامیہ آپنی اسے اٹھتے بیٹھتے بتاتی تھی۔

اگر وہ غلطی سے کبھی اپنے آپ کو خوبصورت کہہ بھی دیتی تامیہ اس کی شکل سے اتنے نقص نکالتی کہ وہ خود ہی پریشان ہو جاتی کہ وہ اتنی بد خوبصورت ہے

اور اسے ملا بھی تو کون اتنا خوبصورت مرد۔ وہ شاید نہیں یقیناً اس کے قابل نہیں تھی۔ اسی لئے تو اس نے اس کی شکل تک نہ دیکھنا چاہی۔

یقیناً وہ اپنی طرح کسی خوبصورت لڑکی کو پسند کرتا ہو گا

یہی سب سوچتے ہوئے نہ جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی



اس کا دروازہ مسلسل بج رہا تھا اتنی صبح جب اس کی کوئی نیند برباد کرتا تھا اسے بہت غصہ آتا تھا وہ غصے سے اٹھ اور دروازے کی طرف آیا۔

آپ صبح صبح یہاں بیوں آئیں ہیں اس نے زبیدہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو صبح کے ساڑھے پانچ بجے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

عون تم کہتے تھے نہ کہ تم قرض چکانا چاہتے ہو میرا کہ میں نے تمہیں جنم دیا اس دنیا میں لائی۔ تم قیمت دینا چاہتے ہو نہ میری اس تکلیف کی جو میں نے تمہیں اس دنیا میں لاتے ہوئے سہی تھی۔

عون کو جب بھی غصہ آتا تو اپنی ماں سے اس طرح سے بات کرتا تھا وہ اکثر کہتا تھا کہ وہ اس کی ممتا کی قیمت دے گا وہ جو اسے اس دنیا میں لائی ہے اس کی قیمت دے گا۔ لیکن یہ الفاظ وہ غصے میں کہتا تھا۔ شاید اسے تکلیف پہنچانے کے لیے۔

لیکن اسے اندازہ نہ تھا کہ وہ اس بات کو اس حد تک سیریلی لے رہی ہیں جی ہاں۔ میں آپ کا کوئی احسان نہیں رکھنا چاہتا بتائیے کیا قیمت ہے آپ کے احسان کی۔ وہ بھی سیریں ہو کر ان سے پوچھنے لگا۔

میں چاہتی ہوں کہ تم آرزو کو ایک سال تک اپنی بیوی بنا کر رکھو۔ تم اسے ہمارے بیچ کا ایک کنٹریکٹ سمجھ لو اگر ایک سال تک آرزو تمہیں اپنے قابل نہ لگی تو اسے چھوڑ دینا۔

میں بہت مان سے اسے یہاں لائی ہوں۔ میں جانتی ہوں تم کسی اور لڑکی کو چاہتے ہو اس لیے کسی اور کو اپنا نہ تمہارے لئے بہت مشکل ہے۔

لیکن میں پھر بھی تمہیں کہتی ہوں کہ صرف ایک سال کے لئے آرزو کو موقع دو۔ اگر وہ تمہارے دل میں اپنے لیے جگہ نہیں بنا سکی تو بیشک اسے چھوڑ دینا۔

لیکن آرزو اتنی بے مول نہیں کہ تم کل کی رات جب لڑکی ہزار خواب سجا اپنے شوہر کی سچ سچاتی ہے اس رات تم اسے کمرے سے باہر نکال دو۔

میرا احسان چکانا چاہتے ہو نہ۔ تو میری آرزو کو اپنالو

تم یہی سمجھنا کہ میں نے تمہیں جنم دیا ہی نہیں میں تمہاری ماں ہوں ہی نہیں۔

تو یہ قیمت ہے آپ کی ممتا کی وہ طنزیہ مسکراہٹ سے بولا

مجھے منظور ہے لیکن جب تک وہ 18 سال کی نہیں ہو جاتی وہ میرے کمرے میں نہیں رہے گی

عون نے اس کا احسان چکانے کیلئے اگلے ہی سیکنڈ میں فیصلہ کر لیا۔ اگر اسے عون کی پروا نہیں تھی تو وہ اس کی کیوں پرواہ کرتا اگر وہ ایک عام سی لڑکی کے لئے اپنی ممتا کی قیمت لگا سکتی تھی تو وہ کیوں پیچھے ہٹاؤ تو ویسے بھی اس کا احسان چکانا چاہتا تھا۔

نہیں وہ لڑکی تمہارے ساتھ تمہارے کمرے میں ہی رہے گی۔ وہ تمہارے نکاح میں ہے اور تمہارے ساتھ ہی رہے گی۔ تمہارے ایک سال کا وقت آج رات سے شروع ہو گا۔

اگر چکا سکتے ہو میری ممتا کی قیمت تو چکا دو نہ چاہتے ہوئے بھی زبیدہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

لیکن سامنے والے کو اس کے آنسو کی پرواہ تھی اور نہ ہی اس کے جذبات کی



#دیدار_عشقم

ارج_شاہ

قسط_8

سبھی گھر والے آرزو سے بہت محبت سے پیش آرہے تھے۔
 خاص کر کہ خالد اور خالق نے اسے بہت اہمیت دی تھی۔ وہ تو اسے اپنی بیٹی کہہ رہے تھے۔
 سمیر اور خاور جو شروع سے ہی اس کے فیورٹ کزن تھے اب تو وہ کھل کر ان سے بات کر سکتی تھی۔
 اب اسے یہ ڈر نہیں تھا کہ تائی امی اسے کس نگاہ سے دیکھ رہی ہیں۔
 جبکہ آج آرزو کے اس گھر میں آنے کی خوشی میں سمیر اور خاور نے کام سے چھٹی کر لی۔
 ہانیہ سے بھی اس کی اچھی خاصی دوستی ہو چکی تھی۔ ہانیہ اور سمیر کی شادی کو ابھی بمشکل دو ماہ ہوئے تھے۔
 جس کی وجہ سے زیادہ ترینگ پارٹی سمیر اور ہانیہ پر نظر رکھے ہوئے تھی۔
 ان دونوں کی درگت بنانے میں وہ سب ہمیشہ پیش پیش رہتے۔
 جس پر ہانیہ شرمائی شرمائی کبھی ادھر گھومتی تو کبھی ادھر۔

ہانیہ جبکہ سمیر بے شرموں کے ساری حد میں پار کیے ہوئے تھا۔ اس کا کہنا تھا اسکی پرسنل پروپرٹی ہے وہ جب چاہے اسے دیکھے۔

اس گھر میں سب کا اپنا ہی انداز تھا لیکن نہ جانے عون کس پر گیا تھا۔ وہ تو اس گھر کا لگتا ہی نہیں تھا۔

یہاں سب پیار محبت سے مل جل کر رہنے والے اور ایک وہ جو سب سے الگ اپنی دنیا میں مگن تھا۔

ہر کوئی اپنی طرف سے صفائیاں پیش کر رہا تھا کہ عون فلحال اس شادی کو قبول نہیں کر پارہا

جبکہ آرزو کو تو جیسے عون سے کوئی مطلب ہی نہ تھا وہ تو یہاں آکر آزاد ہو گئی تھی۔ جہاں چاہے جس جگہ چاہے بیٹھے

اٹھے کوئی روک ٹوک نہ تھی پھوپو تو اسے کام کو ہاتھ تک نہیں لگانے دیں رہی تھی۔

جبکہ گھر میں اس کی چار چار جیٹھانیاں تھی۔

جو اسے ڈرانے کی ناکام کوشش کر چکی تھی۔

عروسہ نے کہا تھا بیٹا تمہاری شادی ذرا پرانی ہو جائے پھر دیکھنا کیسے تم سے پورے گھر کا پوچا لگتی ہوں۔ اور سب

سے بڑی جیٹھانی ہونے کا فرض نبھاتی ہوں

لیکن آرزو کو ان کی شکل سے ہی پتہ چل چکا تھا کہ وہ صرف اس سے ڈرا رہی ہیں جبکہ یہ سب تو بہت پیار کرنے

والی تھی۔

اس گھر میں صرف عون ہی تھا جسے نہ اس کی پرواہ تھی اور نہ ہی گھر میں کسی اور کی۔ اب تک تو اسے بھی عون کی

پروانہ تھی۔ لیکن اب پھوپو نے آکر اسے بتایا تھا کہ وہ آج رات عون کے کمرے میں سوئے گی۔

ابھی کل کی بے عزتی وہ بھولی کہاں تھی۔ کہ پھوپو نے اسے ایک کو امتحان میں ڈال دیا۔



وہ رات بہت دیر سے گھر آیا تھا اس کے دماغ میں ایک جنگ چھڑی ہوئی تھی۔
وہ بہت کوشش کے باوجود بھی اس نمبر پر فون نہیں کر سکا تھا جو عمر نے اسے دے کر گیا تھا۔
وہ ہمیشہ سے سوچتا آیا تھا کہ وہ جس لڑکی سے شادی کرے گا اس کے ساتھ وفادار رہے گا۔
اور یہی وہ سوچ تھی جو اس کے آڑے آرہی تھی وہ چاہ کر بھی تادمیہ کو فون نہیں کر پایا تھا۔
وہ کمرے میں آیا تو اسے احساس ہوا کہ اس کے علاوہ کمرے میں کوئی اور بھی ہے۔ اسے واش روم سے آواز آئی۔

یعنی کہ یہ لڑکی اس کے کمرے میں آچکی تھی لیکن وہ اسے اہمیت نہیں دینا چاہتا تھا۔
وہ جانتا تھا اس رشتے کے لیے جتنی اس کے ساتھ زبردستی کی گئی ہے اور جتنا وہ اس شادی سے ناخوش ہے اتنی ہی
وہ بھی اس رشتے کو قبول نہیں کر پائے گی۔
اور ویسے بھی اس کی عمر ہی کیا تھی جو خوش خوشی اس کمرے میں آتی وہ تو شاید اس رشتے کا مطلب بھی نہیں
سمجھتی تھی جو ان دونوں کے بیچ میں جڑ چکا تھا۔

لیکن پھر بھی عون اپنے دل کو ذرا سخت کرتے ہوئے کمرے کی لائن آف کر کے بیڈ پر لیٹ گیا۔ وہ چاہتا تھا کہ
وہ اس سے بات کر لے لیکن یہ فی الحال نہیں ہو سکتا ہے آج بات کرنے کا وہ کچھ اور ہی مطلب نہ نکالے۔
اور وہ ویسے بھی اس چھوٹی سی لڑکی کے ذہن میں ایسی کوئی بات نہیں ڈالنا چاہتا تھا جس سے اس کی آگے کی زندگی
خراب ہو۔

اس

وہ جیسے ہی واش روم سے باہر نکلی کمرہ اندھیرے میں نہا گیا۔ عون نے
کے سائیڈ سے کروٹ لے رکھی تھی۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی بیڈ کی طرف آرہی تھی جب عون نے اپنے قریب سے تکیہ اٹھا کر زمین پر پھینکا۔
جہاں جگہ ملتی ہے وہاں جا کر سو جاؤ اس بیڈ پر تمہارے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔

عون کہتا ہوئے کنبل اپنے اوپر تان چکا تھا۔

وہ کتنی ہی دیر اسے ایسے ہی لیٹا ہوا دیکھتی رہی پھر پورے کمرے میں نظر آئی جہاں اسے سونے کے لئے کچھ بھی نہ
ملا

پھر جہاں عون نے تکیا پھینکا تھا وہی قالین پر بیٹھ گئی۔

قالین اچھا خاصہ موٹا تھا۔ وہ آسانی سے یہاں سو سکتی تھی۔ مطلب کے اب سونے کے لئے اس اکڑو کی منتیں
کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

وہ تکیہ ٹھیک کرتی آرام سے وہاں لیٹ گئی۔

جبکہ اس کی چوڑی اور پائل کی چھن چھن نے ساری رات عون کو ایک سیکنڈ بھی سونے نہ دیا۔

دو تین بار تو ان کا دل چاہا اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر نکال آئے۔

تھوڑی دیر کے بعد اسے کمرے میں جب تھوڑی روشنی محسوس ہوئی تو واش روم کے دروازے کی طرف دیکھا
اسے ایک بار پھر سے اٹھنا پڑا کیونکہ کمرے میں روشنی اس کی برداشت سے باہر تھی اس کے وجہ سے وہ سو نہیں
سکتا تھا

اپنے آپ کو تکیہ کے حوالے کئے نہ جانے کتنی دیر وہ ناکام کوشش کرتا رہا۔

پھر صبح کی اذانوں کے قریب آرزو اپنے شاہی بستر سے اٹھ کر باہر نکل گئی۔
پھر جا کے بیچارے عون کی کہیں آنکھ لگی۔

اور اس طرح سے آرزو نے بنا اس سے کچھ کہیں اپنا بدلہ لے لیا۔ اور اس بدلے سے وہ خود بھی انجان تھی



صبح آرزو باہر آئی تو پھوپو وضو کر رہی تھی وہ بھی ان کے ساتھ آکر وضو کرنے لگی۔
رات کیسی گزری بیٹا پھوپو کا پہلا سوال یہی تھا۔

عون نے غصہ تو نہیں کیا پھر سے تمہیں ڈانٹا تمہیں کچھ الٹا سیدھا تو نہیں کہا پھوپو نے اپنا ڈر بیان کیا۔

نہیں بس تکیہ اٹھا کر زمین پر پھینک دیا اور بولے کہ تمہیں جہاں جگہ ملتی ہے جا کر سو جاؤ۔
اور پھر مجھے قالین اتنا اچھا لگا کہ میں اسی پر سو گئی اور یقین مانے بہت مزا آیا ایک دم کھلی جگہ تھی۔ نہ گرنے کا ڈر
اور نہ ہی بستر ختم ہونے کا ڈر۔ وہ بڑے مزے سے بتاتی وضو کر رہی تھی جب کہ پھوپو کو ایسا لگا جیسے ان کے سر پر
کسی نے بم پھوڑا ہو۔

لیکن اب وہ عون کو یہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ وہ اسے اپنے ساتھ بیڈ پر سلائے۔
بیٹا یہ بات تم گھر میں کسی کو مت بتانا۔

کیوں پھوپو کیا سب آپ سے ویسا والا قالین مانگیں گے جو عون جی کے کمرے میں ہے۔

آرزو نے اپنے دماغ کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے پوچھا
 نہیں پر تم کسی سے کچھ مت کہنا۔ اگر کوئی بھی تم سے اس بارے میں کچھ پوچھے تو کسی کو کوئی جواب نہ دینا۔ ٹھیک
 ہے پھوپھو نے اس کی نا سمجھی پر مسکراتے ہوئے سمجھایا۔
 ورنہ کل تک تو وہ عون کو بھی اپنا بھائی سمجھ رہی تھی۔
 جس پر سب نے اسے سمجھایا نکاح ہونے کے بعد وہ اس کا بھائی نہیں بلکہ اس کا شوہر ہے اور بھائی کہنے سے نکاح
 ٹوٹ جاتا ہے۔

اور اس کے بعد آرزو کو یہ پریشانی ہونے لگی کہ وہ تو اس سے اتنا برا ہے وہ اسے کیا کہہ کر پکارے گی نام تو اس کا
 لے نہیں سکتی



عون نجانے کب اپنے بیڈروم سے نکلا اور گھر سے بھی نکل گیا۔
 وہ کب آتا تھا کب جاتا تھا آرزو کو کچھ پتہ بھی نہیں چلتا۔
 وہ تو سب کے ساتھ مگن تھی اسے بہن بھائی مل گئے جٹھائی ماں باپ اسے تو اب کسی چیز کی کمی نہ رہی تھی۔
 اور جہاں تک عون کا سوال ہے تو اسے عون کی ضرورت بھی نہ تھی۔
 لیکن اس گھر میں وہ اسی کے نام پر آئی تھی۔ پہلے گھر میں سب ہانیہ کو چھیڑتے تھے آج اس کی باری تھی۔

سب

لیکن ان سب کی باتوں میں وہ بھی ان کے ساتھ قہقہے کر بنسنے لگی۔ جس پر
ہی اسے اپنے اپنے منہ کھول کر دیکھنے لگیں۔

لیکن پھر پھوپھو نے ان سب کو ڈانٹ کر منع بھی کر دیا



#دیدار_عشقم

#اریج_شاہ

#قسط_9



خاور آرزو کو اپنے ساتھ داخلہ بھیجنے کے لیے فوٹو بنوانے لایا تھا۔

نکاح کے بعد تو وہ بھول ہی چکی تھی کہ اسے آگے پڑھنے کا موقع ملے گا۔

لیکن جب باتوں ہی باتوں میں اس نے ذکر کیا کہ منڈے کو اس کی آخری ڈیٹ ہے تو خاور فوراً کھڑا ہو گیا۔

اور یہ بھی کہا کہ وہ کالج جایا کرے۔ اس کا دوسرا کالج یہاں سے بہت دور تھا۔

اسی لئے خاور نے مائیکریشن کا مشورہ دیا تھا۔

وہ چاہتا تھا کہ وہ مہر ش والے کالج میں ایڈمیشن لے۔

لیکن مہر ش کالج کے قریب ہونے کے باوجود وہ ہوسٹل میں رہتی تھی۔

اس کا کہنا تھا کہ وہ گھر میں ٹھیک سے نہیں پڑھ پارہی اور وہاں ہوسٹل میں اس کی فرینڈز بھی ہیں جن کے ساتھ وہ پڑھائی میں زیادہ اچھے سے دھیان دے سکتی ہے۔

جبکہ پڑھائی میں اس کے بہت اچھا ہونے کی وجہ سے گھر میں کسی کو اس بات پر اعتراض بھی نہ تھا۔ اور پھر اگلے مہینے میں زریش کی شادی تھی۔

جس کی وجہ سے گھر میں کافی بلہ گلا تھا۔



وہ چارپانچ دنوں سے رات گھر نہیں آ رہا تھا رات تو رات وہ تو دن میں بھی کبھی گھر کا چکر نہ لگایا تھا۔

آرزو کافی حد تک بے فکر تھی لیکن اس کے باوجود بھی وہ اس کے بیڈ پر نہیں سوتی تھی وہ روزانہ زمین پر ہی سوتی تھی۔

www.urdu novelsmania.com

پھوپو کے کہنے کے عین مطابق اس نے کسی کو اس بات کا ذکر نہ کیا

لیکن عون کا جانا اور پھر واپس نہ آنے نے اس بات کو ظاہر کر دیا تھا کہ ان دونوں میں سب کچھ ٹھیک نہیں۔



عون اس وقت نانٹ ڈیوٹی سڑک پے گاڑیاں چیک کر رہا تھا۔

وہ آنے جانے والی ہر گاڑی پر نظر رکھے ہوئے گاڑی کی مکمل چیکنگ کر رہا تھا۔

پچھلے چارپانچ دنوں سے اس کی یہی روٹین تھی۔

وہ دن رات ڈیوٹی پہ تھا۔

عون تھک جاتا تو عمر آجاتا عمر تھک جاتا تو عون اس کی جگہ سنبھال لیتا اور اس چیکنگ کی وجہ یہ تھی کہ بہت بڑے آدمی کی بیٹی اپنے گھر سے بھاگ گئی تھی۔

اسے نفرت تھی ایسی لڑکیوں سے جو خود تو اس طرح سے گھر سے بھاگ کر اپنی عزت کو دو کوڑی کا کرتی تھی اور اپنے پیچھے اپنے گھر والوں کو اذیت میں چھوڑ جاتی۔

اگر یہ لڑکی میری بہن بیٹی ہوتی نہ تو قسم سے گولی مار دیتا۔

نہ کہ اس طرح پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا ہوتا۔ اور اس کے باپ نے کیا ارشاد فرمایا سنا ہے تو نے۔ میری بیٹی نادان ہے۔ وہ تو یہ سب کچھ سمجھتی ہی نہیں۔

عون اور عمر اپنی بھڑاس ایک دوسرے کو سنار ہے تھے

یار چار دن سے ٹھیک سے نیند بھی پوری نہیں ہوئی۔

مصباح بھی ناراض ہے۔ اس سے کچھ دن پہلے وعدہ کیا تھا کہ چارپانچ دن کی چھٹی لے کر اسے گھمانے لے کے جاؤں گا۔

اور یہاں چارپانچ دن سے لٹکا ہوا ہوں

یار یہ والا مسئلہ نہیں ہوتا تو میں تیری چھٹیوں کا کچھ بندوبست کر دیتا۔ عون نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

کوئی بات نہیں یار مجھے تو تیری ٹینشن ہو رہی ہے ابھی تیری شادی کو دن ہی کتنے ہوئے ہیں کہ یہاں سڑک پر بٹھا دیا۔

بھابھی کے بھی کچھ ارمان ہوں گے۔ کیا سوچتی ہوں گی بے چاری۔
بس بس میری فلم کی دوکان کوئی ارمان نہیں میں تیری بھابھی کے۔

اور تیری اس بھابھی کو میں تیری بھابھی رہنے بھی نہیں دوں گا بس کچھ وقت کی تو بات ہے۔ پھر اسے چھوڑ دوں گا۔

عون نے اپنا پلان بتایا۔

مطلب عون تو اپنی ماں کی شرط کو لے کر سیریز نہیں ہے۔

بالکل بھی نہیں ایک لڑکی کے لیے میری ماں مجھ سے یہ کہتی ہے۔ اسے اپنا لو گے تو میرا احسان چکا لو گے
عمر کیا ایک ماں ایسے الفاظ کہہ سکتی ہے۔ وہ بھی اس لڑکی کے لئے جسے اس گھر میں ایک دن نہیں ہوا تھا
میں مانتا ہوں جو کچھ بھی ہوا اس میں اس لڑکی کا کوئی قصور نہیں ہے لیکن پھر بھی اس کی وجہ سے میری ماں مجھ
سے اس طرح سے بات کر رہی ہے۔

ٹھیک ہے میں نے غصے میں کہہ دیا تھا۔ کہ میں آپ کا یہ احسان بھی نہیں رکھنا چاہتا مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں
ہے کہ میری ماں مجھے جنم دینے کی قیمت مانگے۔

وہ عورت واقعی ماں کہلانے کے قابل نہیں ہے۔۔ عون نے کہا تو عمر نفی میں گردن ہلا کر ایک سائیڈ ہو گیا وہ
چاہ کر بھی اسے کچھ نہیں سمجھا سکتا تھا۔



عاصم یہاں پر پولیس کیوں ہے۔ تانیہ نے پریشانی سے کہا

ساری گاڑیوں کی چیکنگ ہو رہی ہے تم فکر مت کرو بے بی میں سنبھال لوں گا
ایسے پولیس والوں کو سنبھالنا مجھے آتا ہے۔

اسی لئے تو تمہیں دل دیا ہے بے بی مجھے پتا ہے تم ایسی سچویشن سے نہیں گھبراتے تاہم یہ نثار ہونے والے انداز میں بولی۔

بے بی آج ڈنر کے بعد میرے فلیٹ میں چلونا۔ کل وعدہ تمہیں شاپنگ کراؤں گا۔
باہا بھل شاپنگ پر چلوں گی بے بی لیکن آج فلیٹ میں نہیں چل سکتی۔ تمہیں تو پتا ہے میری ماں مجھ پر نظر رکھے رہتی ہیں۔

کہاں سے آئی ہو کہاں گئی تھی اور پتہ نہیں کیا کیا۔ سوری بے بی فلیٹ میں جانے کا پلان ہم اور کسی دن بنائیں گے۔

تم مائنڈ تو نہیں کرو گے نہ تاہم یہ نے ہوشیاری سے اسے اپنے جھانسنے میں پھنساتے ہوئے کہا۔
افکورس ناٹ بے بی جب تم ایزی رہو۔ لڑکے نے اپنے ارمانوں پر پانی پھیرتے ہوئے کہا۔
کوئی بات نہیں بے بی ہم تو ویسے بھی کل شاپنگ بھی مل رہے ہیں نہ تاہم یہ نے پھر سے بات کا آغاز کیا۔
ٹک ٹک ٹک۔ عون نے گاڑی کی کھڑکی پر اپنا ڈنڈا بجاتے ہوئے دستک دی۔
ہاں بھئی کون ہے تو لڑکی کو کہاں لے کے جا رہا ہے عون نے اپنے مخصوص انداز میں کہا
جب کہ عون کو دیکھ کر تاہم یہ کے رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے۔

شاید نہیں یقیناً عون نے اسے نہیں پہچانا تھا۔ وہ ان کے گھر پہ کبھی آیا تھا اور نکاح والے دن تو اس نے نظر اٹھا کر کسی کی طرف دیکھا تک نہ تھا جی سر دوست ہے اسے گھر ڈراپ کرنے جا رہا ہوں۔

تو اپنی دوست کو رات کے ساڑھے دس بجے گھر ڈراپ کرنے جا رہا ہے یہ کونسا وقت ہے ابے دوستوں سے ملنے کا۔ چل نکل باہر۔ او دوست میڈم تم بھی نکلو باہر۔ یہ دوستی کے نام پر کیا کر رہے ہو تم لوگ سب سمجھ میں آتا ہے۔

سر جانے دیں ناشریف لڑکی ہے بیکار میں بدنام ہو جائے گی لڑکے نے اس کے ہاتھ میں نوٹ تھماتے ہوئے کہا۔

اگر اتنی ہی شریف ہوتی تو آدھی رات کو سڑکوں پہ نہ ملتی

بہت دیکھیں ہیں ایسی شریف زادیاں میڈم باہر نکلو۔ عون نے نوٹ اس کے منہ پر مارتے ہوئے کہا سر پلین جانے دیجئے نہ اس لڑکی کا گھر پہنچنا بہت ضروری ہے۔

سر جیسا آپ سمجھ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں ہے اس لڑکے نے لڑکی کی طرف اشارہ کیا جو اپنا منہ چھپائے کھڑی تھی سن ڈی سی پی آ رہا ہے۔ عمر نے پیچھے سے آتے آدمی کی طرف اشارہ کیا تو عون نے ان دونوں کو بھی جانے کا اشارہ کر دیا۔

آفیسر ز کچھ پتہ چلا۔

ہم آتی جاتی ہر گاڑی بھی نظر رکھے ہوئے ہیں۔

میرا نہیں خیال کہ لڑکی اس طرف آئے گی۔ یا تو وہ ہم سب کو چکمہ دے کر بہت آگے نکل چکی ہے۔ یا شاید چھپ کے بیٹھ چکی ہے اسے اپنے باپ کی پہنچ کا اندازہ ہے۔ اس لیے مجھے نہیں لگتا کہ وہ اس پہ سڑک پر نکلنے کی غلطی کریں گے۔

ہمارا اس طرح آتے جاتے لوگوں کو پریشان کرنا بے فضول ہے اس طرح لوگوں کی روزمرہ کی زندگی ڈسٹرب ہو رہی ہے عون نے پرو فیشنل انداز میں کہا تو ڈی سی پی نے سر بلایا

ٹھیک ہے تم لوگ کافی دنوں سے اس کام میں بیزی ہو میرے خیال میں آج تم لوگوں کو ریسٹ کرنا چاہیے تم لوگوں کی جگہ کسی دوسرے آفیسر کو اپوینٹ کر دوں۔

ڈی سی پی نے کہا تو عون نے عمر کو دیکھ کر آنکھ ماری۔

مطلب آخر کار جان چھوٹ چکی تھی

♥

آج پانچ دن بعد وہ گھر واپس آیا۔ اسے یقین تھا اس کی غیر موجودگی میں ضرور وہ اس کا بیڈ استعمال کرتی ہوگی پہلے تو وہ اسے لات مار کے نیچے پھینکنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

لیکن کمرے میں آنے کے بعد اسے تھوڑی سی روشنی میں کچھ فاصلے پر زمین پر وجود لیٹا ہوا محسوس ہوا۔

فرما بردار ٹائپ بیوی ہے۔

عون بڑبڑاتے ہوئے واش روم میں گھس گیا۔

تھوڑی دیر میں چیلنج کر کے وہ واپس آکر اپنے بیڈ پر لیٹا لیکن اسے احساس ہوا جیسے وہ جاگ رہی ہے۔

کی جب کہ بار بار ہے ہاتھ پاؤں ہٹنے کی وجہ سے کبھی چھن چھن تو کبھی چھم چھم
آواز آتی۔

سنو لڑکی یہ اپنا بینڈ باجا اتار کے سویا کرو۔ تمہاری وجہ سے ساری رات مجھے نیند نہیں آتی۔ وہ سخت آواز میں بولا تھا
کچھ دیر تک کمرے میں کوئی آواز نہ آئی تو عون بھی پر سکون ہو کر لیٹ گیا پھر اچانک سے چھم چھم اور چھن چھن
کی اکٹھی آواز سنائی دی۔
یقیناً وہ سب کچھ اتار رہی تھی۔

اگر میرے کمرے میں رہنا ہے تو اس بینڈ باجے سے پرہیز کرو آئندہ میرے کانوں میں یہ آواز نہیں پڑنی
چاہیے اور سختی سے کہتا کروٹ بدل گیا



دیدار۔ عشقم

ارتج۔ شاہ

قسط 10

ایک بات تو بتا اگر تو بھابھی کو طلاق دینے والا ہے تا میہ سے رابطہ کیوں نہیں کر رہا یہ نہ ہو کہ تیری طلاق ہوتے ہوتے اس کی شادی ہو جائے

نہیں نہیں میں ایسا نہیں ہونے دوں گا میں آج ہی اس سے رابطہ کروں گا
آج ہی نہیں ابھی اسی وقت چل فون نکال کے مجھے دے

عمر نے یہ کہنے کے ساتھ ہی جیکٹ سے فون نکالا

ہیلو اسلام علیکم کیا میں تا میہ سے بات کر رہا ہوں عمر نے نرم لہجے میں کہا

جی میں ہی بات کر رہی ہوں آپ کون

میں عون کا دوست عمر نے شرارت سے کہا

اور یہ عون کون ہیں

تا میہ نے ایک ادا سے کہا

ارے آپ عون کو نہیں جانتی وہی عون جو رحمان شاپنگ مال میں آپ کو دیکھ کر اپنا دل ہار بیٹھا وہی عون جو پہلی

نظر میں آپ کو اپنا سب کچھ مان بیٹھا

ارے وہی عون جو

ویٹ ویٹ ویٹ میں سمجھ گئی

آپ کے عون میرے فین ہیں راءٹ

تامیہ نے اپنے بالوں کی ایک لیٹ انگلی میں لپیٹتے ہوئے کہا

جی جی فین کہنا زیادہ ٹھیک رہے گا

عمر نے اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے عون کو دیکھا

جبکہ عون کو تامیہ کا اس طرح کسی غیر سے بات کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا

اب کیا میں آپ کے دوست سے بات کر سکتی ہوں

تامیہ نے کہا

جی وہ تو آپ سے ہی بات کرنے کے لیے بے چین بیٹھا ہے

عمر نے فون اس کی طرف بڑھایا ہیملو

عون نے موبائل کان سے لگایا

آواز تو اچھی ہے مسٹر

آپ کے بارے میں سوچا جاسکتا ہے

تامیہ نے ایک الگ ہی انداز میں کہا لیکن اس کی آواز اس دن سے نہیں مل رہی تھی

اس نے صرف سوری بولا تھا اس لیے عون نے آواز پر دھیان دینا فضول سمجھا

تامیہ میں کوئی فضول بات نہیں کروں گا میں نے کچھ دن پہلے رحمان شاپینگ میں دیکھا تھا اور اس دن شادی کے

بارے میں سوچا

میری ماہانہ تنخواہ 45000 ہے پولیس انپکٹر ہوں آگے پیچھے کاملا کر دو تین لاکھ ایک مہینے میں

کمالیتا ہوں

شادی کے بعد میں بہت خوش رکھوں گا تمہیں

اپنی شکل میں تمہیں وٹس ایپ پر سینڈ کر دوں گا اپنے خاندان کا سب سے بڑا سٹم لڑکا مشہور ہوں
لیکن پھر بھی اگر قابل قبول نہ لگوں تو انکار کر سکتی ہو

فون وہ بند کر چکا تھا جب کے تادمیہ ابھی تک اس کی آواز اور نوکری میں کھوئی ہوئی تھی

اللہ جی یہ وہ والا عون نہ ہو

اگر یہ وہ ہوتا تو کیا مجھے فون کرتا کیا اسے نہیں پتہ کہ میں اسکی کزن ہوں

نہیں یہ کوئی اور ہو گا



تم یہ لے لو آرزو تم پر یہ کلر بہت سوٹ کرے گا زرش نے ایک پیارا سا سوٹ اس کے ساتھ لگایا

یہ تو 4000 کا ہے آرزو نے سوٹ کو خود سے دور کیا

www.urdu novelsmania.com

کیا مطلب 4000 کا ہی ہے نہ کہ چالیس ہزار کا

اور ویسے بھی چاچی امی نے صرف تمہاری شاپنگ کے لیے پیسے دیے ہیں

جس میں مہر ش نے تین سوٹ لے لیے ہیں

اب شرافت سے اپنی ساری شاپنگ کرو اور مہندی اور شادی کے ڈریسز تمہارے ہمارے جیسے ہی ہیں وہ لینے کی

ضرورت نہیں ہے

ہاں ولیسے کے لیے کوئی اچھا سا ڈریس پسند کر لو

وہ یہ کہتی ہوئی کوئی اور ڈریس دیکھنے لگی جبکہ آرزو کو وہ وقت یاد آ رہا تھا جب دو سو روپے کے لیے بھی اسے دن رات طعنے سننے پڑتے تھے



میری بات سنو آرزو میں دیکھ رہی ہوں تم عون کو لے کر بہت لاپرواہ ہو بیٹا میں یہ نہیں کہتی کہ تم ہر وقت اس کے ساتھ رہو میں بس یہ چاہتی ہوں کہ تم اس کا خیال رکھو بیٹا وہ شوہر ہے تمہارا لیکن پھوپھو وہ تو میری طرف دیکھتے بھی نہیں اتنا غصہ کرتے ہیں میرا نہیں خیال کہ انہوں نے میری شکل بھی دیکھی ہے آرزو نے کہا لیکن بیٹا تم اس سے بات کرنے کی کوشش کیا کرو تم اسے مجبور کرو کہ وہ تمہاری طرف دیکھے تم سے محبت کرنے لگے

نہیں پھوپھو وہ کسی اور سے پیار کرتے ہیں انہوں نے مجھے پہلے دن ہی بتا دیا تھا آرزو نے جلدی سے ان کی بات کاٹی تو تم اپنے شوہر کو کسی اور سے محبت کرنے دو گی وہ شوہر ہے تمہارا اس پر تمہارا حق ہے تم کیوں اسے کسی اور سے محبت کرنے کا موقع دے رہی ہو اگر اسے گھر میں ہی محبت ملنے لگے تو وہ کیوں کسی اور کی طرف دیکھے گا

کیوں کسی اور سے پیار کرے گا تمہیں اپنے شوہر کو خود سے محبت کرنے
مجبور کرنا ہو گا

آرزو عون کا پیچھا چھڑا اس لڑکی سے وہ تمہارا شوہر ہے صرف تمہارا اسے خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دو
پھوپھو اسے سمجھا کر چلی گئی



یہ میرے کپڑے کس نے دھوئے اور استری کیے ہیں

یہ تو آج لنڈری میں جانے والے تھے

یہ کس نے دھوئے اسے اپنے کسی بھی سامان کے ساتھ چھوڑ چھا رہا نہیں تھی اب اپنے کپڑے سلیقے سے
الماری میں لٹکے اسے بالکل بھی پسند نہیں آئے

وہ جلدی سے باہر آیا میرے کپڑے کس نے دھوئے وہ غصے سے پوچھ رہا تھا

وہ آرزو نے تمہارے کپڑے دھو کر اچھے سے استری کر کے رکھے تھے

www.urdu novelsmania.com

زبیدہ بیگم نے مسکرا کر بتایا

جبکہ عون کے چہرے پر غصہ اچھے سے دیکھ چکی تھی

مہمہم

عون ہاں میں گردن ہلاتا اندر چلا گیا

اس کو نارمل دیکھ کر زبیدہ بیگم نے بھی سکون کا سانس لیا

مگر اگلے ہی لمحے عون کو کپڑوں کا ڈھیر اٹھا کر لاتے دیکھا
 عون نے وہ کپڑے صحن کے پتوں بیچ رکھے اور جیب سے لائٹر نکال کر سب کپڑوں کو نذرِ آتش کر دیا
 زبیدہ بیگم میں اتنی بھی ہمت نہ تھی کہ وہ اسے روک پاتی
 اگر آپ کی بھتیجی نے میری کسی بھی چیز کو ہاتھ لگایا تو میں اس کے ساتھ بھی یہیں کروں گا
 وہ غصے سے کہتا باہر نکل گیا
 جبکہ ہانیہ نے آرزو کو اپنے ساتھ لگایا جو ڈر سے کانپ رہی تھی۔

دیدار_عشقم

ارج_شاہ

قسط_11



وہ رات ڈھائی بجے واپس آیا تھا اس نے دیکھا آرزو زمین پر اپنے آپ کو چادر سے کور کئے سو رہی تھی

اسے بے اختیار اس معصوم لڑکی پے ترس آیا کیا اس نے اپنی زندگی کے بارے میں یہ سوچا ہو گا کہ یہ ہوگی اس کی زندگی"

نہ جانے کتنے خواب لے کے آئی تھی یہاں۔ میں وعدہ کرتا ہوں آرزو میں خود تمہاری شادی کسی بہت کابل انسان سے کرواؤں گا۔

لیکن میں چاہ کر بھی تمہیں اپنی زندگی میں جگہ نہیں دے سکتا میں تو پہلے سے ہی کسی اور سے پیار کرتا تھا۔

میری ماں اور تمہاری پھوپھو نے یہ فیصلہ کرتے ہوئے ایک بار نہ سوچا جانتا ہوں تم اس وقت اتنی پر اہلم میں تھی کہ میری جگہ کوئی بھی ہوتا تو تم اس سے نکاح کر لیتی۔

اور شاید اس کے ساتھ ایک اچھی زندگی گزارتی لیکن میں تمہیں وہ زندگی نہیں دے سکتا آرزو۔ وہ کتنی دیر اس کے سوتے ہوئے وجود پر نظریں گاڑے سوچتا رہا۔

سب کہتے ہیں کہ تم بہت خوبصورت ہو لیکن میں اپنی نظروں میں کسی اور کا چہرہ نہیں بسا سکتا کیونکہ میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں شاید تمہیں میرے جذبات میری بیوقوفی لگیں

لیکن میں جانتا ہوں تم میرے نکاح میں ہو اور یہ نکاح مجھے اگر بہکنے پر مجبور کر گیا تو میں کل تا مہیہ کو اپنی محبت کا یقین کیسے دلاؤں گا۔

میں بھی ایک عام ساندہ بشر ہوں آرزو۔

جانتا ہوں تمہارے ساتھ زیادتی کر رہا ہوں لیکن مجبور ہوں بہت مجبور ہوں میں اپنی محبت میں کسی کو شریک نہیں بنا سکتا میری محبت پر صرف اس لڑکی کا حق ہے جسے میں نے پہلی نظر میں ہی دل دیا ہے اور کوئی نہیں کبھی نہیں۔

وہ یہی سوچتے ہوئے لیٹ گیا۔

کب سے اسے اس کی نظریں اپنے وجود پر محسوس کر رہی تھی پھوپھو کی باتیں اسے ساری رات نہ سونے دیتی یہ احساس کے وہ کسی اور کو چاہتا ہے۔ اسے چاہ کر بھی عون کے قریب نہ جانے دیتا



ابھی اسے لیٹے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اس کا فون بجا اس نے فون اٹھایا
تامیہ کا میسج تھا
میں تم سے ملنا چاہتی ہوں۔

اس نے میسج کا ریپلائی کرنے سے بہتر کال کرنا سمجھا۔

اسلام علیکم اتنی رات گئے کیوں جگ رہی ہو تم عون نے پوچھا۔
وعلیکم سلام ویسے ہی نیند نہیں آرہی تھی۔

میں تم سے ملنا چاہتی ہوں کیا ہم کہیں مل سکتے ہیں تامیہ نے کہا

کیا روبرو بیٹھ کر میرے سوال کا جواب دو گی عون نے پوچھا۔

ہاں یہی سمجھ لو۔ میں تمہیں دیکھنا چاہتی ہوں تم نے کہا تھا اپنی فوٹو سینڈ کرو گے وہ تو تم نے کی نہیں۔

مجھے نہیں پتہ تھا تم مجھے دیکھنے کے لئے اتنی بے تاب ہو خیر اگر ایسی بات ہے تو میں تمہیں اپنی پکچر سینڈ کر دیتا

ہوں۔

اور جہاں تک ملنے کی بات ہے تو کل کافی شاپ میں مل لیتے ہیں۔

او کے پھر ہم کل ملتے ہیں

تمہیں کوئی پر اہم تو نہیں ہوگی آنے میں میرا مطلب ہے تمہاری فیملی۔۔۔ کوئی اعتراض تو نہیں کرے گی
تم بے فکر ہو جاؤ میں آجاؤں گی۔ تم پہنچ جانا۔ ویسے تم مجھ سے پیار تو کرتے ہونا۔۔۔ تا میہ نے فون بند کرنے
سے پہلے پوچھا۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ تمہیں ابھی تک میرے پیار پر یقین نہیں آیا۔ خیر اگر میں تم سے پیار نہیں کرتا تو تمہیں سب
سے پہلے شادی کی آفر نہیں کرتا۔

میں تمہارے ساتھ کوئی ٹائم پاس نہیں کر رہا تھا میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں

آئی لو یو میں بہت جلدی تمہارے گھر رشتہ لے کے آؤں گا۔ وہ بات کرتے کرتے فون بند کر چکا تھا جبکہ آرزو
اس کا لفظ بالفاظ سن چکی تھی

ایک آخری امید تھی اسے پانے کی وہ بھی آج ختم ہو گئی وہ کبھی اس کا نہیں ہو سکتا۔

آرزو نے سوچتے ہوئے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیے وہ کیسے ایک زبردستی کے رشتے کو نبھانے کے بارے
میں سوچ رہی تھی۔

عون کبھی اس زبردستی کے رشتے کو نہیں رہنے دے گا۔

سنو لڑکی شاید وہ جانتا تھا کہ وہ جاگ رہی ہے۔

اندھیرے میں وہ صرف اس کی آواز ہی سن پائی تھی مگر بولی کچھ نہیں

بھی نیچے بہت سردی ہے تم یہاں اوپر آ جاؤ وہ بہت کوشش کے باوجود اپنے دل کو نہیں سمجھایا تھا۔

بیکار میں بیمار پڑ جاؤ گی وہ اس کی طرف سے کروٹ لیتا کہنے لگا اب اس کی مرضی وہ آئے یا نہ آئے وہ اپنا فرض پورا کر چکا تھا

پچھلے کچھ دنوں سے سردی زیادہ ہو رہی تھی۔ آرزو نے سردی کا سوچ کے بیڈ پر جانا ہی بہتر سمجھا۔ وہ کوئی غیر تھوڑی تھا اس کا شوہر تھا۔

مگر پھر بھی اس کے قریب جاتے ہوئے اسے عجیب سی شرم محسوس ہوئی تھی تھوڑی دیر کے بعد اسے محسوس ہوا کہ آرزو بیڈ پہ آچکی ہے۔

اس نے اسے بالکل احساس نہیں ہونے دیا کہ وہ یہ بات جان چکا ہے وہ نہیں چاہتا تھا کہ آرزو کنفیوز ہو یا اس سے کوئی امید باندھے وہ تو بس اس کو سردی نہ لگنے کے خیال سے اسے بیڈ پر بلاتا تھا



وہ عون کے اٹھنے سے پہلے اٹھ کر باہر چلی گئی تھی۔

وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسے دیکھ کر اس کا موڈ خراب ہو جائے۔

اٹھ کر باہر آئی تو پھوپھو اپنے لئے چائے بنا رہی تھی

ایک بار اس کا دل چاہا کہ وہ ان کو عون کی اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ ہونی ساری بات بتا دے۔

لیکن وہ ان کا دل خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اپنی

وہ جو اس سے یہ امید لگائے بیٹھی تھی کہ شاید اس کی طرف متوجہ ہو کر وہ
ماں کو نظر انداز کرنا چھوڑ دے۔

وہ ان کی امید کو اس طرح سے نہیں توڑ سکتی تھی۔

اس لئے ان کے قریب آکر بیٹھ گئی

پھوپھو نے ایک نہیں بلکہ دو کپ چائے بناتے بنائی تھی وہ اکثر انہیں کے ساتھ چائے پیتی تھی
سب کچھ ٹھیک ہے ناروز والا سوال

جی پھوپھو سب کچھ ٹھیک ہے آرزو مسکرا کر بولی تو وہ بھی مسکرا دیں



یہ کیا طریقہ ہے وہ گھر میں تمہاری بہن کی شادی ہے تم ساری ساری رات گھر واپس نہیں آتے

اس گھر کو لے کر تمہاری بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں جن کا تمہیں احساس ہونا چاہیے

تمہاری بیوی ہے اس گھر میں آج بابا صبح صبح اس کی کلاس لینے بیٹھ گئے تھے

www.urdu novelsmania.com

پہلی بات میری کوئی بہن نہیں ہے

دوسری بات اس گھر کی ذمہ داری اٹھانے کے لئے اور بھی بہت سارے لوگ موجود ہیں۔ میرا کام ہے آپ کو

ایک مہینے کے بعد خرچہ دینا۔

آخر آپ لوگوں نے مجھے جنم دیا ہے۔ اس سے بڑھ کر میری اس گھر میں اور کوئی ذمہ داری نہیں ہے

کی بہو اور تیسری اور آخری بات میری کوئی بیوی نہیں ہے وہ صرف آپ لوگوں
 ہے جسے آپ لوگ یہاں لے کے آئے ہیں۔
 میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور زبردستی آپ لوگ میرا اس سے تعلق بنا نہیں سکتے۔
 اس لئے میرے سامنے اس طرح سے بات مت کیا کیجئے وہ حد درجہ بد تمیزی سے بولا تھا
 غون تمہاری بد تمیزیاں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں۔
 تمہیں احساس بھی ہے کہ تم کیا کہہ کر رہے ہو۔
 تم اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہو بابا غصے سے بولے
 پلیز اس وقت میں کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا مجھے کام پر جانا ہے
 وہ بد تمیزی سے کہتا گھر سے باہر نکل گیا۔



غون کافی شاپ میں اس کا انتظار کر رہا تھا تا مئیہ نے دور سے اسے بیٹھا دیکھا۔
 مطلب میرا شک ٹھیک تھا یہ تو پھوپو کا بیٹا ہے آرزو کا شوہر یہ میرا عاشق کیسے ہو گیا اس نے تو اس رات مجھے اس
 لڑکے کے ساتھ دیکھا تھا۔
 اس حساب سے تو اسے مجھے دیکھنا تک نہیں چاہیے تھا اور یہ۔ یہ کسی غلط فہمی کا شکار تو نہیں
 تا مئیہ دور کھڑی سوچتی رہی۔

آرزویہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تجھے مجھ سے بہتر کچھ مل جائے۔

اب تو دیکھنا میں کیسے تیری عون سے طلاق کروا کے تیری شادی ماموں سے کرواتی ہوں۔

اس نے اپنے فون پر سامنے بیٹھے عون کو فون کیا

تامیہ کہاں ہو تم میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں اس نے فون اٹھاتے ہی کہا

سوری عون میں نہیں آسکتی میں آج نہیں آپاؤں گی

۔ وہ لہجے میں معصومیت لے کر بولی

کوئی بات نہیں تھا میں تمہاری پروہلم سمجھ سکتا ہوں

ہم پھر کبھی ملیں گے۔

اور مسکراتا ہوا اس کرسی سے اٹھا اور اس کی نظروں کے سامنے ہی کافی ٹاپ سے چلا گیا

مبارک ہو آروز تیری نصیب میں ماموں ہی لکھے ہیں

تامیہ مسکراتے ہوئے آئی اور ان سب میں سے ایک کرسی پر بیٹھ کر اپنے لئے کافی آرڈر کی

میں تیری ہی نظروں کے سامنے تیرے شوہر کو تجھ سے چھین لوں گی اور تو کچھ نہیں کر پائے گی۔

وہ کافی کے چمکیاں لیتے ہوئے بولی



گھر میں شادی کے فنکشن شروع ہو چکے تھے۔

کل سے زریش نے مایوں بیٹھنا تھا

وہ اپنے کمرے میں آیا تو زریش کمرے میں اس کا انتظار کر رہی تھی

اسلام علیکم بھائی میں جانتی ہوں آپ کو میرا اس طرح سے اپنے کمرے میں آنا بالکل پسند نہیں آیا ہوگا
میں کبھی کھل کر آپ سے بات نہیں کر سکی کبھی آپ کو یہ نہیں بتا پائی کہ سب بھائیوں کی طرح آپ بھی میرے
لیے بہت اہمیت رکھتے ہیں

میں جانتی ہوں شاید میں آپ کے دل میں وہ مقام نہیں رکھتی جو آپ میرے دل میں رکھتے ہیں لیکن میری ایک
خواہش ہے

کہ میری شادی میں میرے پانچوں بھائی شامل ہوں۔

یہ کہتے ہوئے زریش کی آنکھوں سے آنسو نکلا جو اس نے فوراً ہی صاف کر دیا اور مسکراتے ہوئے کمرے سے
باہر نکل گئی

عون کو ایسا لگا کہ کسی نے اس کا دل اپنی مٹھی میں قید کر لیا ہو۔

وہ چاہے سب سے یہ کہتا پھیرے کہ اس کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

لیکن سچ یہی تھا کہ وہ اس گھر کے ہر افراد کیلئے دلی جذبات رکھتا ہے۔

اس نے ایک نظر بیڈ پر دیکھا۔ جہاں اس کے وائٹ کرتا پچامہ سلیقے سے استری کر کے رکھا گیا تھا۔

ابھی وہ اٹھا کر کپڑے پہننے جا ہی رہا تھا جب اس کا فون بجا

تامیہ کا نمبر دیکھ کر اس نے فوراً فون اٹھا لیا۔

ہاں تامیہ بولو اس نے فون اٹھایا

تم کتنے بڑے جھوٹے ہو تم نے مجھے دھوکہ دیا تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں تم شادی شدہ ہو
تمہیں کیا لگتا تم مجھ سے چھپا کر اس طرح سے میرے ساتھ کرو گے تو مجھے پتہ نہیں چلے گا کہ تم میرے ساتھ یہ
سب کچھ کر رہے ہو

تم مجھ سے شادی کرو گے تو اس لڑکی کا کیا ہو گا جس کے ساتھ تمہاری پہلے سے شادی ہوئی ہے تم مجھے بے وقوف بنا
رہے تھے وہ روتے ہوئے بولی۔

نہیں تامیہ ایسی بات نہیں ہے میں تمہیں بہت چاہتا ہوں اور میں اس لڑکی کو طلاق دے دوں گا۔
کمرے میں آتی آرزو کے قدم وہی رک گئے۔

تم بس مجھے ایک موقع دو میرے گھر میں شادی ہے جیسے ہی شادی ختم ہو جائے گی میں اسے طلاق دے کر تم سے
شادی کروں گا۔



آئی پروس میں تمہیں دھوکا نہیں دے رہا۔ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں میں یہ رسم اٹینڈ کر کے تمہیں فون
کرتا ہوں وہ فون بند کر کے جیسے ہی پلٹا

آرزو اپنے قدم باہر کی طرح بڑھا رہی تھی

اسے لگا کہ جیسے اسے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے

مطلب تامیہ اسے اسی کے گھر سے فون کر رہی تھی



دیدار۔ عشقم # ارج۔ شاہ # قسط۔ 12 

جب تک عون تامیہ کی یہاں ہونے کا مطلب سمجھتا تب تک وہ کمرے سے باہر جا چکی تھی وہ تیزی سے اس کے پیچھے لپکا اور اسی تیزی سے باہر آکر مہمانوں کی بیچ اسے ڈھونڈنے لگا۔ لیکن نہ جانے وہ کہاں غائب ہو چکی تھی۔

عون نے جلدی سے اپنی جیب سے فون نکالا اور اسے کال کرنے لگا لیکن وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی۔ ایک تو یہ لڑکی سمجھانے کے باوجود نہیں سمجھ رہی کہ تو چکا ہوں کے اس کے ساتھ میرا کوئی رشتہ نہیں پھر کیا فائدہ ہے اس طرح سے بات نہ کرنے کا۔

تامیہ اگر رشتے میں یقین نہ ہو تو رشتے کا کوئی فائدہ نہیں تمہیں یہ بات سمجھنی ہوگی۔

میں محبت کے بغیر رہ سکتا ہوں لیکن اعتبار کے بغیر نہیں
 عون فون لیے بے چینی سے ٹہل رہا تھا جبکہ سامنے پار تامیہ اس کی بیتابیاں دیکھ کر ہنس رہی تھی۔
 واعون تم تو بالکل دکھی عاشق نکلے میرے۔
 عون اچانک کال کرتے پلٹا۔ تو پیچھے آرزو کھڑی تھی۔
 عون جی آپ کو پھوپھو بلارہیں ہیں میں کمرے میں بھی گئی تھی لیکن تب آپ فون پر بزی تھے۔
 آرزو دھیمے لہجے میں کہتی اس کے ہوش اڑا چکی تھی۔
 آرزو تم یہاں کھڑی ہو میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں۔
 وہ تمہارے میسج والے آئے ہیں۔ تانی اور ان کی بیٹی۔ ہانیہ نے آکر اسے بتایا۔
 جبکہ عون حیران اور پریشان نظروں سے اپنے سامنے کھڑی اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔
 جسے ہانیہ ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے گئی تھی۔
 آرزو ہی تامیہ ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے آرزو تو میری بیوی ہے۔
 یہ تامیہ تھی تو۔ آرزو کون ہے اور اگر یہ آرزو ہے تو تامیہ کون ہے۔
 مطلب آرزو وہ لڑکی ہے جسے میں نے شاپنگ مال میں دیکھا تھا جس کی تصویر میرے پاس ہے اس کا نام تو تامیہ
 عثمان تھا۔
 نہیں وہاں پر مس عثمان لکھا تھا۔

مطلب عمر کو غلط انفارمیشن ملی۔ میں بھی سوچوں میری آرزو اتنی بولڈ ہو ہی نہیں سکتی۔ وہ تو پردہ کرنے والی اتنی پیاری سی لڑکی تھی اور یہ تادمیہ کیسے اتنی بری بات اتنی آسانی سے کر لیتی ہے

مطلب آرزو میری بیوی ہے۔

یا اللہ جیسے میں اتنے دنوں سے ڈھونڈ رہا ہوں جس کے لیے میں اتنا بے چین ہوں وہ ایک مہینے سے میرے ساتھ میری ہی گھر میں رہی ہے۔

اور مجھے خبر تک نہیں۔

یا اللہ آپ کا بہت بہت شکریہ میں نے جو چاہا آپ نے اسی کو میرے دامن میں ڈال دیا۔

اگر آرزو سے میری طلاق ہو جاتی تو میں ساری زندگی اس گلٹ میں رہتا کہ میری وجہ سے ایک معصوم لڑکی کی زندگی برباد ہو گئی۔


لیکن پھر تادمیہ کون ہے وہ جھوٹ کیوں بول رہی ہے۔ ایک منٹ وہ جھوٹ کہاں بول رہی ہے۔ اس نے تو مجھے ایک بار بھی نہیں کہا کہ اس نے مجھے شاپنگ مال میں دیکھا ہے۔

مطلب میں خود ہی غلط فہمی کا شکار ہوں

یا اللہ آپ کا بہت بہت شکریہ آپ نے مجھے کسی بڑے فیصلے سے بچا لیا۔

میں نے آرزو کے لیے ہی آرزو کے ساتھ کتنا برا سلوک کیا

اب تو وہ میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہے گی۔ وہ خود ہی سوچتے سامنے
ماں کے ساتھ کھڑی اس معصوم لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔
پھر مسکرا دیا۔

میری بیوی ہے میری شکل نہیں دیکھی تو پھر کس کی دیکھے گی۔
وہ مسکراتے ہوئے اس کی طرف جانے لگا جب اس کا فون بجنے لگا۔


وہ ابھی تائی اور تامیہ سے ملی تھی۔ جو اس سے بالکل بھی گھاس نہ ڈالتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔
تم کیوں مری جاری ہو ان کے لئے دفعہ کرو انہیں ہانیہ کو ان کا یہ انداز بالکل اچھا نہ کرنا لگا اسی لئے تپ کر بولی۔
ہانیہ بھابی وہ میرے اپنے ہیں انہوں نے پالا ہے مجھے میں اس طرح سے منہ تو نہیں پھیر سکتی۔
آپ مہمانوں کو سنبھالے میں ان کو پانی وغیرہ دے کے آتی ہوں۔
ہائے کتنا بڑا گھر ہے عون کے نام ہے اب تو آرزو کا ہو گیا۔ تائی نے سر د آہ بھر کر کہا۔
ایسے ہی آرزو کا ہو گیا آپ کو لگتا ہے میں یہاں کی کوئی چیز آرزو کی ہونے دوں گی عون تک اس کا نہیں ہے۔
تامیہ نے ایک ادا سے اپنے بالوں کی لٹ انگلی میں لپیٹی۔
کیا مطلب ہے تیرا لڑکی کیا سوچا ہے تو نے تائی نے پوچھا
آنے تو دیں اس چڑیل کو یہاں تک پھر بتاتی ہوں اس نے سامنے آتی آرزو کی طرف اشارہ کیا۔
جو اپنے ہاتھ میں ڈش پکڑے کچھ کھانے پینے کی چیزیں لیے ان کی طرف بھر رہی تھی۔

اس نے ان کے سامنے ٹیبل پر سجائی۔

سنو تمہارا شوہر تمہیں منہ لگاتا ہے۔ تاملیہ نے ایک ادا سے پوچھا جیسے وہ سب کچھ جانتی ہو۔

جی آپنی سب کچھ ٹھیک ہے آرزو نے جھوٹ بولنے کی کوشش کی۔

ہاں میں تو جیسے کچھ جانتی ہی نہیں۔ وہ طنزیہ ہنس۔

ان لوگوں کو ایسے ہی چھوڑ کر وہ نیچے آگئی جب تاملیہ اس کی پیچھے آئی



کتنے دن رہ گئی ہیں تمہاری طلاق میں تاملیہ نے پیچھے سے آکر کہا۔

تمہیں کیا لگتا ہے کچھ بھی پتا نہیں ہے سب کچھ پتہ ہے اتنی اچھی قسمت نہیں ہے تمہاری کہ اس گھر میں راج کرو

تمہاری اوقات ہے ماموں کے کرایہ کے مکان میں جانے کی

یہ تو میرا گھر ہے یہاں پر میں آؤں گی شکل دیکھی ہے تم نے اپنی تمہیں لگتا ہے عون جیسا بندہ تم پر فدا ہو سکتا

ہے

اوقات ہے تمہاری عون کے ساتھ چلنے کی۔

عون میرا ہے یاد رکھنا صرف میرا۔

یقین نہیں آ رہا تو میں ایک منٹ بھی یقین دلاتی ہوں تاملیہ نے کہتے ہوئے اپنا فون نکالا اور اس میں کال

ریکارڈنگ آن کر دی۔

جہاں عون کے کل رات والے اظہارِ محبت کے الفاظ گونج رہے تھے۔

یہ سب تو وہ کل ہی سن چکی تھی۔

بہت جلدی عون تمہیں یہاں سے طلاق دے کر باہر نکال دے گا اور یہاں میں آؤں گی۔

یہ گھر میرا ہے۔ تمہارا شوہر میرا ہے جس کمرے میں تم رہتی ہو اس کمرے پر میرا حق ہے۔

بس بی بی یہاں سے روفو چکر ہونے کا انتظار کرو اس سے پہلے کہ وہ تمہیں خود یہاں سے نکال دے شرافت سے

یہاں سے طلاق لے کر نکل جاؤ اور ماموں سے نکاح کر لو

میں تو یہ بھی جانتی ہوں کہ تم دونوں کے بیچ کوئی رشتہ نہیں۔

جانتی ہو آرزو تمہارا اس کے ساتھ رشتہ بن بھی گیا تو وہ صرف ایک مرد کی ضرورت ہوگی۔

محبت تو وہ مجھ سے کرتا ہے تمہارے ساتھ تو صرف اپنی ضرورت پوری کرے گا۔

اس کی ضرورت بننے سے بہتر ہے کہ تم اس سے طلاق لے لو

تم میں ایسا ہے ہی کیا جو وہ آنکھ اٹھا کر تمہیں دیکھے

تامیہ طنزیہ انداز میں کہتی وہاں سے جا چکی تھی جب کہ آرزو کو ایسا لگا جیسے آج وہ اپنی اس بہن کے سامنے بے

لباس ہو چکی ہو۔

اس کی شوہر کا فیئر کسی اور سے نہیں بلکہ اس کی اپنی تایا زاد بہن سے تھا۔

یہ تھی اس شخص کی محبت اس کے لیے وہ اسے ٹکرا رہا تھا۔

آرزو اپنے آنسو صاف چھپانے کی ناکام کوشش کرتے وہی پیلر کے ساتھ کھڑی ہو گئی



انتابرا سلوک کیا میں نے آرزو کے ساتھ شادی کی پہلی رات جب وہ اتنے خواب سجا کر بیٹھی تھی میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر نکال دیا۔

جبکہ اسی کے خواب سجانا چاہتا تھا میں۔

میں نے اسے شادی کی پہلی رات ذلیل کیا کیا وہ مجھے معاف کرے گی۔

میں نے اسے زمین پر سلایا۔

اسے اتنا ذلیل کیا۔ اس کی شکل تک نہ دیکھنی چاہی کتنا برا محسوس کرتی ہوگی وہ۔

میں نے اسی کوئی امید نہیں دی پھر بھی وہ یہ رشتہ نبھانے کی کوشش کرتی رہی

میرے قریب رہنے کی کوشش کرتی رہی

کتنی محنت سے میری کپڑے دھوئے آئرن کیے اور میں نے جلا دیے۔

جن ہاتھوں سے گھر آباد کرنے کا خواب دیکھا تھا انہی ہاتھوں سے اس کا حق چھین لیا

www.urdu novelsmania.com

کیا وہ مجھے معاف کرے گی

وہ بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔

میں اس سے معافی مانگ لوں گا اس سے اپنے کیے معافی مانگوں گا۔

میں آرزو کو بتاؤں گا کہ اسکی میری زندگی میں کیا اہمیت ہے۔ میں اتنے وقت سے اسے ہی ڈھونڈتے ہوئے

اسے اگتور کر رہا تھا۔

وہ روم میں آئے تو میں سے معافی مانگوں گا۔ وہ یہی سوچ رہا تھا
 جب اس کی نظر پلر کے پیچھے کھڑی اکیلی آرزو پر پڑی یہ بالکل اکیلی یہاں کیا کر رہی تھی
 ایک ہی منٹ لگا اسے سمجھنے میں کہ وہ رو رہی ہے۔
 عون نے آج پہلی بار اسکے کپڑوں کو نوٹ کیا تھا اس کا بیک کالا کافی کھلا تھا۔
 اچانک ہی عون کو غصہ آگیا اس کی بیوی اور اپنی نمائش کرے یہ تو عون برداشت ہی نہیں کر سکتا تھا۔
 لیکن وہ یہ بات بھی اچھے سے جانتا تھا کہ ان سب نے ایک جیسے کپڑے خریدے ہیں۔
 یقیناً ان سب کا ڈیزائن بھی ایک جیسا ہی ہو گا۔



یہاں کیوں کھڑی ہو اور رو کیوں رہی ہو بھی اس کے قریب جا کر پوچھنے لگا۔
 جبکہ آرزو اس کے اچانک آنے پر بوکھلا کر جانے لگی
 کچھ نہیں بس جا رہی تھی۔
 www.urdu novels mania.com

رکو۔ تم یہ دوپٹہ ٹھیک سے لو پیچھے سے گلا بہت کھلا ہے۔
 عام سا بندہ ہوں یا ریوی کی نمائش پسند نہیں ہے اس طرح گھورومت
 دوپٹہ ٹھیک کرو عون خود ہی آگے بڑھ کر اس کا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگا۔
 اس کا دوپٹہ ٹھیک سے اس کے سر پر سجا کر وہ کافی مطمئن لگ رہا تھا۔

اب ٹھیک ہے۔

وہ مسکرایا پھر جھکا اور اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھے۔

شادی کے ایک مہینے بعد تمہاری سالگرہ تھی نہ ہو گئی یا ابھی ہونی ہے۔ وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے پوچھنے لگا جبکہ وہ اس کی اس پیش قدمی کا مطلب نہیں سمجھ پارہی تھی۔

اسے تادمیہ کی باتیں یاد آنے لگی۔

اس جمعہ کو ہے وہ بہت دھیمی آواز میں بولی عون بے اختیار مسکرایا۔

اس کا مطلب اتنا انتظار کرنا پڑے گا تمہارے پاس آنے کے لیے چلو جی کوئی بات نہیں انتظار کا پھل میٹھا ہوتا ہے

یہ سب کچھ ختم کر کے جلدی کمرے میں آنا بہت ساری باتیں کرنی ہیں تم سے۔

وہ اس کا گال کھینچ اپنے کمرے کی طرف جانے لگا۔

جبکہ تادمیہ کی باتیں یاد کرتے آرزو ایک بار پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

مطلب وہ محبت تادمیہ سے کرے گا۔ اور ایک سال تک اسے استعمال کرے گا۔

اپنی ماں کی بات بھی مان لے گا۔

اور پھر اپنی محبت بھی حاصل کر لے گا

بیچ میں پیسے کا کون صرف آرزو تنہائی صرف آرزو کے حصے میں آئے گی۔

دیدار_عشقم

ارج_شاہ

قسط_13

کیا تم میرے کمرے میں سو گئی..؟ یہ تو بہت اچھی بات ہے
چلو اندر آ جاؤ ویسے بھی غون بھائی تو اتنا غصہ کرتے رہتے ہیں۔

میں تو چاہتی ہوں جب تک میری شادی ہوتی ہے تم ہمارے ساتھ ہی رہو۔
زیریش نے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے اسے اندر بلایا۔

غون نے اسے کمرے میں بلایا تھا جہاں اپنے آپ کو تیار کرنے کے بعد بھی وہ نہیں جا پائی۔
وہ کیسے ایک مرد کی صرف ضرورت بن سکتی تھی۔

جبکہ شادی کی پہلی رات ہی وہ اس پر یہ راز کھول چکا ہے کہ وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے اور اس کا کبھی نہیں
ہو سکتا۔

آدھی آدھی رات اٹھ کر اپنی محبوبہ سے باتیں کرتا ہے

وہ کیسے اس کے قریب جاسکتی تھی

جبکہ نا تو وہ اسے پیار کرتا تھا اور نہ ہی اس کے ساتھ رہنا چاہتا تھا

وہ تو صرف اپنی ماں کی بات مان کر اس کے ساتھ یہ رشتہ نبھاتا تھا اور ایک سال کے بعد اسے طلاق دے کر ویسے بھی فارغ کرنے والا تھا۔

لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ آرزو اسے اچھی لگنے لگے اور وہ اس تاملیہ کو بھلا دے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

لیکن پہلی محبت تو کوئی نہیں بھولتا تو کیا وہ اپنی پہلی محبت کو بھول جائے گا۔

نہیں اپنی پہلی محبت کو کوئی نہیں بھول سکتا اور عون بھی اپنی پہلی محبت کو کبھی نہیں بھولے گا آرزو کبھی اس کی پہلی چاہت نہیں بن سکتی۔

وہ اپنے آپ سے لڑتی زرش کے کمرے میں ہی آکر سو گئی۔



عون ساری رات ایک پل نہ سویا وہ ہر دو تین منٹ کے بعد دروازے کی طرف دیکھتا نہ جانے وہ ابھی تک کیوں نہیں آئی تھی

کتنابے چین تھا وہ اسے یہ بتانے کے لئے کہ جس لڑکی کا بچپنی سے انتظار کر رہا تھا۔

وہی لڑکی اس کی بیوی ہے۔

اس نے اس رات یہ سوچ کر اس کے سامنے تاملیہ سے بات کی تھی

کہ وہ اس سے کوئی امید نہیں رکھے گی لیکن اب وہ پچھتا رہا تھا نہ جانے وہ کیا سوچتی ہوگی اس کے بارے میں۔

کہ وہ کسی غلط فہمی کا شکار ہو کے تادمیہ سے بات کر رہا تھا۔
 پر جو بھی تھا اس کی خواہش اس کی آرزو اس کی اپنی بیوی تھی
 جس کے لئے وہ بہت خوش تھا وہ ساری رات اسکا انتظار کرتا رہا
 لیکن وہ نہیں آئی دو تین بار تو اسے باہر ڈھونڈنے بھی گیا لیکن نہ جانے وہ مہمانوں میں بڑی تھی یا کوئی اور وجہ وہ
 ساری رات کمرے میں نہ آئی۔

تمہارے اس برتھ ڈے پر میں تم سے معافی مانگوں گا آرزو ان سب خطاؤں کے لئے جو میں نے انجانے میں کی۔
 مجھے یقین ہے تم مجھے معاف کر دو گی۔



وہ صبح اٹھتے ہی اپنے کام پر چلا گیا اسے آج بہت ضروری کام تھا
 جبکہ بابا کو اعتراض تھا کہ گھر میں بہن کی شادی ہو رہی ہے اور یہ اپنی ڈیوٹی سنبھال رہا ہے۔
 بابا اور تایا ابانے اس کے پیچھے کافی جلی کھٹی باتیں کی۔

www.urdu novels mania .com

جس میں اس کے بھائی بھی شامل تھے

آج سے پہلے آرزو نے ان باتوں پہ دھیان نہیں دیتی تھی
 لیکن نہ جانے کیوں اب اسے یہ باتیں بری لگنے لگی تھی۔

کہ کوئی اس کے شوہر کے بارے میں اس طرح کی باتیں کرے۔

لیکن وہ جانتی تھی اس کا شوہر کام ہی ایسے کرتا ہے گھر میں شادی ہے اور وہ نہ جانے کہاں چلا گیا ہے۔



کیا بول رہا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے یہ تو معجزہ ہو گیا عمر خوشی سے ناچنے لگا اور نہیں تو کیا یہی تو میں بتا رہا ہوں کہ میری زندگی میں معجزہ ہو گیا ہے میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا جس لڑکی کو میں چاہوں گا وہ اتنی آسانی سے میری ہو جائے گی لیکن تجھے پتا ہے عمر میں نے اس کے ساتھ بہت برا سلوک کیا لیکن دو دن بعد اس کی برتھ ڈے ہے اور اس کی اس برتھ ڈے پر میں اس سے معافی مانگوں گا اپنے ہر برے رویے کی جس کی وجہ سے وہ ہرٹ ہوئی ہے۔ میں نے اس کے چھوٹے سے دل کو کتنی بری طرح سے کچلا۔ لیکن میں اس سے اپنے ایک ایک لفظ کی معافی مانگوں گا۔ مجھے یقین ہے وہ مجھے معاف کر دے گی رات تو وہ مصروف رہی وہ کمرے میں آئی ہی نہیں ورنہ میں رات کو ہی اس سے معافی مانگ لیتا۔ لیکن اب میں نے سوچا ہے کہ میں اس کے برتھ ڈے پر اس سے معافی مانگوں گا۔ اور اسے یقین دلاؤں گا کہ اس کی آنے والی زندگی بہت خوبصورت ہوگی۔ لیکن یار میری جان کا عذاب بن گئی ہے یہ لڑکی اس نے اپنا فون اٹھایا جہاں پے تادمیہ کی کال آرہی تھی۔ نجانے یہ چڑیل کون ہے جو میرے گلے پڑ گئی ہے۔ اور اب مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ میں اسے کیا جواب دوں۔

یہ سب کچھ تیری وجہ سے ہوا ہے اگر تجھے جلدی نہ ہوتی نہ تامل سے بات کروانے کی تو سب کچھ ٹھیک رہتا اس نے سارا الزام عمر کے سر پر پھینکا۔
ہاں تو بھائی مجھے تھوڑی پتہ تھا کہ تیری والی وہی لڑکی نکلے گی۔

خیر تو فکر مت کر اسے جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے اس نے تجھے نہیں دیکھا اور تو نے اسے نہیں دیکھا بات ختم

اور یہ ذرا اسی باتیں تو پاکستان میں ویسے بھی آئے دن ہوتی رہتی ہے عمر نے بے نیازی سے کہا
ارے نہیں یار یہ لڑکی مجھے جانتی ہے یہاں تک کہ یہ تو یہ بات بھی جانتی ہے کہ میں شادی شدہ ہوں۔
اور اب اگر میں نے اس لڑکی کو یہ کہا کہ جس لڑکی سے میری شادی ہوئی ہے میں اسے تمہیں سمجھ کر تم سے باتیں کر رہا تھا تو یہ آرزو کے پاس آکر خجانے کیا کیا بکواس کرے
تو اب تو کیا چاہتا ہے عمر نے پوچھا۔

مجھے لگتا ہے ایک بار اس لڑکی سے مل کر اسے سمجھانا پڑے گا کہ میں جس لڑکی کو سوچ کر تم سے بات کر رہا تھا وہ تو میری اپنی بیوی ہے

اور اب میں تم میں بالکل بھی دلچسپی نہیں رکھتا اور نہ ہی میں تم سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں وہ صرف ایک غلط فہمی تھی اور کچھ نہیں۔

اور اس کے بعد وہ لڑکی کہے گی ہاں بھائی کیوں نہیں جیسا آپ کی مرضی میں چلی جاتی ہوں عمر جل کر بولا
ہاں تو کیا کروں میں تمہارا مشورہ لینے آیا ہوں تم سے مدد چاہتا ہوں میں۔

پلیز

ایک طرف سے لائف سیٹ ہوئی ہے تو دوسری طرف سے بھگڑ رہی ہے
مدد کر دے۔ عون بے بسی سے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے

اچھا میری جان تو فکر مت کرو اس مسئلے کا کوئی حل نکالتا ہوں لیکن پہلے تو مجھے بھابی سے ملوانیے گا۔

ہاں کیوں نہیں آج رات کو مہندی پے آ تو رہا ہے بہت پیاری ہے وہ اتنی کیوٹ ہے کہ کیا بتاؤں عون ایک بار
پھر سے اس کے چہرے میں کھونے لگا تو عمر بے ساختہ مسکرایا

دیدار۔ عشقم

ارتج۔ شاہ

قسط۔ 14



عون ابھی ابھی گھر واپس آیا تھا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا
اس نے ایک نظر پورے گھر کی طرف دیکھا۔
لیکن آرزو اسے کہیں بھی نظر نہ آئی۔

ایک بار دل چاہا سامنے سے آتی مہر ش سے پوچھ ہی لے۔
لیکن اس سے وہ کبھی زیادہ بات نہیں کرتا تھا۔
گھر کے ہر کونے میں دیکھتا وہ اپنے کمرے میں آگیا۔
وہ اسے کہیں نظر نہیں آئی۔

کمرے میں آیا تو تامیہ کا فون آنے لگا۔
یہ چڑیل اچھی گلے پڑ گئی ہے اب اس سے پیچھا کیسے چھڑاؤں۔
وہ کال کٹ کر کے فون بیڈ پر اچھالتا نہانے چلا گیا۔
آرزو اپنا کچھ سامان لینے ابھی کمرے میں آئی تھی جب اس کا فون بجتا ہوا دیکھا۔
فون پر تامیہ کا نام صاف جگمگا رہا تھا۔

فون کافی دیر بجاتا رہا پھر آخر کار آرزو نے فون اٹھا ہی لیا۔
ہیلو۔۔ آرزو نے فون اٹھا کر کہا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی عون کے فون کو ہاتھ لگانے کی شرم نام کی کوئی چیز نہیں ہے تم میں وہ تمہیں گھاس تک
نہیں ڈالتا اور تم اس کا فون اٹینڈ کر رہی ہو جانتی ہو اس کے بعد وہ تمہارا کیا حال کرے گا
تامیہ جو کب سے عون کے فون اٹھانے کا انتظار کر رہی تھی۔ اور بار بار فون کٹ ہونے کی وجہ سے کافی حد تک
غصے میں تھی اس کی آواز سنتے ہی چلا کر بولی۔

جی میں نے یہی بتانے کے لیے فون اٹھایا ہے کہ عون نہار ہے ہیں آپ بعد میں فون کر لیجئے گا۔

وہ اتنا کہہ کر فون بند کر چکی تھی جب کہ واشروم کے دروازے پر کھڑا
اس کی آخری بات سن چکا تھا
آرزو کہیں تامیہ سے بات تو نہیں کر رہی تھی۔ وہ پریشان سا اس کے قریب آیا جب آرزو نے فون اس کی طرف
بڑھایا

آپ کی گرل فرینڈ کا فون تھا آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں بات کر لیجئے۔
وہ فون اس کے ہاتھ میں تھمتی کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ اور اس کے پیچھے لپکا تھا
لیکن گھر میں اتنے مہمان دیکھ کر وہ واپس اپنے کمرے میں آگیا۔ کیونکہ اس وقت اس نے صرف جینز پہن
تھی اور گلے میں ٹاول ڈالا تھا



کافی دیر وہ کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہلتا رہا نہ جانے تامیہ نے اس سے فون پر کیا کہا ہو گا۔
کہیں اپنے اور میرے بارے میں کوئی بکواس ہی نہ کر دی ہو۔

وہ آرزو کو سب کچھ کلیئر کرنا چاہتا تھا لیکن اب اسے یہ بھی پریشانی تھی نہ جانے تامیہ نے اسے کیا بتایا ہو۔
وہ اپنے رشتے میں سب کچھ ٹھیک کرنا چاہتا تھا۔

لیکن کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی پر اہم ضرور آرہی تھی
وہ قابل قبول کپڑے پہنتا کمرے سے باہر نکل کر آرزو کو ڈھونڈنے لگا۔

یہ گھراتا بھی بڑا نہیں تھا نہ جانے کون سے کونے میں چھپ کر بیٹھ جاتی ہے کہ ملتی ہی نہیں ہے وہ خود ہی بڑبڑاتا اسے ڈھونڈنے لگا سنیں تائی امی آپ نے آرزو کو کہیں دیکھا اس نے سامنے سے آتی تائی امی سے پوچھا۔

جو اس کے اس سوال پر حیران اور پریشان نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی لگتا ہے پھر سے آرزو کی شامت آگئی

وہ اسے بتانے ہی والی تھی کہ وہ کچن میں ہے لیکن پھر سوچا یہ نہ ہو کہ عون غصے میں ہو اور بیچاری کو ڈانٹ دے۔ بیٹا شادی والا گھر ہے نہ جانے کہاں ہوگی یہیں کہیں ہوگی کوئی کام تھا تو مجھے بتا دو میں کر دیتی ہوں وہ آرزو کی جان بچانے کے لیے بولی۔

نہیں نہیں کوئی کام نہیں تھا بس ایسے ہی ڈھونڈ رہا تھا وہ آج اپنے مزاج کے خلاف مسکرا کر بولا تھا۔ پھر انہیں حیران چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔

آرزو بی بی لگتا ہے آج ہی اپنے ساتھ ہوئے سارے ظلم کا حساب لوگی۔



ڈھونڈ ڈھونڈ کے آخر اسے وہ کچن میں نظر آئی گئی۔

لیکن کچن میں وہ اکیلی نہیں تھی بلکہ مہر ش بھی اس کے قریب تھی۔

سنو تمہیں باہر کچھ لڑکیاں ڈھونڈ رہی ہیں عون نے مہر ش کی طرف دیکھ کر کہا۔

مہر ش تو اسے دیکھ کر رہ گئی

جو آج پہلی بار اپنے بھائی سے مخاطب ہوئی تھی۔

جی بھائی میری سہیلیاں آگئی ہوں گی میں باہر جا رہی ہوں تم سب کے لئے چائے بنا کر باہر ہی لے آنا۔
وہ کیا ہے نہ میری سہیلی پہلی بار ہمارے گھر آئی ہے وہ میری علاوہ کسی کو نہیں جانتی مہر ش نے باہر نکلتے ہوئے اسے کہا۔

کوئی بات نہیں تم جاؤ میں سنبھال لوں گی آرزو نے اسے باہر بھیجا پھر سے چائے بنانے میں مصروف ہو گئی۔
جب اسے اپنی کمر پر کسی کے ہاتھ محسوس ہوئے۔
لڑکی تم ہستی نہیں ہو کیا ہنسنے پر کوئی پابندی ہے یقین کرو ہنستے ہوئے بہت پیاری لگو گی ذرا مسکرا کر دکھانا عون
کے اچانک اس طرح سے قریب آنے پر پہلے تو وہ بوکھلا کر رہ گئی۔

پھر باہر کی طرف دیکھ کر اس کے ہاتھ جلدی سے اپنی کمر سے ہٹانے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔
کیا کر رہی ہو بس مسکرانے کے لئے ہی تو بول رہا ہوں پھر میں خود ہی باہر چلا جاؤں گا۔
لیکن تمہیں مسکراتا دیکھے بغیر تو میں یہاں سے ایک انچ بھی نہیں ہٹنے والا۔ اگر تم چاہتی ہو کہ یہاں سے میں
شرافت سے بنا کوئی شرارت کیے چلا جاؤں تو تم مجھے مسکرا کر دیکھا دو۔ وہ اسے آنکھ مار کر شرارتی انداز میں بولا۔
عون جی پلیز جائیں یہاں سے آپ کیا کر رہے ہیں۔ آرزو کا سارا دھیان کچن کے دروازے پر تھا باہر حال
مہمانوں سے بھرا ہوا تھا کوئی بھی کبھی بھی یہاں آسکتا تھا۔

باتیں مت بناؤ آرزو میں نے تمہیں رات کو کمرے میں بلایا تھا تم آئی
 نہیں۔ کل تم نے اپنے شوہر کے حکم کی نافرمانی کی اب میں تمہیں مسکرانے کے لیے بول رہا ہوں تو یہاں بھی
 تم نخرے دکھا رہی ہو

نہیں نہیں نخرے اٹھانے میں مجھے کوئی پر اہلم نہیں ہے بلکہ میں تو ویسے بھی تمہارے نخرے اٹھانے کے لئے
 ہر وقت تیار ہوں لیکن اس کے لئے تمہیں میری باتیں بھی ماننی پڑیں گی
 جیسے کہ ابھی میں تمہارے اس خوبصورت لال ٹماٹر گال پر کس کروں گا ایسے وہ زور سے اسکے گال کو اپنے لبوں
 سے چھوتے ہوئے بولا

اور تم اگے سے کچھ نہیں بولو گی۔ اور مسکراتے ہوئے بولا آرزو کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔ جبکہ وہ اس سے
 کچھ نہیں کہہ پائی تھی نظر سامنے چائے پہ جم چکی تھی۔
 گڈ گرل ایسے ہی میری ساری باتیں ماننا۔

یہ چھوٹی سی سزرات کو کمرے میں نہ آنے کی۔ جانتا ہوں یار تم بہت بڑی تھی رات کو اتنا کام جو کرنا پڑتا ہے
 لیکن یہ سارے کام کرنے کے لئے گھر میں اور بھی لوگ موجود ہیں تم فی الحال اپنے شوہر کی خدمت کرو جو تم
 سے بہت کچھ کہنا چاہتا ہے۔

آرزو میں اپنے کیے کیلئے بہت شرمندہ ہوں میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔

جو کچھ بھی ہو اسے بھول جاؤ ہم ایک نئی زندگی کی شروعات کریں گے اور میرا اس لڑکی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں
 ہے۔

ضرور

باقی باتیں رات کو کمرے میں آنے کے بعد اور آج رات کمرے میں
آنا۔

تمہارے لیے سر پرانز ہے۔

وہ مسکراتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا جب کہ آرزو کو اس کی ایک بات جھوٹ لگی تھی وہ کیسے اس کی اس
رات کی وہ باتیں بھول جاتی۔

جب اس نے اپنی پہلی رات کی بیوی کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا تھا کہ وہ اس کی محبت نہیں مجبوری ہے۔

وہ صرف اس کی ماں کی بہو ہے اس کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں

وہ کیسے بھول جاتی ان باتوں کو جو اس کمرے میں رہ کر اس نے کسی اور سے کی تھی۔ وہ کسی اور کو اپنی محبت کا
یقین دلاتا تھا۔ آج وہ کہتا ہے کہ تادمیہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

جب کہ تادمیہ اس کی اور اپنے رشتے کی گہرائی تک اس پر ظاہر کر چکی تھی۔

وہ صرف اپنی ماں کی ممتا کی قیمت چکانے کے لئے اس کے قریب آ رہا تھا۔

www.urdu novelsmania.com

آرزو کا دل چاہا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔ آخر کیوں وہ ہر انسان کی نفرت کی حصے دار بنتی ہے کیوں اسے کسی
کی سچی محبت نہیں ملتی



#دیدار_عشقم

ارج_شاہ

قسط_15

عون کافی دیر سے اس کے کمرے میں آنے کا انتظار کر رہا تھا لیکن وہ تھی جو کمرے میں آنے کا نام نہیں لے رہی تھی باہر لوگوں کا کافی رش تھا مہندی کی رسم ادا ہو رہی تھی تھوڑی دیر کمرے میں بیٹھے رہنے کے بعد وہ بھی اٹھ کر باہر چلا گیا تاکہ آرزو کو خود کمرے میں لے کے آسکے۔ آج دوپہر میں وہ آرزو کے اتنے قریب گیا لیکن آرزو نے اسے کچھ نہ کا مطلب یہی تھا کہ وہ بھی یہ رشتہ نبھانا چاہتی ہے شاید وہ بھی اسے پسند کرتی ہو

یہ بات سوچتے ہوئے اس کا دل الگ ہی ترنگ میں دھڑکا

اس نے ایک نظر ہال پر ڈالی جو اسے کچھ خاص پسند نہیں آیا یہ کیا گھر میں شادی ہے اور یہ ہال سجایا گیا تھا اس گھر میں سینس نام کی چیز کسی میں ہے ہی نہیں اس نے سامنے کھڑے سمیر اور غاور کو دیکھا جن کی محنت سے یہ ہال جگمگا رہا تھا۔

اگر میں اس ہال کو سجاتا تو کم از کم ان سے بہتر سجاتا

وہ ایک افسوسناک نظر پورے ہال پر ڈالتا آرزو کو ڈھونڈنے میں مصروف ہو گیا



آرزو بیٹا آور سم کر لو۔ وہ جو کب سے آرزو کو ڈھونڈ رہا تھا زبیدہ کی آواز کی فوراً پلٹا

وہ سامنے ہی سبز چوڑیدار کے اوپر پتیلی شارٹ فراک پہلے لمبسا دوپٹہ سر پر سجائے اتنی پیاری لگ رہی تھی

کہ عون کو لگا کہ اب اپنے آپ پر کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا ہے۔

شاید اس سے زیادہ خوبصورت لڑکی عون نے کبھی دیکھی ہی نہیں تھی۔

عون کا دل چاہا کہ اسے ساری دنیا سے چھپا کر اپنے دل میں رکھ لے۔

اس سے پہلے کہ آرزو اس کے قریب سے گزر کر رسم ادا کرنے اسٹیج پر جاتی عون نے اسکا ہاتھ پکڑا

سب اپنی وائف یا ہسبنڈ کے ساتھ رسم ادا کر رہے ہیں تم اکیلے چل دی مجھے ساتھ لے کر نہیں جاؤ گی وہ شرارت سے

کہتا اس کے ساتھ چل دیا۔

آرزو نے ایک نظر اسٹیج سے اترتی تانیہ کی طرف دیکھا جو ان دونوں کو دیکھ کر اپنی جگہ کو چھپانے کی ناکام

کوشش کر رہی تھی

عون نے مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھاما اور اسٹیج پر چڑھنے لگا۔

اسکیوز میم آپ پلیز اتر جائے اس نے تانیہ سے کہا۔ جو آرزو کو سخت نظروں سے گھورتی اسٹیج سے نیچے اتر گئی

عون

آرزو کو اس کے ارادے خطرناک لگے جبکہ وہ یہ سمجھ نہیں پائی تھی کہ

اسے اس طرح سے اگنور کیوں کر رہا ہے

جبکہ کچھ فاصلے پر کھڑی زبیدہ بیگم کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا جو اپنے سامنے اپنی بہو اور بیٹے کو ایک دوسرے کا ہاتھ
تھامیں اسٹیج پر چڑھتے ہوئے دیکھ رہیں تھیں



وہ خود بہت پریشان تھی عون کو اچانک ہو کیا گیا ہے وہ تادمیہ کو اگنور کیوں کر رہا ہے

وہ تادمیہ سے اس طرح سے بات کر رہا تھا جیسے اسے جانتا تک نہیں۔

تادمیہ جتنی دیر ان کے گھر میں رہی بس اسے گھورتی ہی رہی اسے اب تادمیہ سے ڈر لگنے لگا تھا۔

عون کو وہ سمجھ نہیں پار ہی تھی۔

جبکہ پھوپھو بہت خوش تھی

اور سب کے سامنے جس طرح سے عون اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اسٹیج پر ساتھ کے کر گیا وہ تو اس پر وار صدقے جا
رہیں تھیں۔

مجھے پتا تھا تو عون کو اپنی طرف راغب کر لے گی۔

کیسے پیار سے بات کر رہا تھا تجھ سے۔ یوں نہیں بتایا مجھے تم دونوں میں سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے

پھوپو اسے اپنے ساتھ کمرے میں لے کر گئیں اور باتیں کرنے لگیں۔

جب کہ عون کو فون آنے کی وجہ سے وہ باہر نکل گیا۔

سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے نہ تم لوگوں میں کتنی پیار سے دیکھ رہا تھا وہ تجھے جانتی تھی کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تو ہے ہی اتنی خوبصورت اب وہ انہیں کیا بتاتی کہ کچھ بھی ٹھیک نہیں ہوا ہے عون صرف اپنی ماں سے کیا ہوا وعدہ نبھارہا ہے اور کچھ نہیں

لیکن پھوپو کی خوشی دیکھ کر وہ انہیں یہ بات بتا بھی نہیں سکتی تھی۔

پھوپو میں آپ کے لئے چائے بنا کے لاتی ہوں۔ آرزو نے ان کے قریب سے اٹھتے ہوئے کہا تو پھوپو کو لگا شاید وہ عون کے بارے میں بات کرتے ہوئے اسے شرم آرہی ہے۔

اسی لئے مسکراتے ہوئے اسے جانے دیا



عون کے گھر واپس آجانے کے بعد بھی وہ کمرے میں نہ گئی۔

اس کا ارادہ آج بھی مہریش اور زرش کے کمرے میں ہی سونے کا تھا۔

جب اچانک پھوپو ان کے کمرے میں آئیں

تم یہاں کیا کر رہی ہو اپنے کمرے میں جاؤ نا انہوں نے دوبار عون کو کمرے سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا وہ یقیناً اسی کا انتظار کر رہا تھا۔

جی پھوپو مجھے زرش اور مہریش سے باتیں کرنی تھی اس لیے یہاں بیٹھ گئی وہ بہانہ بنانے لگی

بس بیٹا بہت باتیں ہو گئی اب جاؤ شوہر کو اتنی دیر انتظار نہیں کرو اتنے نہ جانے کتنے چکر لگا چکا ہے باہر کے۔

وہ تمہارا انتظار کر رہا ہے چلو جاؤ اپنے کمرے میں پھوپھو نے سے پیار سے پچکار تے ہوئے کہا۔

آرزو مجبور ہو کر اٹھی اور کمرے سے باہر جانے لگی جب اچانک اس کا پیر مڑا اور وہ گر گئی اچانک گرنے کی وجہ سے بے ساختہ ایک چیخ اس کے منہ سے نکلی جو مہمانوں کے ساتھ عون کو بھی متوجہ کر گئی جو اپنے کمرے کے باہر ٹہل رہا تھا وہ تیزی سے بھاگتا ہوا اس کے قریب آیا۔

آرزو ٹھیک تو ہو نہ تم گر کیسے گئی وہ اسے سہارا دے کر اٹھانے لگا۔
 زیادہ درد ہو رہا ہے ڈاکٹر کے پاس لے چلوں وہ فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔ جبکہ اس کے لہجے کی نرمی اور فکر مندی پورے گھر والوں کو حیران کر گئی تھی۔

نہیں میں ٹھیک ہوں اتنی زیادہ نہیں لگی۔ وہ اس کے سہارے سے اٹھ کر کھڑی ہوتی کہنے لگی۔
 بیٹا تم اسے اپنے کمرے میں لے جاؤ۔ اور کوئی مرہم لگا دو
 ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو جانے کی زبیدہ نے کہا۔

وہ کہاں ان کی باتوں پہ دھیان دیتا تھا یا کوئی بات مانتا تھا
 لیکن آج سوال آرزو کا تھا

وہ اسے اٹھا کر اپنے ساتھ لے گیا جبکہ سب کے سامنے اس طرح سے اٹھانے جانے پر آرزو نظریں تک نہ اٹھا
 پائی



وہ اسے سیدھا کمرے میں لایا کمرے میں اندھیرا تھا
میں نے تمہارے لیے سر پر اتر پلان کیا تھا لیکن تم تو پہلے ہی اپنا پیر تڑوا کے بیٹھ گئی
بہت غلط بات ہے میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا۔
اگلے چار منٹ کے بعد تمہارا بہت بر تھ ڈے اسٹارٹ ہو جائے گا میں تمہارا یہ بر تھ ڈے بہت اسپیشل بنانا چاہتا تھا۔
لیکن تم نے اپنا پیر زخمی کر لیا وہ اسے آرام سے بیڈ پر لٹاتا اندھیرے میں ہی کوئی مرہم ڈھونڈنے لگا۔
ایک پیر کا درد اوپر سے عون کی قربت اسے تو جیسے اپنا ہوش بھی نہ رہا تھا۔
اب کچھ بولو بھی ایسے ہی خاموش بیٹھی رہو گی۔ تو بالکل نہیں چلے گا مجھے باتیں کرنے والی لڑکی چاہیے گونگی بیوی
سے میرا گزارہ نہیں ہوتا۔

وہ اس کے پیر پر مرہم لگاتے ہوئے کہنے لگا۔
اور پھر اس کے پیروں پر کمبل ڈال کر وہ اٹھ گیا۔
اس کے اچانک دروازہ بند کرنے پر آرزو کو گھبراہٹ ہونے لگی وہ کیا کرنے والا تھا۔
اس کے اچانک لائٹ آن کرنے پر آرزو نے اپنی آنکھیں بند کر دی۔

آنکھیں کھولو میری جان کیوں کہ اگر تم دیکھو گی نہیں تو تمہیں پسند نہیں آئے گا اور اگر تمہیں پسند نہیں آیا تو
میری محنت برباد ہو جائے گی اور میری محنت برباد ہو گئی تو میرا اسپیشل سر پر اتر خراب ہو جائے گا پلینز اسے خراب
مت کرو۔

وہ اس کے کان کے قریب بولا تھا۔

تو اس نے فوراً اپنی آنکھیں کھولیں

پیلی برتھ ڈے میری اسپیشل یوی۔

عون مسکراتے ہوئے اس کے قریب بیٹھا

کمرالائٹس سے چمک رہا تھا۔ کہیں کہیں غبارے لگے تھے

آج تک میں نے جو بھی غلطیاں کی ہیں پلےز مجھے سب کیلئے معاف کر دو۔

جاتا ہوں میں نے تمہارے ساتھ بہت زیادتی کی ہے بہت غلط کیا ہے تمہارے خوابوں کی تعبیر اتنی بیانک کی ہے کہ شاید مجھے کبھی معاف نہ کرو۔

لیکن پھر بھی تم سے ایک موقع مانگتا ہوں آرزو میں تمہارے ہی لئے تمہارے ساتھ یہ سب کچھ کر رہا تھا۔

میں نہیں چاہتا تھا کہ تم مجھے پسند کرو یا مجھ سے پیار کرنے لگو

لیکن میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں پلےز مجھے معاف کر دو

پلےز معاف کر دو وہ اس کے دونوں ہاتھ تھا میں زمین پر بیٹھا اس سے معافی مانگ رہا تھا۔

شاید یہ سب ڈرامہ تھا شاید اس کی ماں کے سامنے یہ بات ظاہر کرنے کا کہ وہ دونوں ایک مکمل کپیل ہیں۔

لیکن پھر بھی پھوپھو کے سامنے شرمندہ نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ چاہے یا نہ چاہے اسے عون کی محبت قبول کرنی تھی

۔ جھوٹی ہی سہی

لیکن اس نے اپنی پھوپھو کو یہ بات بتانی تھی کہ اس نے کوشش ضرور کی اس رشتے کو نبھانے کی

اس نے اپنا ہاتھ اس کے باندھے ہوئے ہاتھوں پر رکھا
مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں۔ میں آپ کو دل سے معاف کرتی ہوں۔
اور پھر وہ نازک سی لڑکی اس کے سامنے ہار گئی جب اگلے ہی لمحے عون نے اسے اپنے سینے میں بھیج لیا
تھینک یو سو میچ آرزو میں تمہارا یہ احسان مرتے دم تک نہیں بولوں گا اور تمہارا یہ برتھ ڈے بہت اسپیشل بناؤں گا۔
سب سے پہلے ہم کیک کاٹتے ہیں وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب سے اٹھا۔
اور کیک لا کے سامنے رکھا۔

چلو کاٹو وہ ناٹف اپنے ہاتھ میں لئے اس کے ہاتھ میں پکڑا کر کیک کاٹنے لگا۔
اور ساتھ میں کنگن نے بھی لگا۔

چلو اٹھو جلدی سے لانگ ڈرائیو پہ چلتے ہیں وہ کیک کاٹکڑا اپنے ہاتھوں سے کھلاتے ہوئے کہنے لگا۔
جلدی کرو بارہ بجے سے زیادہ ٹائم ہو چکا ہے۔

وہ اسے بولنے کا موقع دیئے بغیر ہاتھ پکڑ کر اٹھانے لگا۔

گھر میں کوئی نہیں پوچھے گا اگر کسی نے پوچھا تو کہہ دینا پیر میں بہت درد ہے ڈاکٹر کے پاس جا رہے ہیں۔

”میں گاڑی نکالتا ہوں آہستہ آہستہ آنا درد نہ ہو پیر میں

وہ کہتے ہوئے باہر نکل گیا جبکہ آرزو آہستہ آہستہ اس کے پیچھے چلنے لگی

#دیدار_عشقم 

ارج_شاہ

قسط_16

وہ آہستہ آہستہ چلتی دروازے کی طرف جارہی تھی جب اچانک سے پیچھے سے تائی امی نے پوچھا
 آرزو کہاں جارہی ہو وہ بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی
 پھر اچانک ہی اسے عون کی بات یاد آگئی کہ اگر کسی نے پوچھا تو کہہ دینا کہ پیر میں زیادہ درد ہے اس لیے ڈاکٹر
 کے پاس جارہی ہوں
 وہ تائی امی پاؤں میں زیادہ درد ہے اسی لیے ڈاکٹر کے پاس جارہے ہیں آرزو کو جھوٹ بولتے بہت عجیب لگ رہا
 تھا۔

ہائے میری بچی ایک منٹ میں ابھی غاور کو بلاتی ہوں تائی امی نے فوراً کہا
 نہیں میں عون جی کے ساتھ جارہی ہوں آرزو نے جلدی سے کہا تو تائی امی مسکرانے لگی
 ماشاء اللہ ماشاء اللہ بیٹا ضرور جاؤ
 بہت خوشی ہوئی تم دونوں کو ایک ساتھ ہنسی خوشی دیکھ کر

لگیں

اللہ تم دونوں کو خوش رکھے وہ انہیں دعا دیتیں کمرے کی طرف جانے

جب کہ عون اسے تائی امی کے پاس کھڑا دیکھ چکا تھا

خبر پہنچ گئی اب پورے گھر میں پھیل جائیں گی وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا

تائی امی تو پوری نیوز کاسٹر ہیں۔

عون نے کہا تو آرزو کو اچھا نہ لگا

ایسی بات نہیں ہے تائی امی تو بہت اچھی ہیں۔ آرزو ممننا

ہاں ہاں سب اچھے ہیں بس تمہارا شو ہر اچھا نہیں ہے جس کے پاس آتے ہوئے ہزار بار سوچتی ہو۔

لیکن میرا نام بھی عون سوچ سمجھ کر رکھا گیا تھا وہ مسکراتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے بٹھانے لگا



وہ اسے ہو سٹیل تو ہرگز نہیں لے کے گیا تھا سب سے پہلے وہ اسے آسکر ایم پالر لے کے گیا۔

تمہارا فیورٹ فلیور کون سا ہے چھوڑو جو بھی ہے آج سے تم میرا فیورٹ کھاو گی وہ کہہ کر پالر کے اندر چلا گیا۔

آرزو کو کہاں عادت تھی اپنی پسند کی کوئی چیز کھانے یا فرمائش کرنے کی وہ خاموشی سے وہیں بیٹھ گئی۔

تقریباً پانچ منٹ کے بعد عون اس کے لیے آسکر ایم لے کے آیا

یہ لیس جان من آپ کی خدمت میں حاضر ہے آپ کے شوہر کا فیورٹ آسکر ایم فلیور۔ وہ ایک ادا سے کہتا آسکر ایم

اس کے سامنے پیش کرنے لگا

تھینک یو عون جی۔ وہ اتنا ہی کہہ سکی

ہائے میں صدقے عون جی۔ لڑکی یہ انداز کہاں سے سیکھا ہے سامنے والے قتل کرنے کا۔ وہ شرارتی انداز میں کہتا پوچھنے لگا۔

آرزو کنفیوز سی بیٹھی اس کے کسی سوال کا ٹھیک سے جواب نہیں دے پارہی تھی۔

آنس کریم کھلانے کے بعد وہ اسے اپنے ساتھ لانگ ڈرائیو پر لے گیا۔ سارے راستے گاڑی میں رو مینٹک سو نگ پکھتے رہے۔

تمہیں پتا ہے آج سے پہلے مجھے رو مینٹک سو نگ سے چڑھتی لیکن آج لگ رہا ہے جیسے سب کے سب میرے دل کا حال بیان کر رہے ہوں۔

تم نے مجھے بدل کر رکھ دیا ہے آرزو۔ تھینک یو سوچ میری زندگی میں آنے کے لیے میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا۔

عون نے اس کا ہاتھ تھام کر چومتے ہوئے کہا۔
www.urdu novelsmania.com

جبکہ اس کی اس حرکت پر آرزو کا نھنا سادل کانپ کر رہ گیا۔
تم اتنی گھبرا کیوں رہی ہو آرزو تمہارا ہاتھ اتنا ٹھنڈا کیوں ہے وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے پوچھ رہا تھا۔

نہیں تو ہاتھ ٹھنڈا پتا نہیں وہ ہر بات کا دھورسا جواب دے رہی تھی جب عون بے ساختہ مسکرایا۔

او تو میری بیوی مجھ سے گھبرا رہی ہے ڈار لنگ میں کوئی غیر تو نہیں تمہارا شوہر ہوں۔

وہ اس کی گھبراہٹ کو انجوائے کرتے ہوئے بولا۔

جبکہ آرزو بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔

کیا سب کچھ ڈراما تھا کیا وہ صرف اپنا مطلب پورا کرنے کے لئے اسے دھوکہ دے رہا تھا۔

وہ جو اس کے ساتھ خود کو محفوظ محسوس کر رہی تھی وہ تو اس کا مخالف تھا۔ اس کا شوہر تھا۔

بیشک وہ اس کی محبت نہ سہی لیکن بیوی تو ہے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہر حال میں اس سے اپنا بنانے میں کامیاب ہو جائے۔

آخر پھوپھو نے اسی طرح تو اس کی زندگی داؤ پر نہ لگائی ہوگی۔ پھوپھو کو اس پر یقین تھا تو وہ اپنے آپ پر یقین کیوں نہیں کر پار ہی تھی۔

بے شک عون صرف دکھاوا کر رہا تھا اس سے محبت کا لیکن وہ تو دکھاوا نہیں کر رہی تھی وہ تو اس کی بیوی تھی۔ اور اسے تو اسی شخص کی بیوی بن کر رہنا تھا اسے تادمیہ کو عون کی زندگی سے نکالنا تھا نہ کہ خود عون کی زندگی سے نکلنا تھا۔

اسے پھوپھو کی امیدوں پر پورا اترنا تھا انہیں ان کا بیٹا واپس کرنا تھا۔
میں عون کو خود سے محبت کرنے پر مجبور کروں گی میں تادمیہ کو انکی زندگی سے نکال کر ہوں گی ساری زندگی اپنا حق دوسروں کو چھینے نہیں دوں گی عون میرے شوہر ہیں اور میرے ہی رہیں گے وہ مجھے اپنی بیوی مانے یا نہ مانے لیکن وہ میرے شوہر ہیں اور میں پھوپھو کا بیٹا انہیں واپس ضرور کروں گی میں عون کو کسی دوسری راہ پر نہیں جانے دوں گی وہ خود سے عہد کرتی عون کو دیکھ رہی تھی

ہائے مار ڈالو گی کیا عون نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر کہا تو بے ساختہ نظر پڑا گئی اور عون قہقہہ لگا کر ہنس دیا



گھر آنے تک آرزو نے اپنے آپ کو اس رشتے کو نبھانے کے لیے مکمل تیار کر لیا تھا اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ عون کے ساتھ ایک نیا رشتہ بنائی گئی اور پھر اسے کبھی اس رشتے سے آزاد نہیں ہونے دے گی۔

وہ گاڑی روکنے گیا تو آرزو کمرے میں آکر اس کا انتظار کرنے لگی۔

گھبراہٹ حد سے سوار تھی۔ لیکن آج اسے گھبرانا نہیں تھا

اسے عون کو پانا تھا ہمیشہ کے لئے لیکن کیا وہ تادمیہ کا مقابلہ کر پائے گی کیا اپنے ہی شوہر کو ایک غیر عورت سے چھین لے گی وہ انہی سوچوں میں گم تھی

جب اچانک پیچھے سے کسی نے اسے اپنی باہوں میں لے لیا۔

گہری سوچوں میں کیا سوچ رہی ہو مجھے جلن ہو رہی ہے تمہارے عون جی کو بالکل اچھا نہیں لگے گا تم اسے چھوڑ کر کسی اور کی سوچوں میں گم رہو وہ شرارت سے بولا

میں آپ ہی کو سوچ رہی تھی۔ آرزو بے ساختہ بولی تو وہ کھل کر مسکرایا

لڑکی تمہیں تو دل خوش کرنا آتا ہے تم نے مجھے اتنی بڑی غلطی کے لیے معاف کر دیا میں تمہارا یہ احسان ساری زندگی نہیں بھولوں گا

تم سوچ بھی نہیں سکتی میں کتنا پریشان تھا یہ سوچ کے کیا میری آرزو
 معاف کرے گی میں تمہارا گناہگار ہوں میں نے تمہارے خواب توڑ دیے۔
 تمہارے ساتھ اتنا برا رویہ رکھا اس کے باوجود تم نے مجھے معاف کر دیا
 تھینک یو سوچ۔۔۔ وہ اس کے دونوں ہاتھ چوم کر بولا۔ کافی تھک گئی ہو سو جاؤ وہ اسے کہتا واش روم جانے لگا۔
 کیا مطلب۔۔۔ آرزو پریشان ہو کر بولی۔
 اس کے اس طرح سے پریشان ہونے پر وہ مسکرا دیا۔
 ہائے اس سادگی پہ کون نہ مرے۔ میرا مطلب یہ ہے جان آپ تھک گئی ہیں سو جائیں۔
 آرزو میں نے تم سے محبت کی ہے میں جانتا ہوں تم فی الحال اس رشتے کو دل سے قبول نہیں کر پارہی۔ اور جب
 تک تم اس رشتے کو دل سے قبول نہیں کرتی میں تمہارے قریب نہیں آؤں گا۔
 جب تک تم خود مجھے اپنے پاس نہیں بلاتی لیکن میں زیادہ دیر انتظار نہیں کروں گا میں تمہیں ہمارے رشتے کو
 سمجھنے کا تھوڑا سا وقت دے رہا ہوں اور تھوڑے سے وقت کا مطلب بس تھوڑا سا وقت ہے۔
 زیادہ دیر انتظار نہیں کر سکتا میں لیکن تمہاری اجازت کے بغیر چھوٹی موٹی گستاخی ہوتی رہیں گی اب جاؤ آرام کرو
 وہ شرارت سے آنکھ دبا کر کہتا ہوا واش روم چلا گیا۔
 جبکہ آرزو سمجھ نہیں پارہی تھی کہ یہ عون کو کیا ہو گیا ہے۔
 وہ اسی لیے تو اس سے اتنی نرمی سے بات کر رہا تھا کہ وہ اس کے قریب آکر اپنا مطلب پورا کر سکے۔ اپنی ماں پے
 یہ ظاہر کر سکے کہ وہ اس شرط کو نبھا رہا ہے۔

تو کیا اب سچ میں عون اس سے پیار کرتا ہے۔
تو پھر تاملیہ۔۔۔ سوچتے سوچتے اس کا سر دکھنے لگا۔



تاملیہ ساری رات پریشانی سے ادھر سے ادھر ٹھہرتی رہی کیا کیا نہ سوچا تھا اس نے اس طرح سے آرزو کی زندگی برباد ہو جائے گی اور پھر سے وہ اسے اسی مقام پر لاپٹکے گی جہاں سے عون اسے نکال کر لے کے گیا ہے وہ ہمیشہ سے اس سے جلتی آئی تھی اس کی خوبصورتی سے اس کی معصومیت سے یہاں تک کہ وہ اس کی سادہ سی زندگی سے بھی جلنے لگی تھی

وہ اس سے اتنی نفرت کرنے لگی تھی کہ اسے برباد کرنے کے لئے کوئی بھی انتہا پار کرنے کو تیار تھی وہ ساری رات عون کو فون کرتی رہی جبکہ عون کا فون سائیلنٹ پر تھا اور وہ آرام سے سو رہا تھا۔



صبح خوشی خوشی عون اپنے کام پر گیا اور عمر کو یہ گڈ نیوز سنائی کہ آرزو نے اس کی ساری خطاؤں کے لیے معاف کر دیا ہے

www.urdu novels mania.com

عمر کو خوشی ہوئی۔

یہ تو بہت اچھی خبر ہے شکر ہے سب کچھ ٹھیک ہو گیا اب بس تو بھابھی کو لے کر میرے گھر ڈنر پہ آ۔
مصباح تو میرے پیچھے پڑی ہے۔ ہے کہ اُس کے عون بھائی کی شادی ہوگی اور اسے پتہ بھی نہیں چلا

خیر پتا تو مجھے بھی نہیں چلا عمر سرد آہ بھر کر بولا

ہائے میرے چھوڑے۔

طرف

باقی سب کچھ تو ٹھیک ہے لیکن اس ڈائن کا کچھ کر عون نے اپنے فون کی اشارہ کیا جہاں تامیہ کا فون آ رہا تھا۔

میرا خیال ہے اس لڑکی سے ایک بار مل کر میں سارا قصہ سیٹ کر لوں مجھے اسے سمجھانا ہی پڑے گا عون نے تنگ آتے ہوئے فون ایک بار پھر سے بند کر دیا۔

لیکن فون پھر سے بجنے لگا اس نے کچھ سوچا

اور والی کال اٹینڈ کی

میں تم سے ملنا چاہتا ہوں کہاں ملنے آؤ گی وہ پوچھنے لگا

تامیہ کو لگا جیسے اس کا مقصد کامیاب ہو گیا اس کی جان میں جان آگئی اس نے جلدی سے عون کو اپنے آنے کا پتہ

بتایا

میں کل تم سے ملنے آؤں گا عون نے بس اتنا کہہ کر فون بند کر دیا



وہ گھر آ کر سب سے پہلے اسے دیکھنا چاہتا تھا وہ اسے ڈھونڈتے ہوئے سب سے پہلے کچن میں آیا اس کے

اندازے کے عین مطابق وہ کچن میں ہی تھی

آرزو میں تمہارے لئے کچھ لایا ہوا وہ اس کے پیچھے آ کر کہنے لگا۔

اور اپنے ہاتھ سے ایک شاپر اسے دینے لگا۔

جس میں بہت ساری چوڑیاں اور شاید پائل تھی۔

آپ کو تو یہ نہیں پسند۔۔۔ آرزو کچھ سمجھنے کی کوشش میں بولی۔

میری جان مت یاد دلاؤ میری زندگی کے سیاہ ترین دن۔ تمہارے ہاتھ میں چوڑیاں بہت سبکتی ہیں۔

جلدی سے انہیں پہنوا اور مجھے میرے کپڑے نکال کر دو۔

عون نے حکم دیا۔

آپ کے کپڑے تو آپ کے الماری میں ہیں عون جی۔ آرزو نے کہا

اور اس کے عون جی کہنے پر عون نے ایک بار پھر سے اپنا دل تھاما۔

جانتا ہوں میرے کپڑے میری الماری میں ہیں لیکن مجھے میرے کپڑے نکال کر تم دو گی انہیں استری کر کے

تم دو گی۔

آج سے میرے سارے کام تم کرو گی۔

جلدی آؤ میں کمرے میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

وہ اس کا گال چوم کر بولا۔ جبکہ اس کی اس حرکت پر آرزو بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی

ریلیکس میری جان۔ کسی نے نہیں دیکھا وہ اس کی حالت سے لطف اندوز ہوتے ہوئے بولا اور باہر نکل گیا۔

جبکہ آرزو فوراً کچن سے باہر نکل کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔

جہاں ہانیہ باہر کھڑی شرارتی نظروں سے دیکھ رہی تھی تھی

میں نے کچھ نہیں دیکھا وہ شرارت سے کہتی کچن میں چلی گئی جبکہ آرزو شرمندہ سی اپنے کمرے کی طرف بھاگ

گئی



صبحِ عونِ تامیہ سے ملنے ریسٹورینٹ میں آیا تھا۔

پہلے تو وہ کافی دیر اس کا انتظار کرتا رہا۔ پچھلی بار کی طرح وہ بالکل بھی ایکسائیٹڈ نہیں تھا۔

وہ اسے دیکھنے کے لیے کتنا بے چین تھا اور اس دن وہ آئی ہی نہیں کاش وہ اس دن یہاں آجاتی اور عون کو سب

اسی دن ہی پتہ چل جاتا۔

اس کا انتظار کرتے کرتے وہ تھک چکا تھا جب ایک لڑکی اس کے سامنے آکر بیٹھی اس نے ایک منٹ نہ لگایا اسے

پہچاننے میں یہ وہی لڑکی تھی جو اس رات اس لڑکے کے ساتھ کار میں کہیں جا رہی تھی۔

تم۔؟ عون نے سوالیہ انداز میں کہا تو کیا تم ہو تامیہ جس سے میں فون پر بات کرتا ہوں

ہاں میں ہی ہوں جس سے تم محبت کرتے ہو۔ اور میں کوئی غیر نہیں تمہاری ماموں کی بیٹی ہوں جانتی ہوں ہم

پہلے کبھی نہیں ملے لیکن اس کے باوجود تم نے مجھے کہیں دیکھا۔ اور مجھ سے پیار کرنے لگے

ایک منٹ ایک منٹ پہلے میری بات سنو تم وہ لڑکی نہیں ہو جس سے میں چاہتا ہوں اور دوسری بات تم نے سوچا

بھی کیسے کہ تم جیسی گھٹیا ترین لڑکی سے میں پیار کروں گا۔

وہ اس کی بات کاٹ کر بولا۔

How Dare you to talk me like this

تامیہ تو بھڑک اٹھی

اوبی بی آواز کم کرو پہلے ایسی حرکتیں کرتے ہوئے شرم آنی چاہئے تم وہ لڑکی ہو جو دوسروں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے کام آتی ہو تم نے سوچا بھی کیسے کہ میں انپکٹر عون نقوی تم سے پیار کروں گا۔

تمہاری اوقات ہے۔ میرے سامنے بیٹھنے کی میری نظر میں تم دو ٹکے کی وہ لڑکی ہو جو چند پیسوں کے لیے کسی بھی حد جاسکتی ہو جو چند نوٹوں کے لئے لوگوں کا ٹائم پاس بننے ہوئے فخر محسوس کرتی ہو اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ تم میری آرزو ہو۔

تم تو میری آرزو کی جوتی کے برابر نہیں ہو۔

میں نہ تم سے پیار کرتا ہوں اور نہ ہی میرا تمہارے ساتھ کوئی تعلق ہے

تم یہی سمجھ لینا کہ عون نقوی بھی ان لوگوں میں سے ایک ہے جو تمہارے ساتھ ٹائم پاس کرتا ہے اور یہ رہی قیمت میرے اس ٹائم کی وہ اسکے سامنے چند نوٹ رکھ کر چلا گیا وہ شخص پل میں ایک لڑکی کو طوائف کے عہدے پر فائز کر گیا تھا

www.urdu novels mania.com

ایسی لڑکیوں کی شاید یہی اوقات ہوتی ہے۔

آدھی رات کو فون پر باتیں کرنا ہر شخص کو اپنی محبت کا جھوٹا دکھاو دے کر اس سے پیسے لینا اس کے پیسے سے شاپنگ کرنا اور بدلے میں اپنا قیمتی وقت اسے دینا۔

اس کے پیسے پہ عیش کرنا اور اس کو محبت کے جال میں پھنسانا ایک طوائف کا نہیں تو اور کس کے کام ہے

گیا

ایسی عورت اور ایک طوائف میں کوئی فرق نہیں عون یہ بات اسے بتا کر

تھا ان چند نوٹوں سے جو اس کے سامنے میز پر پڑے تھے

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی عون تمہیں اس کی قیمت چکانی ہوگی۔ ایک دن یہی پیسے میں تمہارے منہ

ماروں گی



دیدار_عشقم

ارتج_شاہ

قسط_17



www.urdu novelsmania.com

پچھلے دو گھنٹے سے مسلسل اس کا فون بج رہا تھا

جبکہ وہ اپنے لپ ٹاپ میں گھسا بار بار فون کاٹ رہا تھا

آرزو ابھی اپنا کام ختم کر کے کمرے میں آئی تھی۔

اسے آتے دیکھ کر اس نے فوراً اپنا کام بند کر دیا۔

اتنی دیر سے کیا کر رہی تھی کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

سارے نوکر مر گئے ہیں کیا جو کام تم کر رہی ہو یا ایسا کرتا ہوں تمہارے لیے الگ نوکر رکھ لیتا ہوں
میری بیوی کو نوکر ہی بنا دیا ہے صبح اندھیرے میں کمرے سے نکلتی ہو اور اندھیرے میں رات کو واپس آتی ہو

وہ اس کے قریب آ کر کھڑا ہوا

ارے نہیں نہیں کون سا کوئی زبردستی مجھ سے کام کرواتا ہے یہ سب کچھ تو میں خود اپنے شوق کیلئے کرتی ہوں
آرزو نے مسکرا کر کہا

کام کون شوق سے کرتا ہے میری جھلی بیوی وہ کہتے ہوئے چہرے پر جھکا۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی گستاخی کرتا
آرزو ذرا سا پیچھے ہٹی۔

کیا یار سارا موڈ خراب کر دیا۔ اب کیا میں اپنی بیوی کو ایک کس بھی نہیں کر سکتا عون منہ بنا کر پیچھے ہوا
میرا وہ مطلب نہیں تھا آرزو نے فوراً گھبرا کر کہا
مطلب کر سکتا ہوں عون فوراً اس کے قریب آیا۔

وہ ابھی تک سوالیہ انداز میں اس کے چہرے پر دیکھ رہا تھا وہ اس کی مرضی کے خلاف اسے نہیں چھو ناچا بتاتا تھا۔
جواب دو۔۔ عون نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کے اسے مزید اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔

میں کیا کہوں آرزو منمنائی تو عون مسکرایا
جبکہ اس کی قربت آرزو کے ہوش اڑا رہی تھی۔

بات

مطلب تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ وہ اس کے مزید قریب ہو اس کی سن کے آرزو کا ننھا سادل کانپنے لگا۔

جبکہ عون کا سارا دھیان اس کے لپکتے ہوئے پے تھا۔

اگر تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہے تو تمہیں نہیں لگتا کہ ہم وقت ضائع کر رہے ہیں۔

عون نے مسکراتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر جھک کر اپنی پیار کی پہلی مثبت کرنے لگا۔

جبکہ وہ آنکھیں بند کیے اس کی شرٹ کو مضبوطی سے اپنے مٹھیوں میں دبوچے اس کے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔

جب عون نے اس کی حالت پر ترس کھا کر اس سے دوری بنائی آرزو ابھی تک اسی حالت میں کھڑی اس کی شرٹ کو پکڑے ہوئے تھی۔

آج کے لیے اتنا ڈوز کافی ہے۔ باقی تمہاری اجازت کے بعد وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا اس سے دور ہوا۔

ویسے تمہیں دیکھ کر لگ رہا ہے جیسے تم مجھے دل سے اجازت دے رہی ہو۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا تو آرزو فوراً اس سے دور ہو کر بستر میں گھس گئی۔

www.urdu novels mania.com

جبکہ اب دل کے ساتھ پورا جسم لرز رہا تھا۔

جب عون نے بالکل اس کے قریب آکر لیٹتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کھنچا۔

آج میرا پورا دن بہت برا گزرا ہے تم نے ایک بار بھی نہیں کہا عون جی۔ وہ شرارت سے اس کے بال سہلاتے ہوئے بولا۔

اس کی بات کے جواب میں آرزو کچھ نہیں بولی۔

دیکھو اب تم چپ رہ کر مجھے مزید شرارتوں پر مجبور کر رہی ہو۔

میں کیا بولوں۔۔۔؟ اس بار وہ فوراً بولی تھی

میرا نام لو۔ ایسا لگتا ہے تمہاری زبان سے ادا ہونے کے لیے میرا یہ نام لکھا گیا ہے۔ وہ اس کے لبوں کو اپنے

انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے مزید اس کے قریب ہوا۔

عون جی۔۔ وہ ایک ہاتھ اس کے سینے پر رکھتی اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی

ہائے میں صدقے۔ تم تو مار ڈالو گی۔ مسکرا کر لائٹ آف کر کے وہ آنکھیں موند گیا۔

جب کہ اسے اس طرح سے سوتے دیکھ کر آرزو نے سکون کا سانس لیا اور آنکھیں بند کر لیں



نہ جانے رات کا کون سا پہر تھا کہ اس کا فون بجنے لگا۔

عون کی نیند تھی یا نہ جانے کیا وہ سوئے جا رہا تھا لیکن بار بار فون بجنے کی وجہ سے آرزو کی نیند خراب ہو چکی تھی۔

ایک بار اس کا دل چاہا کہ عون کو جگادے لیکن پھر اس کی بے باکیاں یاد کرتے ہوئے اس کا سونا ہی بہتر سمجھا

وہ اس کی اوپر سے ہاتھ لے کے جاتے ہوئے فون اٹھا چکی تھی۔

فون پر تاملیہ کا نام جگمگا تھا۔

اس کا دل اچانک ہی دکھ سے بھرنے لگا رات بھی خوش فہمیوں کے زیر اثر وہ سوئی تھی

فون پر یہ نام دیکھ کر اس کی ساری خوش فہمیاں ہوا ہو گئی

پہلے سوچا فون واپس رکھ دے۔

پھر عون کی نیند خراب ہونے کے ڈر سے اس نے فون اٹھا لیا۔

اور اپنے آپ کو تادمیہ کی باتیں سننے کے لیے بھی تیار کر لیا

ہیلو۔۔۔ آرزو نے بڑی مشکل سے یہ لفظ ادا کیا تھا

ہیلو آرزو۔۔۔ تادمیہ فون پر روتے ہوئے مخاطب ہوئی۔

ہیلو آپنی آپ رویوں رہی ہیں آپ ٹھیک تو میں آرزو نے فکر مندی سے پوچھا

آرزو پلیز عون سے کہو کہ مجھ سے بات کر لے۔ پلیز اسے بتاؤ میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی میں مر جاؤنگی اس کے

بغیر اس سے کہو بس ایک بار مجھ سے بات کر لے۔

تادمیہ فون پر مسلسل روئے جارہی تھی۔

آپنی پلیز آپ ایسے نہ روئیں۔ آرزو فکر مندی سے بولی۔

کیسے نہ روؤں آرزو وہ کہتا ہے کہ وہ مجھ سے شادی نہیں کر سکتا۔ وہ تمہاری جیسی معصوم لڑکی کو دھوکا نہیں دے

سکتا۔

وہ کہتا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ اس شادی کو نبھانے کے لئے اپنی محبت کی قربانی بھی دے سکتا ہے۔

اور اگر اس نے ایسا کیا نہ آرزو تو میں خود کشی کر لوں گی میں اپنی جان دے دوں گی۔

بات آرزو میں مرجاؤں گی اس کے بغیر خدا کے لئے اس سے کہو کہ مجھ سے کر لے میں ایک دن اس سے بات کیے بغیر نہیں رہ سکتی اور وہ کہتا ہے کہ ساری زندگی کے لیے مجھے چھوڑ رہا ہے میں کیسے رہوں گی اس کے بغیر۔ تادمیہ روتے ہوئے بولی۔

اس کے اس طرح سے پھوٹ پھوٹ کر رونے سے آرزو کی آنکھوں میں بھی آنسو آنے لگے۔ وہ لڑکی جو کبھی کسی پر ترس نہیں کھاتی تھی اس کے شوہر کی محبت کے لئے رو رہی تھی۔

آرزو کا دل چاہا کہ ابھی عون کو گریبان سے پکڑ کر اٹھائے اور کہے کہ کر لو تادمیہ سے شادی۔۔۔ میں کبھی تمہارے اور اس کے بیچ میں نہیں آؤں گی۔ لیکن کہاں سے لاتی وہ اتنی ہمت۔ عون کے سامنے آنکھیں اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہیں تھی تو اس سے یہ بات کرنے کی ہمت کہاں سے لاتی۔

ابھی وہ تادمیہ کی بات سن رہی تھی کہ عون کی آنکھ کھل گئی۔ اس کے ہاتھ میں اپنا فون دیکھ کر وہ سمجھ چکا تھا کہ اس وقت کس کا فون ہو سکتا ہے۔ فون رکھو وہ غصے سے بولا۔

عون جی پلیز آپنی ہیں آپ بات کر لیں۔ آرزو روتے ہوئے فون اس کی طرف بڑھایا میں نے کہا کہ فون بند کرو ابھی اسی وقت وہ چلا کر بولا تھا۔

جبکہ اس کے اس طرح سے چلانے پر آرزو نے فون کاٹ کر رکھ دیا۔

یہ بات تو تادمیہ ریسٹورنٹ میں ہی بتا چکی تھی کہ وہ اس کے ماموں عثمان کی بیٹی ہے پھر ظاہری سی بات ہے آرزو اسی گھر کی بیٹی تھی۔ اسے آرزو کے منہ سے آپنی کا سن کر حیرانگی نہیں ہوئی تھی۔

اس روتے ہوئے دیکھ کر عون نے اسے اپنے سینے سے لگالیا۔

تم کیوں رورہی ہو ایسی چیپ لڑکی کے لئے۔

تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے وہ کتنی گھٹیا اور گری ہوئی ہے وہ اسے اپنے سینے سے لگائے آہستہ آہستہ بول رہا تھا آج کے بعد ایسی لڑکی کے لئے تمہاری آنکھ سے ایک آنسو بھی نہیں نکلنا چاہیے۔

چلو اب آرام سے سو جاؤ۔ کل ہم نے کہیں جانا ہے۔

صبح نکلنا ہو گا۔

وہ اس کے کان میں آہستہ آہستہ بول رہا تھا۔

آرزو نے کچھ نہیں پوچھا۔

وہ تو ابھی تک یہ سوچ رہی تھی کہ اور اس کی آپنی کو اتنے گندے لفظوں سے کیوں پکار رہا ہے۔



www.urdu novelsmania.com

صبح ہوتے ہی آرزو کمرے سے نکل گئی۔

آرزو بیٹا اتنا وقت ہو گیا ہے عون ابھی تک کام پر نہیں گیا زبیدہ نے عون کی گاڑی باہر کھڑے دیکھ کر پوچھا

نہیں میرے خیال سے وہ ابھی جگائے نہیں ہیں ورنہ تو کب کے چلے گئے ہوتے آرزو نے کہا

آرزو بیٹا جاؤ ذرا دیکھ کے ہو دیکھو 10 بج رہے ہیں۔

والا

زبیدہ بیگم نے اسے کمرے کی طرف بھیجتے ہوئے کہا۔ عون کا آدھی رات غصہ یاد کر کے اسے ڈر لگ رہا تھا وہ ابھی تک اسی موڈ میں نہ ہو۔

وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اپنے کمرے میں آئی جہاں عون اپنے چھوٹے سے بیگ میں کپڑے رکھ رہا تھا۔ جلدی قدم چلاؤ وہ اسے دیکھ کر بولا اور پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ آرزو جلدی سے قدم کمرے کے اندر رکھیں اور اس کے پاس آئی جلدی سے اپنے دو تین ڈریسز پیک کر وہ ہم کہیں باہر جا رہے ہیں۔ وہ جلدی جلدی اپنا سامان پیک کرتے ہوئے اسے دیکھ کر بولا۔

کہاں آرزو نے پوچھا۔۔۔

سوال مت پوچھو جو کہا ہے وہ کرو۔

لیکن پھر بھی وہ ہلکا سا منمنائی نہ جانے اس کے سامنے اس کی آواز کہاں چلی جاتی تھی۔ تم سمجھ لو ہم بنیمون پے جا رہے ہیں عون شررات سے آنکھ دبا کر بولا لیکن اس کے ماتھے پر پسینہ دیکھ کر ہنسنے لگا۔

یار ایک کام ہے جس کی وجہ سے شہر سے باہر جانا پڑے گا

ڈی سی پی سر نے میری کوئی بھی بات نہ ماننے کی قسم کھا رکھی ہے لیکن جب ان کو بتایا کہ ابھی ابھی میری شادی ہوئی ہے تو انہوں نے مجھ پر تھوڑا سا ترس کھاتے ہوئے اپنی بیوی کو ساتھ لے جانے کا آرڈر دے دیا ہے۔ اب جلدی سے اپنا سامان پیک کرو اور تم سمجھ لو کہ تمہیں دیا ہوا میرا وقت ختم ہو گیا۔

ویسے بھی میری جان تمہاری اٹھاریں برتھ ڈے گزرے ہوئے بھی آج
آٹھواں دن ہے۔

اور تمہیں دیکھتے ہوئے میں نے یہی اندازہ لگایا ہے کہ تم خود سے مجھے اپنے پاس نہیں بلاؤ گی مجھے یہ کام بھی خود ہی
کرنا ہو گا۔

اب تمہاری اجازت مجھے بڑھاپے میں ملے گی اور اتنی دیر میں تمہارے بغیر رہ نہیں سکتا۔
عون کے کہنے کی دیر تھی کہ آرزو کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی۔

آرزو تم ٹھیک تو ہو تمہارے ماتھے پے اتنا پسینہ کیوں آرہا ہے وہ اس کا پسینہ اپنے ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے
پوچھنے لگا۔

اواچھا اب میں سمجھا۔۔ میری جان اب میں کیا کروں۔ تم خود تو مجھے اپنے پاس کبھی بلاؤ گی نہیں اور میرے
آنے پہ تمہارے اس طرح سے پسینے چھوٹ رہے ہیں۔

اب اگر مجھے تھوڑی سی بھی امید ہوتی تمہاری طرف سے کسی بلاوے کی تو میں صبر کرتا۔ لیکن تمہاری یہ شرم و حیا
میری ساری امیدوں پر پانی پھیر رہی ہے۔

سو بی ریڈی۔۔ وہ آنکھ دبا کر پھر سے سامان پیک کرنے لگا۔

گھر والوں سے کیا کہیں گے آرزو نے اپنی طرف سے بہانہ سوچا تھا
میں کسی کا جواب دہ نہیں۔ وہ مسکرا کر کہتے باہر جانے لگا۔

میں کچھ چیزیں لے آؤں تب تک تم اپنی تیاری کر کے رکھنا۔ تمہارے پاس ٹھیک پندرہ منٹس ہیں جب میں آؤں تو مجھے گیٹ پر ملو۔ وہ جاتے جاتے بھی اس کے لبوں پر اپنی پیار کی نشانی چھوڑ گیا۔

اب اس کی وجہ سے 15 منٹس ہی ویسٹ مت کر دینا اس کا اشارہ اس کے لبوں پر اپنی محبت کی مہر پر تھا۔ جبکہ آرزو کی حالت پندرہ منٹس ضائع کرنے والی ہی ہو گئی تھی

دیدار_عشقم

ارتج_شاہ

قسط_18

بھوپو پلیز میری مدد کریں عون جی مجھے اپنے ساتھ پتہ نہیں کہاں لے کر جا رہے ہیں۔ آرزو نے عون کے آنے سے پہلے ہی زبیدہ بیگم کو کچن میں جالیا کہاں لے کے جا رہا ہے وہ تمہیں زبیدہ بیگم نے مسکراتے ہوئے پوچھا

لیے

پتا نہیں بس ابھی کہہ کے گئے ہیں اپنا سامان پیک کرو ہم کچھ دنوں کے

باہر جا رہے ہیں ہنی مون پر

وہ تیز تیز بولتی اینڈ پے سلو ہو گئی۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے اور تم ایسے گھبرا کیوں رہی ہو۔

جاو اپنا سامان پیک کرو۔

لیکن پھوپو میرا کالج میری پڑھائی آرزو نے جلدی سے بہانہ بنانے کی کوشش کی۔

کل سرکاری چھٹیاں ہو جائیں گے۔ ہانیہ جلدی سے بولی۔

آرزو نے ایک نظر اپنی بے رحم جلیٹھانی کی طرف دیکھا۔

پھوپو پلیز آرزو نے معصوم بے بس شکل بنا کر اپنی پھوپو کو دیکھا۔

جب باہر سے عون کے گاڑی کی آواز آئی۔

پھوپو پلیز کچھ کریں عون جی واپس آگئے ہیں۔

آرزو نے زبیدہ بیگم کے دونوں ہاتھوں سے بازو پکڑتے ہوئے کہا۔ تو زبیدہ بیگم مسکرانے لگی۔

جلدی جاؤ آرزو عون باہر انتظار کر رہا ہے۔

زبیدہ بیگم نے کہا

ظالم پھوپو وہ منہ بناتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف جانے لگی



تقریباً دس منٹ کے بعد وہ اپنا سامان پیک کر چکی تھی
اتنی دیر لگادی آرزو میں نے صرف دو جوڑے پیک کرنے کا بولا تھا۔

عون نے اس کا بیگ اٹھاتے ہوئے اسے نیچے آنے کا اشارہ کیا تو وہ آہستہ آہستہ بیڑھیاں اترتے نیچے آئی۔
میں آپ کو اس چیلنگ کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گی ہانیہ آپنی۔ وہ منہ بنا کر باہر جا رہی تھی۔
بس مجھے میرے دیور کا بہت خیال رہتا ہے۔ ہانیہ شرارت سے کہتی ہوئی اندر چلی گئی۔
وہ پھوپھو کے سامنے رکی جب عون نے اس کا ہاتھ تھام لیا
ہم صرف دو دن کے لیے جا رہے ہیں کوئی آنسو بہانے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہاری رخصتی نہیں کر رہا یہاں
سے۔

عون اونچی آواز میں کہتے اسے اپنے ساتھ لے گیا۔
عون نے اسے اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھایا اور اس کا بیگ ڈیگی میں رکھ دیا۔
اتنی گھبراہٹ کیوں رہی ہو میرے ساتھ آنے پر میں شوہر ہوں تمہارا۔ اس طرح سے تم مجھ سے ڈر کیوں رہی
ہو آرزو۔

اب تو ہم میں سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے نہ اس سے زیادہ خود کو یقین دلاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔
جی عون جی میرا ایسا کوئی۔ وہ بس اتنا ہی بول پائی
ہاں جانتا ہوں تمہارا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا۔
عون ہنستے ہوئے بولا

سفر کے دوران وہ بار بار اس سے کبھی کچھ کھانے کا بولتا تھا کبھی کچھ۔

لیکن اس نے کچھ نہیں کھایا یہاں تک کہ لنچ تک نہیں کیا

ہم بس تھوڑی دیر میں پہنچ جائیں گے

دراصل ہم کراچی جا رہے ہیں۔ ویسے تو میں فلائٹ میں جانے والا تھا لیکن تمہارے پاس پاسپورٹ نہیں ہے اسی لئے اس طرح سے جا رہے ہیں۔

آپ اکیلے چلے جاتے۔۔ آرزو نے حل پیش کیا

اب اکیلے جانے میں کیا مزہ اب بندہ شادی شدہ ہے عون مسکراتے ہوئے بولا۔

ویسے بھی جس کے پاس اتنی حسین بیوی ہو اسے اکیلے بالکل نہیں رہنا چاہیے



یہاں دو ہی کمرے تھے اور ایک چھوٹا سا کچن۔

www.urdu novels mania.com

پورا فلیٹ ہی بند تھا

سیدھے چلتے ہوئے اس نے اندازہ لگالیا تھا کہ گھر ضرورت سے زیادہ صاف ستھرا ہے

تھوڑا گندا ہے لیکن ہم نے کون سا ساری زندگی یہاں رہنا ہے۔

عون نے صفائی پیش کرتے ہوئے کہا

جن نظروں سے وہ اس کو دیکھ رہی تھی عون اس گھر کی گندگی دیکھ کر تھوڑا سا شرمندہ ہو گیا تھا

بولا بھی تھا صاف کروادینا پھر بھی کہنے نے صاف نہیں کروایا۔

وہ بڑبڑاتا ہوا آگے بڑھا اور ایک کمر اکھولا۔

پورے گھر کی بانسبت یہ تھوڑا صاف تھا لیکن یہاں بھی جگہ جگہ سگریٹ کے ٹکڑے پڑے تھے۔

دراصل یہ بہت سارے لوگوں کے استعمال میں رہا ہے ہم سے پہلے کچھ لوگ اس فلیٹ میں رہتے تھے

اس لئے اس کا حال قابل قبول نہیں ہے۔

لیکن اب یہ لوگ چلے گئے ہیں صبح میڈ آئے گی سب کو صاف کر دے گی۔

اب تو بہت وقت ہو گیا ہے

میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو لاتا ہوں تب تک تم ریٹ کرو۔ تمہیں اکیلے ڈر تو نہیں لگے گا۔

عون نے جانے سے پہلے پوچھا۔

نہیں آپ جانیں میں نہیں ڈروں گی ابھی تو بہت روشنی ہے

ٹھیک ہے میں جلدی واپس آجاؤں گا وہ اسے چھوڑ کر کھانا لانے گیا

www.urdu novelsmania.com

آرزو نے ایک نظر پورے فلیٹ کو دیکھا جو واقع ہی ان کے رہنے کے لائق تو ہر گز نہیں تھا عون کا کیا ہے۔ وہ تو

جیسے تیسے گزارہ کر لیتے ہیں۔ لیکن میں یہاں نہیں رہ سکتی آرزو نے دل ہی دل میں سوچتے ہوئے جھاڑوا اٹھایا



عون جلدی جلدی کے چکر میں بھی ایک گھنٹہ لگا کے آیا تھا جب اس نے سیڑھیوں پر پہلا پیر رکھا۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ آرزو اپنا کام کر چکی ہے۔

صاف

مجال ہے یہ لڑکی تھوڑی دیر آرام سے بیٹھ جائے صبح میڈ نے آکر ویسے بھی کر ہی دینا تھا۔

وہ بڑبڑاتے ہوئے بولا

میں نے کہا تو تھا صبح میڈ آجائے گی پھر تم کیوں بیکار میں یہ سب کچھ کام کرتی رہی میں نے تمہیں ریسٹ کرنے کو کہا تھا وہ کمرے میں آیا تو سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گیا۔

آرزو بیڈ پر لیٹی دنیا جہان سے بیگانہ تھی۔

عون مسکراتے بنا نہ رہ سکا

سارا دن سفر میں اور اب اس گھر کی صفائی میں بیچاری بہت تھک چکی تھی۔

عون کچن میں آیا جو پہلے سے کافی بہتر اور صاف ستھرا لگ رہا تھا یقیناً وہ ابھی ہی سوئی تھی ورنہ جو حال وہ اس کچن کا دیکھ کر گیا تھا اتنی جلدی تو یہ صاف ہونا نہیں تھا۔

عون نے ڈش میں کھانہ نکالا اور ٹرے میں رکھ کر کمرے میں آگیا۔

آرزو اٹھو کھانا کھا لو پھر آرام سے سو جانا وہ اسے پیار سے جگاتے ہوئے بولا۔

آج کے بعد یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کل سے میڈ آئے گی سارے کام وہ کرے گی تمہیں یہاں اپنا خیال رکھنے کے لئے لایا ہوں گھر چمکانے کے لئے نہیں۔

وہ اسے اپنے ہاتھوں سے کھلاتے ہوئے بولا۔

کیوں عون جی آپ کو پسند نہیں آئی گھر کی صفائی وہ معصومیت سے پوچھنے لگی

پسند آئی بہت پسند آئی لیکن تمہیں یہ سب کام کرنے کے لئے میں نہیں لایا یہاں میں تمہیں یہاں لایا ہوں تاکہ ہم تھوڑا وقت ایک دوسرے کے ساتھ گزار کر ایک دوسرے کو سمجھے تاکہ ہماری آنے والی زندگی خوبصورت ہو۔

اس لئے آج کے بعد میں تمہیں ان سب کاموں میں الجھا ہوا نہ دیکھوں آج کی میں سمجھ رہا ہوں تمہیں گند میں رہنے کی عادت نہیں ہے۔

لیکن آئندہ تم کسی کام کو ہاتھ نہیں لگاؤ گی نا یہاں اور نہ ہی گھر جا کے۔
انی بات سمجھ میں عون مسکراتے ہوئے سمجھانے لگا تو آرزو نے مسکرا کر ہاں میں گردن ہلا دی جبکہ عون کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلانے سے روکنے کی کوشش کی۔

کیا مسئلہ ہے میں کھلا رہا ہوں نہ عون نے اس کا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے کہا
آپ خود بھی تو کھائیں۔ وہ پھر ہلکا سا منمنائی تو وہ ہنسنے لگا

میں تمہیں کھلا رہا ہوں تو تمہیں مجھے کھانا چاہیے عون نے شرارت سے کہا۔
او شرمنا بند کرو اور مجھے کھانا کھانا شروع کرو اب کی بار عون نے حکم دیا تھا۔
جس پر تھوڑا گھبراتے تھوڑا شرماتے ہوئے آرزو نے عمل کرنا شروع کر دیا
پھر عون نے اسے سونے کے لئے بولا تو وہ فوراً لیٹ گئی۔

عون اس پر کمبل ٹھیک کر تا دوسری سائیڈ آگیا



عون صرف تھوڑی دیر کے لئے اپنے کام پر گیا تھا اس کے بعد گھر آکر
باہر گھمانے لے گیا۔

اس سے پہلے وہ کراچی کبھی نہیں آئی تھی اتنا بڑا شہر اور اتنے سارے لوگ دیکھ کر آرزو کو مزہ آ رہا تھا۔
لیکن عون کی باتیں اسے شرماتے پر مجبور کر رہی تھی۔

آج اس نے دل سے دعا مانگی کہ وہ صرف اسی کا ہو جائے وہ جو کچھ تانیہ کے بارے میں کہتا ہے سب کچھ سچ ہو

اس کے ساتھ گھومتے پھرتے تانیہ کو بالکل ہی فراموش کر چکی تھی۔
پتا تھا تو بس اتنا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ ہے۔

کھانا ان دونوں نے باہر سے کھایا تھا عون نے ایک بار اس سے اس کی مرضی پوچھ کر اپنا فرض نبھایا پھر اپنی
مرضی سے کھانا لا کر زبردستی اسے بھی کھلایا اور یہ بھی کہہ دیا کہ آج سے تم نے یہی کھانا ہے اور یہی کچھ تمہاری
پسند ہوگی۔

جبکہ عون کا اس طرح سے حق جتنا حکم چلانا اسے بہت اچھا لگ رہا تھا



تمہاری پڑھائی کیسی جارہی ہے گھر آکر اس نے پوچھا۔
بہت اچھی آرزو نے مسکرا کر کہا۔

مطلب پڑھائی کرنا بہت پسند ہے تمہیں اسی لئے اتنی مسکرا مسکرا کر

جواب دے رہی ہو ورنہ صبح سے تم نے ایک بار بھی مسکرا کر جواب نہیں دیا۔

اس کا مطلب ہوا کہ تم پڑھائی میں بہت اچھی ہو لائق اسٹوڈنٹ ہو۔

عون کے کہنے پر وہ پھر سے مسکرائی تھی۔

میں بہت اچھی اسٹوڈنٹ ہوں اور بہت لائق بھی میں نے میٹرک میں پورے سکول سے ٹاپ کیا تھا آرزو نے

خوشی خوشی بتایا۔

تو عون مسکرا دیا

اچھی بات ہے ویسے بھی مجھے پڑھی لکھی لڑکیاں بہت پسند ہیں

اور اب سے تمہیں کالج چھوڑنے میں جایا کروں گا وہ آخر تمہاری سہیلیوں کو بھی پتا چلے گا تمہارا ہسبنڈ کتنا بینڈ سم

ہے عون نے اپنے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

اگر آپ مجھے چھوڑنے چلیں گے تو میں آپ کو کالج سے باہر سے ہی واپس بھیج دیا کروں گی کوئی آپ کو دیکھے گا ہی

نہیں تو کسی کو پتہ ہی نہیں چلے گا کہ آپ اتنے بینڈ سم ہیں آرزو نے اپنی طرف سے سمجھ داری کا ثبوت دیا تھا۔

کیا بات ہے بیوی اپنا نہ سہی باقی لڑکیوں کا ہی بولا ہونے دو تم نے تو قسم کھا رکھی ہے کہ میرے پاس نہیں

آنا کسی اور کو تو میرے پاس آنے دو۔

عون نے اس کا ہاتھ تھام کے اسے اپنی طرف کھینچ کر کہا۔

وہ چائے بناتی ہے۔۔۔ آرزو نے بہانہ بنایا

نہیں میری جان تمہیں چائے نہیں بنانی تمہیں مجھے بیوقوف بنانا ہے۔
جاؤ بناؤ وہ اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے بد مزہ اہوا جبکہ آرزو آزادی ملتے ہی کچن کی طرف بھاگ گئی



چھوٹی چھوٹی باتوں ننھی ننھی شرارتوں میں یہ تین دن کیسے گزر گئے ان دنوں کو پتہ نہ چلا۔
ان تین دنوں میں آرزو کو لگا کہ وہ ایک الگ جہان میں ہے۔
عون کے ساتھ گزارہ یہ وقت آرزو ہمیشہ یاد رکھے گی۔
اس الگ دنیا میں عون نے اسے بہت خوشیاں دیں تھیں۔
اور جس چیز نے اسے سب سے زیادہ خوش کیا تھا وہ تادمیہ کی کال کو انگور کرنا۔
تقریباً مسلسل ہی وہاں عون کا فون بجاتا رہا۔

لیکن وہ اسے انگور کیے بس اپنی آرزو میں ہی کھویا ہوا تھا۔
گھر واپس آکر وہ بہت خوش تھی۔

www.urdu novels mania .com

ہانیہ اسے عون کے نام سے چھڑتی تو کبھی پوچھتی کہ وہاں کیا کیا ہوا۔
جبکہ کچھ بھی نہ ہونے کے باوجود بھی آرزو بس شرمائے جا رہی تھی۔
لیکن عون کے ساتھ کی خوشی کوئی بھی اس کے چہرے پر دیکھ سکتا تھا۔



وہ کمرے میں آئی تو عون کا فون بج رہا تھا فون پر تادمیہ کا نام دیکھ کر اسے غصہ آنے لگا

عون اسے اس حد تک اگنور کر رہا ہے لیکن پھر بھی بے شرمیوں کی طرح اسے فون کر رہی تھی۔

پہلے تو تادمیہ اس کے ساتھ جیسے بھی کرے جتنا بھی برا کرے جو بھی زیادتی کرے لیکن کبھی بھی وہ اسے اتنی بری نہ لگی تھی جتنی اس کے شوہر کے ساتھ نام جوڑنے کے بعد لگی۔
اس نے عون کے ساتھ ایک نئی زندگی شروع کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور اس فیصلے میں تادمیہ کی کوئی جگہ نہیں نکلتی تھی۔

مسلسل فون بچے جا رہا تھا آج اس نے تادمیہ سے آخری بار بات کرنے کا فیصلہ کیا فون اٹھا کر اس سے پہلے کہ وہ اس سے کچھ کہتی وہ روتے ہوئے بولنے لگی۔
آرزو تم اپنی بہن کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم اب تک میرے کیسے کا بدلہ لے رہی ہو مجھ سے۔

تم اتنی ظالم کیسے ہو سکتی ہو آرزو تمہارا دل تو اتنا نرم تھا۔
تم اتنی ظالم کیسے بن گئی کہ تمہیں اپنی بہن پر ترس نہیں آتا۔ تادمیہ بلک بلک کر روتے ہوئے بولی۔
جبکہ اس کے اس طرح سے رونے پر آرزو کو رونہ آنے لگا
تبھی عون نہا کر باہر نکلا

اسے اس طرح سے روتے ہوئے اپنا فون اس کے کان کے ساتھ لگا ہوا دیکھ کر وہ کھٹکا اور اس کے قریب آ کر کھڑا ہوا

اسے کہو کہ آج کے بعد میرے شوہر کو فون نہیں کرنا عون اس کے قریب آکر بولا۔

وہ بہت زیادہ رو رہی ہیں آرزو نے روتے ہوئے فون اس کی طرف بڑھایا لیکن عون نے لینے سے انکار کر دیا اسے کہو کہ آج کے بعد یہ تمہارے شوہر کو فون نہیں کر سکتی اسے منع کرو بولو اسے کہ میں تمہارا شوہر ہوں کسی دوسری عورت کا مجھ پر کوئی حق نہیں عون غصے سے کہہ رہا تھا میں یہ نہیں کہہ سکتی وہ بہت زیادہ رو رہی ہیں آرزو نے فون اس کی طرف بڑھانا چاہا۔ کہو آرزو رو نہ میں تمہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا وہ غصے سے بول رہا تھا کہو آرزو رو نہ میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا اس کا غصہ دیکھ کر آرزو کو رونا آنے لگا جبکہ عون دروازے کی طرف بڑھ چکا تھا اسے جاتا ہوا وہ دیکھ نہیں سکتی تھی لیکن اپنی بہن کا مزید دل بھی دکھا نہیں سکتی تھی

تمہیں اپنی بہن سے مجھ سے زیادہ محبت ہے عون نے دروازے کھولا جب اسے اپنے کانوں میں آواز سنائی دی بس بہت ہو گیا آپ آج کے بعد آپ میرے شوہر کو فون نہیں کریں گی شرم مجھے نہیں آپ کو نہیں چاہئے غیر مرد سے بات کرتے ہوئے آپ کو شرم نہیں آتی آپ کو اپنی بہن کے شوہر کے بارے میں ایسا کہتے ہوئے آج کے بعد میرے شوہر کو فون کرنے سے پہلے ہزار بار سوچئے گا وہ روتے ہوئے کہتی فون بند کر چکی تھی جبکہ تادمیہ پریشان اپنے فون کو دیکھ رہی تھی۔

عون نے مسکرا کر دروازہ بند کر دیا

اور آہستہ آہستہ پلٹ کر اس کے پاس واپس آیا۔

بہت وقت ضائع کر دیا ہے تم نے آرزو اب میں مزید تم سے دور نہیں رہ سکتا وہ اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے بولا اور استحقاق سے بھرپور مہر اس کے لبوں پر ثبت کر دی۔

آج میں ساری دوریاں مٹا دینا چاہتا ہوں۔

تاکہ کوئی تادمیہ ہمارے بیچ نہ آئے

میں صرف تمہارا بن کے رہنا چاہتا ہوں وہ اسے اپنی باہوں میں بھرے بیڈ پر اٹھالیا

آج تمہاری اس بات نے تمہاری رضامندی کا ثبوت دیا ہے آرزو یہ تو میں پہلے دن ہی سمجھ لیا تھا کہ تم خود سے کبھی مجھے اپنے قریب نہیں بلاؤ گی۔

اور اب تم سے دور رہنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں۔

آئی لویو۔ وہ اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے بولا جب آرزو نے اپنا آپ اس کو سوچتے ہوئے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا

www.urdu novelsmania.com

عون نے اسے اپنی باہوں میں بھرتے اپنا تحفظ فراہم کیا



آنکھ کھلی تو اس نے عون کو اپنے بالکل قریب دیکھا۔

شرم سے نظر اٹھانا مشکل لگ رہا تھا ایک شرمیلی سی مسکراہٹ نے اس کے لبوں پر جگہ بنائی۔

وہ اس کے قریب سے اٹھ کر جانے لگی جب عون نے اسے پھر سے اپنی طرف کھینچ لیا۔

عون جی۔۔ وہ بے ساختہ بولی

ہائے میں صدقے۔ پہلے ہی دن مار ڈالو گی کیا ہو وہ اس کی شرم حیا دیکھتے ہوئے بولا۔

بہت جلدی تمہیں لے جاؤں گا یہاں سے اپنا گھر بنا رہا ہوں ہم اپنے گھر میں بہت خوش رہیں گے آرزو میں تمہیں سب سے بہت دور لے جاؤں گا وہ اس کا سراپنے سینے پر رکھتے ہوئے بولا جبکہ آرزو کو اس کی ایک بھی بات سمجھ نہ آئی تھی

ہم کہاں جائیں گے عون جی وہ اس کے سینے میں سر چھپائے بولی
ان سب لوگوں سے بہت دور ہم اپنا گھر بنائیں گے الگ دنیا بنائیں گے۔
جہاں پر صرف میں اور تم ہوں گے۔ عون نے مسکرا کر اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے
جبکہ آرزو کی سوچیں وہیں تک تھم چکی تھی۔

اس کی ماں آرزو سے امیدیں لگا کے بیٹھی تھی کہ انکا بیٹا ان سے بات کرنے لگے گا ان سے پیار کرنے لگے گا ان کی مجبوری کو سمجھنے لگے گا اور یہاں عون ان کو چھوڑنے کے بارے میں سوچ رہا تھا



#دیدار۔ عشقم

#ارج شاہ

نہیں میں نہیں جاؤں گئی آپ جلدی واپس آجائے گا پھوپا ابھی تھوڑی دیر میں عون واپس آنے والے ہونگے۔
پھر آپ کو تو پتا ہے مجھے گھر میں نہ دیکھ کر انہوں نے غصہ کیا تو۔

آرزو کا دل تو بہت چاہ رہا تھا شادی پہ جانے کا۔

لیکن عون صرف اسے اپنے ساتھ ہی باہر لے کے جانا تھا اسے پسند نہ تھا کہ وہ کسی اور کے ساتھ زیادہ ٹائم گزارے

وہ تو اکثر گھر آکر اسے باقیوں سے بات کرنے پر بھی منع کر دیتا۔

باہر بارش ہونے والی ہے اپنا دھیان رکھنا۔

ہم لوگ جلدی واپس آجائیں گے چھٹیوں کی وجہ سے ان کی ساری بہو اپنے اپنے مائے گئیں ہوئیں تھیں۔

آج کل صرف آرزو ہی گھر پہ تھی۔

پھوپا نے تو اسے کہا تھا کہ تایا ابو سے مل آؤ لیکن عون کی اجازت نہ ملی وہ اسے تادمیہ کی طرف نہیں جانے دینا

چاہتا تھا۔

وہ تادمیہ کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا تھا اور نہ اس کا سایہ اپنی زندگی پر پڑنے دینا چاہتا تھا۔

اتنی بے عزتی کے باوجود بھی تادمیہ نے اسے فون کرنا نہ چھوڑا تھا وہ اکثر فون کرتی۔

عون ابھی دو دن پہلے ہی اس کے لئے فون لایا تھا وہ جب بھی فون کرتا گھر میں کوئی نہ کوئی اٹھاتا جس کی وجہ سے اسے غصہ آجاتا

اسی لیے وہ آرزو کے لئے الگ سے فون لایا تھا کہ جب اس کا دل چاہے اس سے بات کر سکے۔
عون کے ساتھ اس کے دن رات کسی حسین خواب کی طرح گزر رہے تھے۔

عون کی محبت نے اسے بہت بدل دیا تھا لیکن عون کے سامنے وہ اب بھی ویسی ہی تھی وہ اس کی نظروں سے بھی شرماتا۔

عون کی نظر میں اسے اپنا آپ خوبصورت لگنے لگا عون کی پیار لٹاتی نظریں اسے دن بادن خوبصورت بناتی جا رہی تھی۔

www.urdu novelsmania.com

ہر دن عون کا ایک نیا انداز تھا وہ ہر طریقے سے اسے سرباتا۔
وہ سراپائے عشق بنا اس پر اپنی محبت کی برسات کر رہا تھا اور آرزو ہر منفی سوچ بھلا کے صرف اور صرف عون کی محبت میں ڈوب چکی تھی



کیا کر رہی ہو عون جی کی جان۔ عون نے فون کر کے پوچھا۔
میں آپ کیلئے اسپیشل کچھ بنا رہی ہوں۔ وہ شرماتے ہوئے بولی۔

مطلب کے آج اتنی ساری پلٹن میں کسی کو میری یاد آگئی۔

آپ گھر والوں کو پلٹن کیوں کہتے ہیں۔ آرزو کو اچھا نہ لگا۔

اب اتنے سارے ہجوم کو پلٹن نہیں تو کیا بولوں گا۔

ہر وقت میری بیوی پر قبضہ کیے رہتے ہیں مجال ہے جو اسے تھوڑی دیر کے لیے سکون کی سانس لینے دیں۔

خیر چھوڑا نہیں تم سناؤ۔ آج رات کا کیا پلان ہے۔

کوئی پلان نہیں ہے عون کی بات ادھوری تھی کہ آرزو جلدی سے بول پڑی۔

میرا مطلب ہے اب اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے۔

کوئی پلان بنانے کی ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ آج میرا پلان ہے عون اس کی بات پر ہستے ہوئے بولا۔

بارش کا موسم ہے اگر بارش نہ ہوئی تو شام کو کہیں باہر چلے گے اور اگر بارش ہوئی تو اسی بارش میں بھیگے گے کیا

خیال ہے۔۔۔ وہ اپنا پلان بناتے اس سے پوچھنے لگا۔

نہیں ہم کہیں باہر نہیں جاسکتے

عون جی مجھے بارش سے بہت ڈر لگتا ہے بارش نہ بھی ہوئی تو بجلی ضرور کڑ کے گی پلیرز آپ جلدی گھر آجائیں آج تو

گھر پر بھی کوئی نہیں ہے آرزو نے جلدی سے بتایا۔

گھر میں کوئی نہیں ہے کیوں کہاں گئی ہے ساری پلٹن عون نے پوچھا۔

عون جی آپ بار بار سب گھر والوں کو پلٹن تو نہ کہیں۔ آرزو کو پھر بڑا لگا تھا۔

والوں

اچھا نہیں کہتا تمہیں بجلی کڑکنے سے ڈر کیوں لگتا ہے وہ اس وقت گھر کے بارے میں بات ہر گز نہیں کرنا چاہتا تھا۔

پتا نہیں پر جب بجلی کڑکتی ہے نہ تب میرے ہاتھ پیر کا پنے لگتے ہیں دل بھی زور سے دھڑکنے لگتا ہے۔ اور بہت ڈر لگتا ہے۔ آرزو نے بتایا۔

میری جان تم بھی نہ عام لڑکیوں جیسی ہی ہو بارش بھی کوئی ڈرنے والی چیز ہے۔

انتاپیار اور حسین موسم ہوتا ہے اور سنو ایسے موسم میں بہانے نہیں کرنے چاہیے شوہر کو خود سے دور نہیں رکھنا چاہیے۔ عون شرارت سے کہتا اسے شرممانے پر مجبور کر گیا

اب میں جلدی گھر آؤنگا تو مجھے کیا ملے گا میرا مطلب ہے میں تمہارے ڈر کی وجہ سے اپنا سارا کام کاج چھوڑ کر تمہارے پاس آؤں گا تو تمہیں بھی میرے پاس آنا پڑے گا۔ وہ ابھی بھی باز نہ آیا۔ عون جی۔

میری جان بھی صدقے تھوڑا سا کام ہے پنپنا کے آتا ہوں۔

سنو میرے آنے سے پہلے میرا ایک کام کر دینا عون فون رکھنے سے پہلے کہا۔

جی عون جی بولیں نہ آرزو نے تابعدار بیوی کی طرح کہا۔

میرے آنے سے پہلے ریڈ ڈریس پہن لینا۔ عون نے کہا تو آرزو شرمادی۔

اور وہ جانتی تھی عون کا ارادہ اسے شرممانے پر ہی مجبور کرنا ہے۔



انتائام ہو گیا عون جی ابھی تک نہیں آئے اب تو اندھیرا ہونے والا ہے
پھوپھو نے تو کہا کہ آنے میں دیر ہو جائے گی لیکن عون جی تو آنے والے تھے۔

اس نے کھانے میں ساری ڈش عون کی پسند کی بنائی تھی لیکن عون تھا جو آنے کا نام بھی نہیں لے رہا تھا۔
یا اللہ بارش بھی شروع ہو گئی پلیر بجلی مت کڑ کا نیے گا وہ دعائیں مانگتی اپنے کمرے میں جانے لگی جب آسمان
سے بجلی کی کڑک کے ساتھ اس کی چیخ نکلی۔

جلدی سے بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں آئی اور دروازہ اندر سے بند کر کے بیٹھ گئی۔

اب تو بجلی بھی کڑکنے لگی ہے عون جی کہاں رہ گئے اس نے جلدی سے فون اٹھایا اور عون کو فون کرنے لگی۔
بیل مسلسل جا رہی تھی اور عون فون نہیں اٹھا رہا تھا۔
عون جی پلیر فون اٹھائیے۔

بہت کوشش کے بعد بھی فون نہ لگا اور ایک بار پھر سے بجلی کڑکنے لگی اور اس بار بجلی کڑکنے کے ساتھ لائٹ
بھی چلی گئی۔

اب تو آرزو کو رونا آنے لگا ڈر کے مارے اس کے ہاتھ پیر بھی کانپنے لگے۔

تھوڑی دیر کے بعد اسے محسوس ہوا جیسے بجلی کی کڑک اس کے کمرے کی کھڑکی تک پہنچی ہے۔

اسے لگا کہ اب بھی بجلی کڑکے گی اور اگلی بار اسے آگ لگ جائے گی وہ بچپن سے ہی بجلی سے بہت ڈرتی تھی۔
اور تائی امی اسے اور ڈراتی۔

گھر میں تو وہ ہمیشہ تایا ابو کے پاس رہتی ایسے موسم میں۔
اور وہ اسے اپنے سینے سے لگا کر یہ سمجھاتے کہ بجلی سے کچھ نہیں ہوگا۔
اور پھر تائی امی اسے ڈرتے ہوئے دیکھ کر ایسے واقعات سناتی جن میں بجلی گرنے کی وجہ سے لوگ جل کر مر گئے۔

اب ان میں کتنی سچائی ہوتی یہ تو وہ نہیں جانتی تھی لیکن یہ ڈر بچپن سے ہی اس کے دل میں بیٹھا تھا
بارش کے ساتھ اس کے رونے میں بھی شدت آنے لگی وہ اپنے کمرے سے باہر نکل کر سیڑھیوں کے نیچے بیٹھ
گئی جہاں بالکل اندھیرا تھا اور بجلی کڑکنے سے وہاں پر روشنی نہیں پہنچتی تھی۔
لیکن آواز کی وجہ سے اسے ابھی بھی رونا آ رہا تھا۔



عون جلدی گھر جانا چاہتا تھا لیکن اچانک میٹنگ کی وجہ سے اسے روکنا پڑا اور فون بھی سائیلنٹ پر لگانا پڑا۔
اب میٹنگ ختم ہوئی تو وہ جلدی سے گھر پہنچنا چاہتا تھا۔
رات کے ساڑھے آٹھ بج چکے تھے۔

اس نے آرزو کا نمبر ملایا لیکن بار بار فون کرنے پر بھی نمبر نہ لگا پتہ نہیں آرزو فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی۔
سوچتے ہوئے اس نے گھر کی راہ لی۔

اسے آرزو کی ڈروالی بات یاد آئی تو وہ زبیدہ کو فون کرنے لگا۔
ہاں عون بیٹا اپنے فون پر عون کا فون آتا دیکھ کر زبیدہ کو بہت خوشی ہوئی۔

سوال آپ گھر پے ہیں یا ابھی شادی والے گھر پے ہیں اس نے جلدی سے اپنا پوچھا۔

بیٹا بارش بہت تیز شروع ہو گئی تھی میں نے سوچا بارش زرا کم ہو جائے تو پھر نکلتے ہیں زبیدہ ابھی بول رہی تھی کہ عون نے فون بند کر دیا اور گاڑی کی سپیڈ بڑھادی۔

آئی ایم سوری میری جان میں بہت کوشش کے باوجود بھی جلدی نہیں آسکا۔

اس نے جلدی سے میسج ٹائپ کیا اور آرزو کے نمبر پر سینڈ کیا۔ اسے لگتا شاید آرزو اس سے ناراض ہو گئی ہے لیکن اب بھی کوئی رپلائی نہ آیا۔

تو اس نے گاڑی کی سپیڈ مزید بڑھادی۔

آدھے گھنٹے کا راستہ اس نے دس منٹ میں طے کیا تھا۔



وہ کافی دیر سے بیل بجا رہا تھا لیکن اندر سے کوئی جواب نہ آیا پھر اسے لگا کر شاید بجلی نہیں ہے کیونکہ ہر طرف اندھیرا چھا چکا تھا۔

اور بجلی نہ ہونے کی صورت میں ان کے گھر کی بیل نہیں بجتی تھی۔

بجلی نہیں ہے یو پی ایس کس بے وقوف نے آف کیا۔

اس نے سوچتے ہوئے دوبارہ سے آرزو کا نمبر ملایا جونج کج کر بند ہو گیا اور کوئی جواب نہ ملا۔

بارش اپنی شدت پکڑے ہوئے تھی۔

اس نے زور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا۔

لیکن بے سود اب بھی اسے کوئی جواب نہ ملا۔

اب اسے آرزو کی فکر ہونے لگی۔

اس گھر میں دو نوکرانیاں کام کرتی تھی

لیکن وہ بھی چھ بجے اپنا کام ختم کر کے اپنے اپنے گھر چلی جاتی۔

اب عون کے پاس دیوار پھلانگنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ تھا۔

اس نے بڑی مشکل سے دیوار پھلانگی اور اپنے کمرے کی طرف بھاگا۔

لیکن آرزو یہاں بھی نہ تھی وہ پورے گھر میں اسے تلاش کرنے لگا۔

جب وہ سیڑھیوں کے نیچے خود میں سمٹی اپنے کانوں پر زور سے ہاتھ رکھے رو رہی تھی۔

عون جلدی سے اس کے قریب آیا اور اسے اپنے سینے سے لگایا اس کے سینے سے لگتے ہی وہ بلک بلک کر رونے لگی۔

www.urdu novels mania .com

ایم سوری آرزو میں جلدی آنا چاہتا تھا لیکن نہیں آسکا۔ پلیز رو نایبند کرو وہ اسے اپنے ساتھ لگائے چپ کروانے لگا۔

بہت برے ہیں آپ کبھی بات نہیں کروں گی آپ سے نہیں چاہیے مجھے آپ کا ساتھ بہت گندے ہیں آپ۔ وہ

مسلسل اپنے نازک ہاتھوں سے اس کے سینے پر مکے مارتے اس کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔

ڈر کی وجہ سے اس کا پور پور کانپ رہا تھا

عون کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا۔

ساتھ

بس میری جان آئندہ یہ غلطی نہیں ہوگی پلیز تم رونا بند کرو وہ اسے اپنے
بھیجے مسلسل چپ کرو آنے کی کوشش کر رہا تھا۔

وہ اسے ایسے ہی روتے ہوئے اٹھا کر اپنے کمرے میں لے آیا۔
آئی پرومیں آئندہ کبھی یہ غلطی نہیں کروں گا۔

اس موسم میں کبھی تمہیں اکیلا نہیں چھوڑوں گا مجھے سچ میں نہیں پتا تھا تم اتنا ڈرتی ہو۔

ثاباش اب چپ ہو جاؤ عون کے سارے کپڑے بھیجے ہوئے تھے جس کی وجہ سے آرزو بھی تقریباً بھیج چکی تھی

وہ اسے بیڈ روم میں لایا اور آہستہ سے اسے بیڈ پر بٹھا کر اٹھنے لگا

عون جی پلیز مت جائیں مجھے چھوڑ کر مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے وہ اس کے ساتھ مزید لگتے اسے مضبوطی سے پکڑتے
ہوئے بولی عون نے اس کے قریب سے اٹھنے کا ارادہ کنسل کرتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں لے لیا۔

کہیں نہیں جا رہا میں یہی ہوں تمہارے پاس

کبھی بات نہیں کروں گی آپ سے۔۔ بہت زیادہ والا ناراض ہوں گی۔ وہ اس کے ساتھ لگی ہوئی بول رہی تھی اس
کی بات پر عون بے ساختہ مسکرا دیا۔

ہاں بارش کے بعد میں ناعون دھیرے سے بولا تھا تو اس نے اصرار میں گردن ہلائی۔

یعنی بارش کے اس موسم میں وہ اس سے دور جانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی۔

یعنی ابھی راضی ہو تم مجھ سے۔۔؟ عون نے آہستہ سے پوچھا

ساتھ لیکن بارش ختم ہونے کے بعد آپ سے بات نہیں کروں گی۔ وہ اس کے چپکے ہوئے بول رہی تھی جب عون نے اپنے لب اس کے ہونٹوں پر رکھ دیئے۔ ابھی راضی ہو تو اس موقع کا فائدہ اٹھانے دو۔

وہ کہتا ہوا پھر اس پر جھکا تھا اس کی ریڈ ڈریس دیکھ کر وہ پہلے ہی اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ اس کا بے چینی سے انتظار کر رہی تھی۔

لیکن اس بارش نے انہیں مزید ایک دوسرے کے قریب کر دیا تھا۔ عون دھیرے دھیرے اس کی ذات پر اس قدر چھا گیا کہ بارش کی شدت اور بجلی کی کڑک اسے بھولنے لگی



دیدارِ عشقم

ارج شاہ

قسط 20

میں ڈور کی بیل بچی۔ یقیناً گھر والے واپس آگئے ہوں گے آرزو تو تھوڑی پہلے اس کی باہوں میں بے خبر سو چکی تھی۔ وہ اٹھا۔ تاکہ جا کے دروازہ کھول سکے۔

اس نے آکر دروازہ کھولا تو دروازے پر اپنے ماں باپ اور تائی کو کھڑا دیکھا جو بارش سے پکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

آپ لوگ تو بارش کے رکنے پر آنے والے تھے۔

وہ آگے آگے چلتے ہوئے بولا۔ جبکہ بابا پیچھے دروازہ بند کر رہے تھے اور زبیدہ اور انیسہ اس کے ساتھ ہی اندر آ گئیں۔

ہاں بیٹا بارش رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی اس لیے آگئے آرزو کہاں ہے۔ تائی نے جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

جب اسے اکیلے گھر چھوڑ کے گئیں تھیں تک نہیں ہوئی تھی پروا تو اب کیوں ہے۔

وہ آگے چلتے ہوئے بولا تھا۔

اگر آج وہ ٹائم پہ گھر نہیں آتا تو نہ جانے آرزو کتنی دیر ڈرتی رہتی رات کے ساڑھے گیارہ بج رہے تھے۔

بیٹا ہم نے اس سے پوچھا تھا لیکن وہ کہہ رہی تھی کہ تمہاری اجازت نہیں ہے زبیدہ بیگم نے صفائی پیش کی۔

بس رہنے دیں کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کے صفایاں دینے کی اور نہ ہی اب آرزو کو یہاں رہنے دوں گالے کے

جار ہا ہوں کچھ دن میں سے یہاں سے ہم الگ گھر میں رہیں گے۔

لے کے چلا جاؤں گا میں آرزو کو یہاں سے وہ غصے سے کہتا اپنے کمرے میں جا چکا تھا

جبکہ زبیدہ بیگم کو ایسا لگا جیسے ان کا بیٹا آج ہی ان سے دور چلا گیا ہو۔



وہ کمرے میں آیا تھا تو آرزو کو جاگتے ہوئے پایا ارے تم تو سو رہی تھی جاگ کیسے گئی وہ واپس اس کے قریب بیٹھتے ہوئے بولا۔

آپ جب اٹھ کے گئے تب میری آنکھ کھلی وہ بھی اٹھ کر بیٹھنے لگی تو عون نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر واپس لیٹا دیا۔

اور خود بھی اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا۔

کل ہم اپنا گھر دیکھنے جائیں گے۔ اس نے آرزو کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھتے ہوئے بتایا۔
بس تھوڑی سی سیٹنگ رہ گئی ہے پھر شفٹ ہو جائیں گے۔

عون جی آپ سے ایک بات پوچھوں۔ آرزو نے کہا تو اور اس کے عون اس کے عون جی کہنے پر ہمیشہ سے کی طرح مسکرایا۔

پوچھیں۔۔۔ وہ شرارتی انداز میں بولا

آپ پھوپھو سے بات کیوں نہیں کرتے۔ وہ اس کے سینے پر سر رکھ کر پوچھنے لگی۔

اس نے ایک نظر آرزو کو دیکھا پھر آنکھیں بند کر کے آہستہ سے بتانے لگا

وہ عورت مجھے جنم نہیں دینا چاہتی تھی۔

وہ مجھے اس دنیا میں نہیں لانا چاہتی تھی مجھے مار دینا چاہتی تھی اور اس کام میں میرا باپ بھی شامل تھا۔

یہاں نفرت ہے مجھے ان دونوں سے۔ اور ان کی ساری اولادوں سے بھی۔ میں نہیں رہنا چاہتا میں نے ان لوگوں کو بھی بتا دیا ہے کہ میں تمہیں یہاں سے لے کر چلا جاؤں گا۔ ہم اپنا گھر بنائیں گے ہماری اپنی الگ خوشیاں ہوں گی جن پر تمہارا اور میرا حق ہو گا۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے ہونگے۔ میں اپنے سب بچوں کو بہت پیار کروں گا۔ میں اپنے بچوں سے ان کا دنیا میں آنے کا حق نہیں چھینوں گا۔ تم جانتی ہو آرزو انچاہی اولاد کا دکھ کیا ہوتا ہے۔ اس کے قاتل اور کوئی نہیں بلکہ اس کے اپنے ماں باپ ہوتے ہیں۔

جس طرح سے میرے ماں باپ تھے۔

میں نے اپنی ساری زندگی میں یہ تکلیف محسوس کی ہے۔ یہ دکھ سہ ہے کہ میرے ماں باپ مجھے پیدا نہیں کرنا چاہتے تھے۔

وہ آنکھیں بند کیے آہستہ آہستہ بول رہا تھا۔

آرزو اس کی کسی بات کا کوئی جواب نہ دے پائی تھی



کیا ہوا بیٹا تو ٹھیک تو ہے زبیدہ صبح سے اس کی پریشان سی شکل دیکھ رہی تھی اب نہ رہا گیا تو پوچھنے لگی۔

بھوپو آپ سے ایک بات پوچھوں برا تو نہیں منائیں گی وہ معصومیت سے بولی۔

ہاں میری جان پوچھ مائیں اپنی بیٹیوں کی بات کا برا مناتی ہے۔ زبیدہ پیار سے اس کا گال چوم کر بولی۔

آپ عون جی کو دنیا میں نہیں لانا چاہتی تھی۔

میرا مطلب ہے وہ آپ کو۔۔۔ وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ زبیدہ بول پڑیں۔

کونسی ماں ہوگی جو اپنی اولاد کو دنیا میں نہیں لانا چاہے گی۔

میں بہت مجبور تھی آرزو۔

ڈاکٹر نے جواب دے دیا تھا۔ عون کا کیس بہت ر سکی تھا۔

ڈاکٹر نے کہا تھا یا میری جان بچے گی یا عون کی۔

میں نے ہر ممکن کوشش کی کہ میں عون کو بچاؤں۔

لیکن گھر میں لڑائی جھگڑے شروع ہو گئے۔

کیوں کہ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اگر میں عون کو جنم دیتی ہوں تو میری جان نہیں بچ سکے گی۔

عون کے بابا کو مجھ میں یا عون میں سے کسی ایک کو چوننے کے لیے کہا گیا تھا۔

اس وقت عون کے ساتھ میرے چار اور بچوں کو میری ضرورت تھی۔

ماں تو اپنے ہر بچے سے پیار کرتی ہے۔

میں عون سے بہت پیار کرتی ہوں

اس لئے مجھ میں اتنی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی کہ میں عون کی جان لوں۔

لیکن پھر ان چاروں بچوں کو ماں کا پیار کون دیتا۔

اسی لیے مجھے یہ فیصلہ کرنا پڑا۔

اور میں نے عون کو مارنے کی ہر ممکن کوشش کی۔

لیکن پھر بھی وہ بہت ضدی تھا دنیا میں آکر ہی رہا زبیدہ نے مسکرا کر بتایا۔

لیکن مجھے تھوڑی نہ پتہ تھا کہ وہ مجھ سے اتنی نفرت کرنے لگے گا۔

میری آواز تک نہیں سننا چاہتا وہ کہتا ہے اسے باپ سے کوئی گلا نہیں اسے مجھ سے گلہ ہے کہ میں ماں ہو کے کیسے اسے مارنے کے لئے تیار ہو گئی۔

لیکن میں مجبور تھی آرزو میں صرف عون کی ماں نہیں تھی چار اور بچوں کی ماں تھی جینے میں نے عون سے پہلے جنم دیا تھا۔

لیکن عون بھی دنیا میں آیا اس کا رزق اسی دنیا میں لکھا تھا اللہ نے اسے زندگی دینی تھی۔

اور پھر میری پیاری سی بھتیجی کو اس کی دلہن بنا کے لانا تھا وہ خوشی سے اس کے گال چوم کر بولی

اس نے محسوس کیا کہ اس کے پوچھنے سے پھوپو اداس ہو گئی ہیں

پھوپو میں کھیر عون جی کو دے کے آؤں۔

اس نے کھیر کے پیالے کی طرف اشارہ کیا

وہ میرے ہاتھ کی بنی ہوئی کھیر نہیں کھائے گا۔ زبیدہ ادا سی سے مسکرائی۔

میں کھلا لو بچی آپ دیں تو سہی وہ مسکرا کر پیالہ اٹھا کر باہر لے گئی۔

اللہ میرے بچوں کو ایسے ہی خوش رکھنا۔

وہ دعا مانگتی کھیر اٹھا کر باہر چلی آئی جہاں ان کے سارے بچے ان کا انتظار کر رہے تھے سوائے عون کے



وہ کھیر لے کر کمرے میں آگئی۔

جہاں وہ کافی دیر سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔

بولا بھی تھا جلدی آجانا مجال ہے جو میری کوئی بات مان لو اسے دیکھتے ہی وہ منہ بنا کر بولا

وہ میں آپ کے لیے یہ لینے کے لئے گئی تھی۔

اس نے کھیر کا پیالا سامنے کیا اور ساتھ ہی ایک چمچ بھر کے اس کے منہ میں ڈال دیا

کس نے بنایا ہے یہ عون نے کھاتے ہوئے پوچھا۔

اور ساتھ ہی پیالہ لے کر سائیڈ پر رکھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔

اور کھائیں نہ میں نے بنایا ہے اسے لگا شاید جھوٹ بول کر ہی عون کو کھیر کھانے پر مجبور کر کے پھوپو کو خوش

دے۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی عون اپنے ہونٹ اُس کے لبوں پر رکھ چکا تھا۔

اس سے زیادہ ٹیسٹی اور کچھ نہیں وہ اس کے لبوں پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے بولا۔

مجھے جھوٹ پسند نہیں ہے آرزو آئندہ جھوٹ مت بولنا۔ عون نے سیریس انداز میں کہا۔

پھوپو نے اتنے دل سے بنائی تھی ایم سوری چوری پکڑی جانے پر وہ فوراً ہی سچ بول بیٹھی۔

میں تمہاری ہر غلطی معاف کر سکتا ہوں میری جان لیکن ان لوگوں سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ عون اب بھی اسی

انداز میں بول رہا تھا

آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہوں گے نہ آرزو نے پوچھا تو وہ مسکرایا
بالکل بھی نہیں۔ تم میری ہو آرزو ان لوگوں کی باتوں میں مت آیا کرو
عون جی۔ آرزو نے کچھ کہنا چاہا

اب تم مجھے ڈسٹرب کرو گی۔ تو میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا۔ دھمکی دیتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے لبوں
پر جھکا۔

اور اس کے لبوں پر اپنی محبت کی مہر ثبت کرتے ہوئے تمام راہیں فرار بند کر دی۔
رات آہستہ آہستہ گزر رہی تھی۔ اور ہر لمحے کے ساتھ آرزو کا عون کی محبت پر یقین بڑھتا جا رہا تھا



صبح آرزو کی آنکھ کھلی عون آئینے کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا۔

مجھے جگایا کیوں نہیں اتنی لیٹ ہو گئی میں آپ کے لئے ناشتہ بناتی ہوں۔ وہ جلدی سے اٹھی اور باہر جانے لگی۔
جب اپنا نک عون نے اسے پکڑ لیا۔

ناشتہ بھی کر لیں گے پہلے مجھے نئے سال کی مبارک دے دو۔

وہ ایک ہی پل میں اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکا تھا۔

عون جی۔ مبارک منہ سے دی جاتی ہے۔ وہ بڑا منہ کر پیچھے ہوئی اور منہ بنا کر بولی۔

ہاں تو میں نے بھی تو منہ سے ہی دی ہے۔ عون شرارتی انداز میں کہتا شرارتی نظروں سے اس کی طرف دیکھتے
ہوئے آگے بڑھا تھا۔

پتا نہیں کیا ہو گیا ہے آپ کو صبح صبح آرزو نے باہر کی طرف دوڑ لگاتے ہوئے کہا۔

ہاں جان من بھاگ لو جتنا بھاگنا ہے آج رات میں نئے سال کا تحفہ دل کھول کے وصول کروں گا۔ وہ مسکراتے ہوئے اپنے بال بناتے بولا۔

آرزو شرماتے ہوئے نیچے آئیں جہاں تامیہ کوروتے ہوئے دیکھ کر پریشان ہو گئی۔ میرا یقین کریں پھوپھو پوعون کے پہلے میرے ساتھ تعلقات تھے پھر آرزو سے کے ساتھ شادی کر کے مجھے دھوکا دیا۔

وہ کہتا تھا کہ وہ اسے طلاق دے کر مجھ سے شادی کرے گا لیکن اب وہ مجھ سے شادی کرنے سے انکار کر رہا ہے تامیہ روتے ہوئے بولی۔

جبکہ اس کے ایک ایک لفظ پر آرزو کی قدم سست پڑتے جارہے تھے

www.urdu novelsmania.com

دیدارِ عشقم

ارتج شاہ

قسط 21

عون اس کے پیچھے نیچے آگیا تھا۔

جب اسے راستے میں کھڑا دیکھ کر کے قریب آیا لیکن سامنے تامیہ کو دیکھ کر پریشان ہو گیا۔
وہ اس کی ماں کے پاس بیٹھی نہ جانے کیا کیا بکواس کر رہی تھی۔

تامیہ کی باتیں سن کر اسے بھی اچھا خاصہ غصہ آنے لگا۔

لیکن وہ کسی کو اپنی صفائی پیش نہیں کرنا چاہتا تھا سوائے آرزو کے اسے اور کسی سے کوئی مطلب نہ تھا وہ آرزو کو بتانا چاہتا تھا کہ وہ غلط نہیں ہے۔

وہ اس کے قریب آیا اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا۔

آرزو یہ لڑکی جو بھی کہہ رہی ہے سب بکواس ہے میں صرف تم سے پیار کرتا ہوں میرا اس سے کوئی مطلب نہیں

نہ اس کے ساتھ میرا کوئی رشتہ کل تھا اور نہ ہی آج ہے۔ عون نے اس کی آنکھوں سے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے کہا۔

آرزو نے ایک نظر عون کی طرف دیکھا اور باہر چلی گئی۔



یہ دیکھیں پھوپھو پوچھیں اس سے سب کچھ جانتی ہے یہ میرے اور عون کے بارے میں ایک ایک بات سے واقف ہے۔ پوچھیں اس سے کیا نہیں جانتی یہ میرے اور عون کے بارے میں۔
کیا اسے پتا نہیں ہے کہ عون اسے طلاق کے کر مجھ سے شادی کرنے والا تھا۔
تامیہ آنسو بہاتی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

آرزو کیا یہ سچ کہہ رہی ہے کیا تامیہ وہ لڑکی ہے زبیدہ اس کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگی
کیا تم یہ سب کچھ جانتی تھی۔

آرزو کچھ بھی نہ بولی بس آگے بڑھ کر تامیہ کا ہاتھ تھاما۔

تامیہ کو لگا کہ اس کا پلان کامیاب ہو رہا ہے اور اس کے ساتھ چل دی
آرزو اسے پکڑ کر اپنے ساتھ لے کر جانے لگی۔

وہ تامیہ کو اپنے ساتھ مین گیٹ کی طرف لائی اور دروازہ کھول کر تامیہ کو باہر کی طرف دھکا دیا۔
تامیہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی

میں آپ کو آخری بار کہہ رہی ہو تامیہ آپنی خبردار جو آج کے بعد آپ نے میرے شوہر یا میرے گھر پر بری
نظر ڈالی۔

اگر میں برداشت کر رہی ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ جو چاہے وہ کرے۔
اس بار ہاتھ پکڑ کے نکالا ہے اگلی بار دھکے مار کے نکالوں گی۔

آج کے بعد میرے گھر کی طرف آنکھ اٹھا کر مت دیکھئے گا۔
وہ غصے سے کہتی اس کے منہ پر دروازہ بند کر چکی تھی۔
جبکہ انیسہ اور زبیدہ حیران اور پریشان اسے دیکھ رہی تھیں جبکہ عون کے لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ کھلی تھی۔
وہ مسکراتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا



یہ کیا کیا ہے تم نے آرزو یہ کیا طریقہ ہے مہمان سے بات کرنے کا بہت غلط حرکت کی ہے تم نے انیسہ نے
غصے سے کہا۔

جبکہ آرزو زبیدہ کے سامنے آکر رہی۔

اسی طرح سے اپنے شوہر کی زندگی سے دوسری عورت کو نکالتے ہیں نہ پھوپھو کیا میں نے کچھ غلط کیا۔

وہ زبیدہ کے سامنے کھڑی اس سے پوچھ رہی تھی۔

جب زبیدہ نے نائیں گردن ہلائی۔

تم نے بالکل ٹھیک کیا اپنے شوہر کی زندگی میں کسی دوسری عورت کے لئے کبھی جگہ مت بننے دینا آرزو۔

زبیدہ نے ایک نظر انیسہ کو دیکھا اور اندر چلی گئی۔

جبکہ آرزو کو بہت برا لگتا تھا۔

وہ کبھی تادمیہ کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

لیکن وہ اپنے شوہر کی زندگی میں کسی دوسری عورت کا وجود اب برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

وہ کچن میں جا کر عون کے لیے ناشتہ بنانے لگی جب اس کا سر بڑی طرح سے
چکرانے لگا۔

وہ وہی دروازے کا سہارا لے کر کھڑی ہوئی جب انیسہ نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا
تم ٹھیک تو ہو۔

جی تائی امی میں ٹھیک ہوں۔

وہ ہشکل مسکرائی اور ناشتہ بنانے لگی



ان دونوں میں سب کچھ ٹھیک ہوئے دو مہینے ہو چکے تھے اور اب تک عون نے اسے تامیہ کے بارے میں کچھ
بھی نہ بتایا تھا۔

اسے لگ رہا تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے اور اب اسے تامیہ کے بارے میں اسے بتانے کی کوئی ضرورت نہیں
لیکن ایسا نہیں تھا

تامیہ ان کی زندگی میں بربادی لانا چاہتی تھی۔

شاید وہ عون سے اس دن کی بے عزتی کا انتقام لینے کے لیے یہ سب کچھ کر رہی تھی۔
لیکن جو بھی تھا وہ آرزو کو کھونے کے بارے میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

اس لیے اس نے آج ہی آرزو سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا

چاہیے اس نے آرزو سے سچائی چھپا کر غلطی کی اسے آرزو کو مکمل بات بتا دینی۔
 آج وہ کام سے واپس آنے کے بعد آرزو کو اپنے ساتھ اپنا نیا گھر دکھانے جا رہا تھا
 اس لیے عون نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ تادمیہ کے بارے میں بھی آرزو کو ہر ایک بات بتا دے گا۔
 آج جس طرح سے آرزو نے تادمیہ کو گھر سے نکالا تھا اس نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ عون سے بہت محبت کرتی
 ہے اسے کھونا نہیں چاہتی۔

ان دونوں کو ایک دوسرے کے اظہار کی ضرورت نہ تھی لیکن پھر بھی عون بہت بار اپنی محبت کا اظہار اس کے
 سامنے کر چکا تھا



عون نے اسے تیار رہنے کے لئے کہا تھا شام چار بجے وہ اسے اپنے ساتھ گھر دیکھانے لے جا رہا تھا
 وہ شام کے چار بجے بالکل تیار ہو کر اس کا انتظار کر رہی تھی۔
 جب عون آیا۔

جب سے عون کے جانے کی خبر سنی تھی زبیدہ بہت اداس رہنے لگی تھی۔
 اس کے اداسی آرزو سے بھی چھپی نہیں تھی۔

لیکن وہ کیا کرتی عون کو اگر منع کرتی تو اسے بھی ڈانٹنے لگتا۔

بس کہتا کہ تمہیں اس معاملے میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے میرا مسئلہ ہے میں ہینڈل کر لوں گا۔
 اس نے باہر سے ہی آرزو کو بلایا تھا

آرزو باہر جانے لگی تو زبیدہ نے شکایتی نظروں سے دیکھا آرزو ان سے نظریں چرا کے باہر چلی گئی۔

کیا ہوا میری جان کا موڈ کیوں آف ہے وہ اسے اداس دیکھ کر پوچھنے لگا۔
عون جی ہمارا گھر چھوڑنا ضروری تو نہیں ہے میں یہ گھر چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی۔
پلیز آپ یہ گھر نہ چھوڑیں۔

بس آرزو بہت ہو گیا میں تمہیں پہلے بھی سمجھا چکا ہوں اب آخری بار کہہ رہا ہوں دور رہو اس معاملے میں دوبارہ ٹانگ اڑائی تو دیکھ لوں گا تمہیں۔

سب سمجھتا ہوں کہ کس کے کہنے پر یہ سب کچھ کہہ رہی ہو۔

عون جی مجھے کسی نے نہیں کہا میں خود یہ گھر چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی۔ آرزو نے سمجھانا چاہا تو عون نے گھور کر اسے دیکھا۔

آخری بار سمجھا رہا ہوں آرزو تم میری بیوی ہو جہاں چاہوں گے کر جاؤں گا کسی کا پابند نہیں ہوں میں۔ اور تم بنا چوں چراں کے میرے ساتھ آؤ گی خبردار جواب اس معاملے میں کچھ بھی کہا

اس کی ڈانٹ کھانے کے بعد آرزو ادا سی سے منہ پھلا کر بیٹھ گئی۔

میری جان ناراض ہو گئی۔ اس نے آرزو کا ہاتھ تھاما جو آرزو نے چھڑوا لیا۔

اچھا آؤ تمہیں آسکر یم کھلاتا ہوں۔ مسکرا کر بولا جبکہ اس کا اس طرح سے ہاتھ جھٹکنا اسے پسند نہ آیا تھا یہ بات آرزو بھی نوٹ کر چکی تھی۔

اسٹوری فلیور کھاؤں گی۔ آرزو نے اس کا موڈ دیکھ کر کہا۔
چاکلیٹ فلیور کھاؤ گی عون نے حکم سنایا۔ آرزو جواب میں کچھ نہ بولی تو وہ مسکرا دیا۔
ایسے ہی میرے ساری باتیں مانا کرو۔



وہ اسے اپنے ساتھ گھر میں لایا تھا۔
یہ زیادہ برا اور کھلا نہیں بلکہ چھوٹا اور خوبصورت سا گھر تھا۔
وہ اسے ساتھ لیے گھر کا ایک ایک کوناد کھارہا تھا۔
چلو اب بیڈ روم دکھاتا ہوں اس نے آخر میں شرارت سے کہا۔
جی نہیں اب گھر چلے بہت دیر ہو رہی ہے۔ وہ اس کے ارادوں سے ڈر کر فوراً بولی۔
ایسے ہی گھر چلوں پہلے پورا گھر تو دکھا دوں وہ اسے اپنی باہوں میں اٹھائے اوپر کی طرف چل دیا

www.urdu novelsmania.com

عون جی بہت دیر ہو گئی ہے اب گھر چلتے ہیں نہ اس نے منت بھرے لہجے میں کہا
آئی ڈانٹ کیسے بھی تو دو دن میں تم نے یہاں ہی آنا ہے ہمیشہ کے لئے۔ عون نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے
ایک اور دھماکہ کیا۔
لیکن عون جی۔۔۔۔۔ آرزو میرا موڈ بہت اچھا ہے خراب کرنے کی ضرورت نہیں۔

وہ اسے بیڈ روم میں لے کر آیا اور بیڈ پر بٹھایا۔

عون جی آپ کی ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے اس نے اٹھنے کی ایک ناکام سی کوشش کی۔
بہت اچھی بات ہے کہ تم میرے ارادے سمجھنے لگی ہو جو ویسے بھی ٹھیک نہیں ہیں۔
اگلے ہی پل وہ اس کی قید میں آچکی تھی۔

عون جی آپ بہت برے ہیں۔ وہ اس کی قید میں جھکتے ہوئے بول رہی تھی۔
ارے ابھی کہاں۔ آج تو تمہیں ٹھیک سے پتہ چلے گا کہ میں کتنا برا ہوں۔
وہ اس کے لبوں کو اپنا شکار بناتے ہوئے بولا
آرزو جانتی تھی مزاحمت بیکار ہے۔



اب گھر چلیں۔۔۔ رات کا اندھیرا گہرا ہوا تو آرزو پوچھنے لگی۔
یہ بھی تو گھر ہی ہے نہ اسی کو بسا و اسی کو سجاؤ۔
وہ اس کا سراپے سینے پر رکھتے ہوئے بولنا۔

عون جی وہ گھر بھی تو آپ کا اپنا ہے اور تو اور آپ کے نام بھی ہے کیا ضرورت ہے ہمیں وہ گھر چھوڑنے کی۔
پھر وہی باتیں آرزو تم کیوں نہیں سمجھ رہی میں نہیں رہنا چاہتا اس گھر میں ان لوگوں کے بیچ اپنا گھر بنانا چاہتا
ہوں الگ

جس میں میرے اور تمہارے علاوہ کوئی نہ ہو۔

اور وہ گھر میں ان سب کے نام کر دوں گا۔

مجھے نہ اس گھر سے کوئی مطلب ہے اور نہ ہی ان لوگوں سے۔

میں ان لوگوں سے ہر قسم کا تعلق ختم کر دینا چاہتا ہوں۔

اور ویسے بھی چھوڑو ان سب باتوں کو میں تمہیں ایک اور بہت ضروری بات بتانے کے لئے یہاں آیا تھا۔

اور تم نے مجھے بہکنے پر مجبور کر دیا۔

عون سیریس انداز میں بولتا ہوا شرارتی انداز میں بولا تو آرزو گھور کر رہ گئی

میں نے نہیں بہکایا آپ کو آپ تو ویسے ہی بہکے بہکے رہتے ہیں آرزو منہ بسور کر بولی۔

کیا کروں جان من تم میں نشہ ہی بہت ہے انسان بہکے نہ تو کہاں جائے۔

وہ اس کے لبوں کو سہلاتے ہوئے بولنا۔

اس سے پہلے کہ وہ اس جھکتا آرزو بولی تھی

آپ کو مجھ سے کوئی ضروری بات کرنی تھی۔

عون پیچھے ہو کر اس سے بات کرنے لگا

آرزو میں تادمیہ کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔ عون نے بات شروع کی

ان کے بارے میں مجھے کچھ بھی نہیں جانا عون جی میں جانتی ہوں آپ ان سے محبت کرتے ہیں میرے لئے اتنا

ہی کافی ہے کیا آپ نے انہیں میرے لیے چھوڑ دیا۔ آرزو بہت دھیرے دھیرے بول رہی تھی۔

نہیں آرزو میں اس سے محبت نہیں کرتا اور نہ ہی میں نے تمہارے لئے اسے چھوڑا ہے۔

تھی

کچھ عرصہ پہلے میں ایک شاپنگ مال میں گیا تھا جہاں تم مجھ سے ٹکرائی اور اس دن تمہاری کچھ فوٹوز ایک خاکی لفافے میں وہاں گر گئی۔

اس نے اپنی جیب سے وہ فوٹوز نکال کر اس کے سامنے کی۔
جانتی ہو آرزو یہ تصویر دیکھتے ہی مجھے تم سے محبت ہو گئی۔

میں اس تصویر میں موجود اس لڑکی کو پسند کرنے لگا اور میں نے اسے رابطہ کرنے کی کوشش کی۔

اس کے پیچھے مس عثمان لکھا تھا۔ شاپنگ مال پر پتا کرنے پر مجھے یہ پتہ چلا کہ کسی کونٹیسٹ میں مس عثمان نام کی ایک لڑکی نے حصہ لیا ہے۔

مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم ماموں کا نام استعمال کرتی ہو اپنے نام کے ساتھ۔

بس اسی غلط فہمی کی بنا پر میں نے اس کونٹیسٹ میں موجود اس لڑکی کے نمبر رابطہ کیا لیکن وہ تم نہیں بلکہ تادمیہ تھی۔

اسی غلط فہمی کی وجہ سے میں تمہیں اپنا نہیں سکا۔

میں تادمیہ کو آرزو سمجھتا رہا۔

لیکن جب میں پہلی بار اس سے ملنے جانے والا تھا اتفاق سے اسی دن میں نے تمہیں دیکھا۔

خدا کا شکر ہے کوئی بھی غلط فیصلہ کرنے سے پہلے مجھے میری محبت مل گئی۔

اور اسے ساری بات بتا کر اب اس کے ری ایکشن کا انتظار کر رہا تھا لیکن کافی دیر کے بعد بھی وہ کچھ بھی نہ بولی جب عون کو اپنی شرٹ بھیگتی ہوئی محسوس ہوئی تو وہ سرد آہ بھر کر رہ گیا۔

یار اس میں رونے والی کونسی بات ہے۔

وہ اس کا چہرہ اوپر کیے اس کے آنسو صاف کرنے لگا۔

آرزو تم ہی میری پہلی محبت ہو تم ہی وہ لڑکی ہو جسے میں بے تحاشہ چاہتا ہوں میری محبت کی کتاب میں تا میہ کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

وہ اسے اپنی محبت کا یقین دلاتے ہوئے بولا۔

آرزو جو اتنے دنوں سے یہ سمجھ رہی تھی کہ اس نے اپنی بہن کی خوشیاں برباد کر دی۔ آج پرسکون ہو گئی تھی۔ اس سے پہلے کے وہ اس کے گلے لگ کر مزید رونے کا پلان بناتی عون نے گھر چلنے کا آرڈر دے دیا



دیدار۔ عشقم

ارج۔ شاہ

قسط۔ 22

وہ گھر آیا تو آرزو پر سکون نیند سو رہی تھی۔ اور وہ اسے سکون سے سونے دے یہ تو عون نے سیکھا ہی نہیں تھا۔

وہ فوراً اس کے قریب آیا۔

ایک ہی پل میں اپنے ٹھنڈے ٹھنڈے ہاتھ اس کی گردن پر رکھ دیے۔

وہ تو اچھل ہی پڑی۔

ایسا لگا جیسے اندر کمرے میں برف گرنے لگی ہو۔

ایک تو سردی ضرورت سے زیادہ تھی۔ اوپر سے عون نے اسے مزید سردی کا کرٹ دے دیا تھا اور اب اس کی حالت پر قہقہہ لگا کر ہنستا ہوا اس کے ساتھ لیٹ گیا۔

عون جی پلیز اپنے ٹھنڈے پیروں سے مجھے مت چھو لے گا۔

آرزو نے جیسے منت کرتے ہوئے اپنے پیر دور کیے۔

ڈار لنگ اب میں تمہیں اپنے ٹھنڈے پیر بھی نہ لگاؤں تو میں اس سردی میں مر ہی نہ جاؤں

اتنی سردی پڑ رہی ہے کہ بند خود فریز ہو جاتا ہے۔ شکر ہے ان سردیوں سے پہلے میری شادی ہو گئی ورنہ میرا کیا ہوتا۔

وہ شرارت سے کہتا اس کے ساتھ چپک چکا تھا۔

آپ بہت خراب ہیں عون جی وہ اسے شکایتی نظروں سے گھور کر بولی

ارے میری جان ابھی کہاں میں تو تمہیں ابھی بتانے لگا ہوں کہ میں کتنا خراب ہوں۔

وہ اسے اپنے شکبے میں لیتے ہوئے بولا۔

مجھے صبح کالج جانا ہے۔ آرزو نے آخری التجائی

تو میں کب منع کر رہا ہوں چلی جانا۔ اس بار وہ اس کے لبوں کو قید کرتے ہوئے بولا۔

اور ہمیشہ کی طرح اس کے سامنے آرزو کی ایک بھی مزاحمت ناپچی



عون فل یونیفارم میں تیار ہو کے ابھی واش روم سے نکلا ہی تھا۔

ابھی تک آرزو نہیں جاگی آج اسے کیا ہو گیا۔

وہ اس کے قریب آکر اس کا ماتھا چھو کرنے دیکھا کہیں اسے بخار تو نہیں۔

رات کو بھی جلدی سونے دیا تھا پھر بھی ابھی تک کیوں نہیں جاگی

آرزو اس نے سے اٹھاتے ہوئے پکارا۔

آرزو اٹھ جاو کیا ہو گیا ہے آج اٹھنا نہیں ہے کیا۔

وہ اسے اٹھاتے ہوئے بولا آرزو نے ذرا سے اپنی آنکھیں کھولیں

کیا ہوا میری جان۔

چلو جلدی سے تیار ہو جاؤ میں تمہیں جاتے ہوئے کالج ڈارپ کر دوں گا۔ وہ بہت محبت سے بولا۔

جب وہ سستی سے اٹھ کر اس کے سینے سے لگ گئی۔

میرا بالکل دل نہیں کر رہا عون جی۔ میں آج چھٹی کر لوں۔ اور بالکل چھوٹے سے بچے کی طرح منہ بنا کر بولی۔

کیوں دل نہیں کر رہا میری جان کا۔ وہ محبت سے اس کے بال پیچھے کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔

عون جی مجھے لگتا ہے میری طبیعت خراب ہے وہ اپنے ماتھے پے الٹا ہاتھ رکھ کر بتانے لگی۔

بالکل بھی خراب نہیں ہے تمہاری طبیعت یہ بس کالج نہ جانے کا بہانہ ہے۔ عون نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا تو وہ نفی میں گردن ہلانے لگی۔

سچی عون جی مجھے لگ رہا ہے میری طبیعت خراب ہے آرزو نے اپنا یقین دلانا چاہتا۔

یہ بات ہے تو چلو میں تمہیں ابھی ڈاکٹر کے پاس لے کے چلتا ہوں۔ عون نے فوراً فری۔

نہیں میں تھوڑی دیر آرام کروں گی تو ٹھیک ہو جائے گی آرزو نے کہا۔

مطلب جب کالج کا ٹائم ختم ہو گا تب ٹھیک ہو جائے گی عون نے شرارت سے مسکرا کر کہا۔

عون جی سچی میں میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے آرزو منہ بسور کر بولی۔

اچھا بابا ٹھیک ہے مان لیا تمہاری طبیعت خراب ہے اب خوش۔ وہ محبت سے اس کا ماتھا چوم کر کمر بل ٹھیک کرنے لگا۔

تم آرام کرو جلدی آنے کی کوشش کروں گا۔

وہ مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا جبکہ آرزو کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔



اپنا کام پٹپٹا کے وہ آرزو کو پیکنگ کرنے کا کہنے کے لئے فون کرنے لگا جب آرزو کا فون زبیدہ نے اٹھایا۔

آرزو کہاں ہے اسے فون دیکھنے اس کا موڈ خراب ہونے لگا۔

بیٹا میں اور آرزو ہسپتال آئے ہوئے ہیں اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی تو میں اسے یہاں لے آئی۔ زبیدہ نے بتایا تو عون پریشان ہو گیا

کیا ہوا ہے آرزو کو وہ ٹھیک تو ہے عون نے پریشانی سے پوچھا۔

ہاں بیٹا وہ کہہ رہی تھی کہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے صبح سے چکر آرہے ہیں اسی لیے میں اسے یہاں لے آئی ابھی وہ اسے بتا رہی تھی جب ڈاکٹر باہر آگئی

مبارک ہو آپ دادی بننے والی ہیں ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے خبر دی۔

کیا میں دادی بننے والی ہوں عون۔۔۔ عون تو باپ بننے والا ہے۔ ان سے اپنی خوشی سنبھالی نہیں جا رہی تھی جبکہ عون کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ انہیں کیا جواب دے۔

میں ابھی آتا ہوں وہ بس اتنا کہہ کر فون بند کرنے لگا کہ زبیدہ بولیں۔

بیٹا تو گھر ہی آجا میں آرزو کو لے کے گھر جا رہی ہوں۔

جی ٹھیک ہے آپ لوگ گھر پہنچیں میں ابھی آ رہا ہوں عون نے خوشی سے فون بند کیا اس نے آرزو کو کیا کہنے کے لیے فون کر رہا تھا یہ تو وہ بھول ہی گیا۔



گھر میں عید کا سماں تھا ہر کوئی بہت خوش تھا۔

سب نے اسے مبارکباد دی تھی۔

جب کہ عون نے تو آتے ہی بنا کسی کی پرواہ کیے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔

سب کے سامنے عون کی اس حرکت پہ وہ نظر تک نہ اٹھاپائی۔

لیکن اسے تو کسی کی پرواہ ہی نہ تھی۔

ہمیشہ کی طرح میری بیوی میرا بچہ میری مرضی۔

اور اسے سب کے ساتھ چھوڑ کے اوپر اپنے کمرے میں جا چکا تھا۔

آج آرزو نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ آج وہ عون کو منع کر رہے گی کہ وہ یہ گھر چھوڑ کر نہ جائے کیا پتا اس خوشی کی وجہ

سے عون اس کی بات مان لے۔

یہی سوچتی ہوئی وہ پر کمرے کی طرف آئی۔

لیکن کمرے میں قدم رکھتے اسے جھٹکا لگا جہاں اور اس کا اور اپنا بیگ تیار کر چکا تھا۔

دیکھو آرزو میں نے تمہارا سارا سامان پیک کر لیا ہے ہم تھوڑی دیر میں یہاں سے نکل رہے ہیں

ہم اپنی یہ خوشی اپنے نئے گھر میں جا کر منائیں گے۔

وہ اس کا ماتھا چومتا اس کا بیگ اٹھا کر باہر لے گیا۔

جانے سے پہلے بس اتنا کہہ گیا کہ میں نیچے تمہارا انتظار کر رہا ہوں



عون پلیر گھر چھوڑ کے مت جاؤ۔

ہم کیسے رہیں گے تمہارے بغیر میں کیسے رہوں گی۔

دیکھو میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں

پلیر یہ سب مت کریں اس سے پہلے کہ وہ عون کے سامنے ہاتھ جوڑتی عون بول اٹھا۔

دیکھیں میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ میں یہ گھر چھوڑنے والا ہوں اور اب خدا کے لیے یہ سب کچھ مت کریں مجھے

سکون سے جانے سے یہاں سے۔

نیچے سے عون کی آوازیں اوپر تک آرہی تھی۔

آرزو آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی نیچے جانے لگی۔

جبکہ عون دروازے سے باہر نکل چکا تھا۔

آرزو بیٹا اسے سمجھاؤ پلیر بیٹا تم اسے سمجھاؤ وہ تمہاری بات مانے گا۔

مت جاؤ مجھے چھوڑ کر کیسے رہوں گی میں تم لوگوں کے بغیر۔

زبیدہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی جبکہ گھر کے سب افراد یہاں پر ان کے ساتھ کھڑے تھے

پھوپھو وہ میری بات نہیں مانتے میں نے انہیں بہت منانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنی ضد پر اڑے ہیں۔

آئی ایم سوری پھوپو میں کچھ نہیں کر سکی آرزو

روتے ہوئے ان کے گلے لگی۔

جب عون نے زور سے اسے پکارا۔

جلدی آؤ آرزو میں انتظار کر رہا ہوں۔

آرزو خاموشی سے دروازے سے باہر نکل گئی۔ جبکہ عون کی طرف اس نے نظر اٹھا کر نہ دیکھا



#دیدار_عشقم

#ارج_شاہ

#قسط_23



وہ لوگ جب سے گھر آئے تھے آرزو ایک لفظ بھی نہ بولی عون اس کی خاموشی کو نوٹ کر رہا تھا لیکن فی الحال وہ

اسے بالکل پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ کیوں اداس ہے۔

وہ خود بھی گھر چھوڑنے کی وجہ سے اداس تھا جہاں اس کا بچپن گزرا۔

جہاں اس کے اپنے سگے تھے۔ اس کے ماں باپ بھائی۔ لیکن وہ چاہ کر بھی ان کے ساتھ وہ رشتہ قائم نہیں کر پایا

جو وہ کرنا چاہتا تھا۔

وہ بھی اپنے بھائیوں کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا وہ بھی چاہتا تھا کہ اس ماں باپ اس سے بھی پیار کریں۔

لیکن ان لوگوں نے ہمیشہ عون کو خود سے دور رکھا۔

وہ کبھی ان لوگوں کی توجہ کامر کرنے بنا۔

گھر میں کوئی اسے اہمیت نہ دیتا۔

پھر آہستہ آہستہ سب کی اپنے آپ میں دلچسپی نہ دیکھ کر عون نے بات کرنا چھوڑ دیا

عون نے سب کو اہمیت دینا چھوڑ دیا ان سے بات کرنا چھوڑ دیا وہ ہوٹل سے ایک دن کیلئے آتا اور سارا دن اپنے کمرے میں رہتا۔

جب عون کو ان لوگوں کی ضرورت تھی تب وہ اس کے ساتھ نہیں تھے۔ اب عون کو صرف اور صرف اپنی آرزو کی ضرورت تھی اور اپنے ہونے والے بچے کی پروا وہ ان دونوں کو وقت دینا چاہتا تھا۔

ان دونوں کے ساتھ اپنی نئی زندگی کی شروعات کرنا چاہتا تھا۔

وہ آج بہت خوش تھا آرزو نے اسے بہت بڑی خوشخبری سنائی تھی۔ اور اس کا اس طرح سے پریشان ہونا اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

لیکن فی الحال عون نے اسے تنگ نہ کیا۔

اسے اکیلا چھوڑ کر وہ اس کیلئے کھانا لانے گیا۔ وہ سب کچھ اس کی پسند کالایا تھا کہ وہ خوش ہو جائے

خوش

لیکن وہ جانتا تھا اس وقت آرزو خوش نہیں ہوگی لیکن پھر بھی وہ اسے رکھنے کی اپنی طرف سے چھوٹی سی کوشش کر رہا تھا۔



آرزو میری جان کب تک اسی طرح سے بیٹھے رہنے کا ارادہ ہے چلو کھانا کھا لو عون نے سارا کھانا ٹیبل پر رکھا اور اسی بلانے کمرے میں آیا۔

مجھے بھوک نہیں ہے عون جی آرزو بس اتنا بول کر خاموش ہو گئی۔

بس کرو آرزو بہت ہو گیا کب تک یہ رونادھونا کرنا ہے ہاں تمہیں پتا ہے مجھے یہ سب کچھ پسند نہیں ہے

۔ چلو نیچے چل کے آرام سے کھانا کھاؤ اس بار وہ سختی سے بولا۔

عون جی میں نے کہا مجھے بھوک نہیں ہے تو کیا آپ مجھے زبردستی کھلائیں گے اس بار آرزو بھی ذرا اونچی آواز میں بولی۔

اچھا ٹھیک ہے بابا کھانا نہیں کھانا فورٹس کھا لو ٹھیک ہے عون اس کی اونچی آواز کو انگور کرتا محبت سے بولا۔

وہ یہ کہہ کر اٹھا اور باہر چلا گیا جب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں کچھ فروٹس تھے۔

اس بار وہ اتنے پیار سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا کہ آرزو انکار نہ کر سکی۔

وہ اسے اپنے ہاتھ سے سیب کاٹ کر دینے لگا تھا۔ تو آرزو نے لے لیے۔

اب بس عون جی اور نہیں۔ اس نے انکار کیا

کیا مطلب اور نہیں ابھی تو تم نے پورا ایک سیب بھی نہیں کھایا۔ چلو تم تو جتنا کھاتی ہو لیکن میری بیٹی یا بیٹے کا کچھ خیال کرو عون نے اس کے منہ میں سیب کا ٹکڑا رکھتے ہوئے کہا۔ وہ بھی کھا چکے ہیں آرزو شرماتے ہوئے بولی۔

اچھا ٹھیک ہے یہ ایک سیب تو پورا کھا لو۔ پھر نہیں کہوں گا وعدہ وہ ایک بار پھر سے اسے سیب کھلانے لگا آرزو نہ کرتی رہی لیکن عون نے اس کی ایک بات نہ مانی



وقت گزر رہا تھا ان دونوں کو یہاں آئے دو ہفتے گزر چکے تھے سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا وہ اپنا خیال رکھنے لگی تھی اور عون نے دو میڈز کا انتظام کر دیا تھا۔ جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتی۔

لیکن پھر بھی آرزو بہت پریشان رہنے لگی تھی۔

ہر وقت اس کا دھیان گھر اور گھر والوں پر ہی لگا رہتا۔

کتنی رو رہی تھی اس کی پھوپھو جب عون گھر چھوڑ کے آیا عون کو ان کا احساس کیوں نہیں ہے۔

بس ایک غلط فہمی کی بنا پر وہ اپنے رشتہ ختم کر رہا ہے۔

سب کو خود سے دور کر رہا ہے

مجھے انہیں بتانا چاہیے کہ جو وہ سمجھ رہے ہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔

لیکن

پھوپو انہیں مارنا نہیں چاہتی تھی۔ اور پھوپھا کو بھی اپنی غلطی کا احساس تھا

یہ بھی سچ تھا کہ جو کچھ بھی ہوا وہ ان کی مجبوری تھی

مجھے عون جی سے اس بارے میں بات کرنی چاہیے

لیکن عون جی تو مجھے گھر والوں کے بارے میں بات تک نہیں کرنے دیتے۔

کیسے سمجھاؤں میں انہیں جو کچھ بھی ہوا اس میں پھوپو کی کوئی غلطی نہیں وہ تو خود اس حد تک مجبور تھی کہ کچھ نہ کر سکیں۔

لیکن پھر بھی اللہ نے انہیں زندگی دی عون جی یہ بات کب سمجھیں گے کیسے سمجھاؤں میں انہیں۔

وہ روز ہی تقریباً پھوپو سے فون پر بات کرتی اور وہ روز ہی روتی اس سے کہتی کہ کچھ کرو آرزو کہ وہ گھر واپس آجائے میں اسے دیکھے بنا نہیں رہ سکتی۔

اور پھوپو کا رونا آرزو سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

وہ تقریباً روز ہی عون سے اس بارے میں بات کرنے کی کوشش کرتی لیکن آج اس نے ایک بار پھر سے اسے سمجھانے کا فیصلہ کیا تھا۔



وہ شام کو گھر واپس آیا۔ تو آرزو میڈ کے ساتھ کچن میں کھانا بنا رہی تھی۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو میں نے تمہیں کچن میں آنے سے منع کیا ہے نہ وہ سختی سے بولا۔

جی سر میں نے منع بھی کیا لیکن میڈم نہیں مان رہی میڈ نے فوراً اپنی صفائی پیش کی۔

جب عون آرزو کا ہاتھ تھام کر کچن سے باہر لے آیا

عون جی میں اکیلے کمرے میں بور ہو رہی تھی اس لئے سوچا کیوں نہ ان کی تھوڑی سی ہیلپ کر دوں بیچاری صبح سے کام کر رہی ہے آرزو اس کا موڈ دیکھ کر پریشانی سے بولی

آرزو وہ یہ سب کچھ کرنے کے پیسے لیتی ہے۔ اسے اس کی محنت کا پورا معاوضہ ملتا ہے۔ تو تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اس کی مدد کرنے کی ضرورت ہے چلو کمرے میں چل کے آرام کرو۔ وہ اسے سختی سے کہتے ہوئے بولا۔

دن رات آرام ہی کرتی رہوں مجھ سے نہیں بیٹھا جاتا اس طرح سے آرزو منہ بسور کر بولی تو وہ مسکرایا۔ اچھا جی تم میری بیوی بور ہوتی ہے۔

تو کیوں نہ میں اپنی بیوی کی بوریت کو دور کرتے ہوئے اسے ایک لانگ ڈرائیو پے لے چلوں عون نے مسکراتے ہوئے آفر کی تو وہ بھی مسکرائی۔

جس دن سے آرزو کی پریگنسنسی کی خبر ملی تھی عون اتنا خوش رہنے لگا تھا کہ کبھی اس کی کسی بات کا برا نہیں مناتا۔ آرزو نے بھی یہ بات بہت نوٹ کی تھی وہ بس گھر والوں کی بات کو لے کر وہ تھوڑا سا باہر ہوتا پھر نارمل ہو جاتا



عون اسے اپنے ساتھ گھومنے کے لئے لایا کرو۔

ان دونوں کا ساتھ پر سکون تھا آرزو ہمیشہ اس کے ساتھ خوش رہتی تھی عون ایک بہترین ہمسفر تھا۔

مجھے

تمہیں ایک بریکنگ نیوز سناؤں پلیز تم سن کر رونے مت بیٹھ جانا کیونکہ

اس خبر سے بہت خوشی ہوئی ہے۔

اس نے سسپنس کریٹ کرتے ہوئے کہا۔

اسی کون سی خبر ہے جو سن کے آپ کو اتنی خوشی مل رہی ہے اور میں رونے بیٹھ جاؤں گی آرزو پوچھے بنانہ رہ سکی

تمہاری وہ بہن اور میری سابقہ معشوقہ کل رات گھر سے بھاگتے ہوئے پکڑی گئی ہے۔

اور ماموں نے کل شام اس کا نکاح اپنے کسی جاننے والے کے ساتھ رکھا ہے۔ عون نے مزے لیتے ہوئے خبر

سنائی

کیا آپ تادمیہ آپنی کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ آرزو کو یقین نہ آیا

ہاں بالکل میں اسی کے بارے میں بات کر رہا ہوں یہ موڈ ٹھیک کرو اپنا اگر تم نے ایک آنسو بھی اس عورت کے

لئے بہایا تو میں بہت برے طریقے سے پیش آؤں گا تمہارے ساتھ۔

www.urdu novelsmania.com

وہ بیٹھو پیپر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔

عون جی یہ تو بہت غلط ہوا آپنی کے ساتھ سجانے کس کے ساتھ شادی ہو رہی ہے ان کی آرزو نے پریشانی سے کہا

کیا غلط ہوا ہے بیگم بالکل ٹھیک ہوا ہے اس کے ساتھ کیا وہ جو کر رہی تھی وہ صحیح تھا وہ ماموں کی عزت کو مٹی

میں ملا کر کسی کے ساتھ بھاگ رہی تھی وہ تو شکر ہے کہ بھاگنے سے پہلے ہی پکڑی گئی اور ماموں کی عزت بچ گئی۔

اور اب وہ عزت سے اسے کسی کے ساتھ رخصت کر رہے ہیں۔

عون سیریس انداز میں بولا۔

آپ کو کیسے پتہ چلا یہ سب کچھ آرزو نے پوچھا۔

آج فون آیا تھا ماموں کا انہوں نے کل شادی پے انوائٹ کیا ہے۔

اور پھر پریشانی سے اپنا دکھ بتانے لگے۔ بہت برا لگا مجھے وہ تو شکر ہے کہ کچھ بھی برا ہونے سے بچ گیا۔ ورنہ

ماموں تو کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہتے۔

عون تشکر انداز میں بولا تو آرزو بے ساختہ مسکرائی۔

آپ کو اتنے دور کے رشتوں کی فکر ہے اور آپ کی سگی ماں آرزو کچھ کہہ رہی تھی کہ عون کی گھوری نے اسے خاموش رہنے پر مجبور کر دیا۔

آرزو ہر بات کو اپنے انداز میں مت لیا کرو۔ مجھے ان لوگوں کی فکر ہے کیونکہ وہ تمہارے ساتھ جڑے ہوئے ہیں وہ تمہارے اپنے ہیں ان کی تکلیف سے تمہیں تکلیف ہوگی اس لئے ان کی پروا کرتا ہوں۔

عون جتالتے ہوئے بولا۔

پھوپھو بھی تو میری اپنی ہیں۔ ان کی تکلیف سے بھی مجھے تکلیف ہوتی ہے عون جی۔

آرزو بولے بھی نہ رہ سکی۔

جب کہ اس کے جواب پر عون کچھ نہ بولا بس خاموشی سے گاڑی گھر کے راستے پر ڈال دی



دیدار۔ عشقم

ارج۔ شاہ

قسط۔ 24

آرزو شادی پر جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی

عون اس کے قریب آکر رکھا اور اس کی تیاری کو دیکھنے لگا وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی عون نے بے اختیار اس کے گال کو اپنے لبوں سے چھوا

بہت پیاری لگ رہی ہے یار آج کہیں مت جاو میرے پاس رہو نا۔ وہ اسے اپنی بانہوں میں لیتے ہوئے بولا۔ اور اس کی گردن پر اپنے لب رکھ دیے۔

آرزو شرماتے ہوئے خود میں سمٹی جا رہی تھی۔

عون جی جانا بہت ضروری ہے نہ سمجھا کریں نہ تامل یہ آپنی کی شادی ہے آرزو نے اس سے دوری قائم کرنے کی کوشش کی جب عون نے اگلے ہی سیکنڈ اسے تھام کر اپنے مزید نزدیک کر لیا۔

میں آجکل بہت بہانے بنانے لگی ہو کچھ زیادہ ہی دور ہو رہی ہو سنو آج رات کوئی بہانہ نہیں سنوں گا۔

عون نے اس کے لبوں پر اپنے لبوں سے مہر ثبت کی اور اسے جانے کی اجازت دے دی۔



امی مجھ سے غلطی ہو گئی ہے

امی مجھے ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیے تھی لیکن ابو کو منع کر دیں میں یہ شادی نہیں کر سکتی وہ مجھ سے کتنا بڑا ہے وہ تو 50 سال کا آدمی ہے خدا کے لئے مجھ پر رحم کر ہنس کیا کر رہی ہیں آپ۔

تامیہ روتے ہوئے ماں سے گلہ کر رہی تھی جبکہ وہ بھی اس کے ساتھ روتے ہوئے اسے دلاسا دے رہی تھی۔ میں کچھ نہیں کر سکتی تامیہ میں نے تیرے باپ کو سمجھانے کی بہت کوشش کی لیکن اس نے کہہ دیا ہے کہ اگر میں نے اس معاملے میں کچھ بھی کہا تو وہ مجھے بھی طلاق دے گے میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتی تجھے یہ شادی کرنی ہوگی امی نے بے بسی سے سمجھایا۔

امی پلیر ابو سے بات کریں خدا کے لئے وہ کیوں میری زندگی تباہ کر رہے ہیں مجھ سے غلطی ہوئی مجھے ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہیے تھا مجھے عاصم کے ساتھ بھاگنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے تھی لیکن اس نے مجھ سے شادی کا وعدہ کیا تھا

امی مجھ سے غلطی ہو گئی پلیر ابو سے بات کریں میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی۔

جاتا

باہر گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا اچانک تامیہ کی شادی کی وجہ کوئی نہیں
تھا سوائے عون کے اور اسے بھی ماموں نے خود ہی بتایا تھا



عون اور آرزو شادی پہ آئے تو زبیدہ اور ان کی ساری فیملی یہاں پر پہلے سے ہی موجود تھی
وہ سب اسے دیکھ کر خوش ہو گئے کتنے دن کے بعد زبیدہ نے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا
وہ اس سے ملنا چاہتی تھیں لیکن عون نے انہیں دیکھتے ہی اپنی راہ بدل گیا۔

لیکن آرزو عون کی پرواہ کیے بغیر ان لوگوں کے پاس چلی گئی اور عون کو اس کی حرکت بالکل بھی اچھی نہ لگی۔
فی الحال وہ کچھ بھی نہیں بولا۔

کچھ ہی دیر میں تامیہ کا نکاح تھا تامیہ کی حالت دیکھنے لائق تھی عون کو اس کی حالت دیکھ کر نہ جانے کیوں مزا آ رہا
تھا۔

وہ اسے دیکھ کر ہنسے جا رہا تھا شاید طنزیہ مسکراہٹ اس عورت نے اس کا گھر برباد کرنے کی کوشش کی اس
سے اس کی آرزو کو دور کرنا چاہا۔

عون کا دل چاہا کہ ابھی اس عورت سے جا کر کہے کہ دیکھ لیا اپنے کیے کا انجام یہ تمہارے گناہوں کی سزا ہے۔
پھر وہ رکا بھی نہیں تھوڑی دیر کے بعد جب وہ تامیہ کے پاس مبارکباد دینے گیا
تو اپنے پرانے سارے حساب بے باک کر لیے۔

دیکھ لی اپنی حالت یہ ہوتا ہے انجام دوسروں کا گھر برباد کرنے کی
 کوشش میں ہمارے ساتھ تو کچھ بھی برا نہیں ہوا لیکن اللہ نے تمہیں تمہارا انجام دکھا دیا۔
 ڈیر پرانی معشوقہ اب خدا کے لیے اپنا گھر بسانا کہ دوسروں کا گھر برباد کرنا۔
 خدا کے لیے اب سمبھل جاؤ اپنے باپ کا نام نہ برباد کرنا بات بات پر شکایتیں گھر لے کے مت آنا۔ ویسے مجھے لگتا
 ہے یہ پہلو ان اپنے معاملات خود حل کرتا ہے اس نے سامنے کھڑے آدمی کی طرف اشارہ کیا۔
 جو بد قسمتی سے اس کا دلہا تھا



شادی اٹینڈ کرنے کے بعد وہ لوگ ابھی گھر واپس آئے تھے اور جب سے عون واپس آیا تھا تب سے ایک ہی
 بات کتے جارہا تھا بیچاری تادمیہ کا کیا ہو گا۔

جبکہ آرزو جانتی تھی وہ یہ سب کچھ صرف اسے جلانے کے لئے کر رہا ہے۔ اندر سے وہ ذرا سا بھی دکھی نہیں ہے
 ہائے میرا کیا ہو گا اس کے بغیر میں کیسے رہوں گا۔

www.urdu novels mania.com

وہ اس کے کان کے قریب بولا تو آرزو نے اسے گھور کر دیکھا۔

اس کے اس طرح سے دیکھنے پر عون قہقہہ لگا کر ہنسا

عون جی آپ کو ذرا ترس نہیں آ رہا ان بیچاری پہ آرزو نے کہا

ایسے لوگوں پہ ترس نہیں کھایا جاتا سچ میں بیچارہ وہ جس سے اس کی شادی ہوئی ہے یہ بیچاری اتنی بے چاری
 نہیں ہے اس نے بے چاروں والا کوئی کام نہیں کیا ہے تو برائے مہربانی تم اسے بیچاری مت کہو۔

اور نہ ہی میں اتنا ہیرو ہوں کہ بڑے لوگوں کو اچھا کہہ کر ان کی باتیں
بھلانے کی کوشش کروں گا


مجھے جو لوگ اچھے نہیں لگتے وہ نہیں لگتے میں زبردستی انہیں اچھا نہیں کہوں گا۔
مجھے نفرت ہے اس لڑکی سے جو کچھ اس کے ساتھ ہوا ہے بالکل ٹھیک ہوا ہے۔
اور اب تمہیں بھی زیادہ دکھی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔


وہ اس کے قریب آکر اپنا موڈ مکمل بدل کر بولا تھا
عون جی آپ۔۔۔

جانتا ہوں میں ایک انتہائی بڑا انسان ہوں
باقی باتیں ہم صبح کریں گے اس وقت میں تمہیں دکھانا چاہتا ہوں کہ میں کتنا بڑا ہوں۔
ایک ہی جھٹکے میں اس کے بالوں کا جھوڑا کھول کے اسے اٹھائے بیڈ پر لے آیا۔

دیدار۔ عشقم 

www.urdu novels mania.com

ارتج۔ شاہ 

قسط۔ 25 

انہیں اس گھر میں رہتے ہوئے چار مہینے گزر چکے تھے
 عون اس کا حد سے بھر کر خیال رکھتا اس کی چھوٹی سے چھوٹی ضرورت کا خیال رکھتا۔
 وہ کام پے جاتا تو سارا دن فون پر اسی سے باتیں کرتا رہتا۔
 عون کی محبت اس کے لیے دن بادن بڑھتی جا رہی تھی۔
 کبھی کبھی عون کی دیوانگی سے ڈرنے لگتی تو کبھی کبھی اپنی قسمت پر رشک کرتی
 ڈاکٹر نے ابھی سے زیادہ احتیاط کرنے کے لئے کہا تھا۔ کیونکہ آرزو جسمانی طور پر بہت کمزور تھی۔
 عون نے اس کے لئے دو ملازموں کا انتظام کیا ہوا تھا جن میں سے ایک کسی مجبوری کے باعث اپنے گاؤں جا
 چکی تھی
 جبکہ دوسری بہت مریم چھوٹی تھی
 اچھا آرزو سنو میں کام پر جا رہا ہوں آج بہت ضروری مینٹنگ ہے۔
 ہو سکتا ہے دوپہر میں میرا فون بند ہو۔
 سنو چھوٹی باجی کا خیال رکھنا۔
 میں آج لیٹ واپس آؤں گا مجھے شکایت کا موقع نہیں ملنا چاہیے۔
 وہ ملازمہ سے کہنے کو پلٹا۔ جو تقریباً 15 سال کی ایک چھوٹی بچی تھی
 وہ آرزو کا بہت خیال رکھتی تھی

کسی آرزو نے جب زبیدہ کو اس کے بارے میں بتایا تو اس نے کہا کہ یہ وقت سمجھدار انسان کے پاس رہنے کا ہے کسی معصوم بچے کے پاس نہیں۔ تمہیں ایک زیادہ عمر کی عورت کو نوکری پر رکھنا چاہیے تھا۔ جو سمجھدار ہو اور اس کنڈیشن میں تمہارا خیال رکھ سکے۔

اس نے پھوپھو کو سمجھایا۔ کہ دوسری ملازمہ گاؤں گئی ہے کچھ دن میں لوٹ آئے گی لیکن پھر بھی پھوپھو نے اسے اپنا بہت خیال رکھنے کی تاکید کی



دوپہر کی دوج رہے تھے جب اس کو اپنی طبیعت خراب ہوتی محسوس ہوئی اسے چکر آرہے تھے۔ پھر کچھ دیر بعد اسے ابکائیاں شروع ہو گئی۔ مریم کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ باجی آپ کی طبیعت تو بگڑتی جا رہی ہے آپ بھیا کو فون کرو۔ مریم نے پریشانی سے کہا۔

جبکہ اپنی حالت کو دیکھتے ہوئے آرزو کو بھی اس کی بات ٹھیک لگی اور وہ عون کو فون کرنے لگی۔ لیکن بار بار فون کرنے کے بعد بھی عون کا فون نہ لگا اس کا فون مسلسل بند جا رہا تھا۔ اس کی طبیعت مزید بگڑتی جا رہی تھی اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔

پھر اس نے کچھ سوچتے ہوئے زبیدہ کا نمبر ملایا۔

بھلو پھوپھو میری طبیعت بہت خراب ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا آرزو نے روتے ہوئے کہا۔ تو زبیدہ پریشان ہو گئیں

بیٹا عون کہاں ہے۔ زبیدہ نے فکر مندی سے پوچھا

وہ کام پر گئے ہیں ان کی کوئی بہت ضروری مینٹنگ ہے ان کا فون بھی نہیں لگ رہا۔ آرزو نے روتے ہوئے بتایا میں ابھی آتی ہوں تھوڑی دیر میں تو فکر مت کر تو رونا بند کر میں کچھ ہی دیر میں سمیر کے ساتھ آتی ہوں۔ زبیدہ نے اسے دلا سے دیتے ہوئے سمیر کو فون کیا



رات کو کیا کھایا تو نے ضرور تو باہر سے کچھ کھا کے آئی ہے پھوپھو کب سے ڈانٹے جا رہی تھی پھوپھو میں نے کچھ نہیں کیا وہ عون جی مجھے زبردستی اپنے ساتھ لے کے گئے تھے وہ اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے بولی۔

www.urdu novelsmania.com

وہ زبردستی اپنے ساتھ لے گیا اور تو نے مزے سے باہر کا کھانا کھایا آرزو تو احتیاط کیوں نہیں کرتی ہے بیٹا تیرا پانچواں مہینہ شروع ہونے والا ہے تجھے احتیاط کی ضرورت ہے اور تو بہت کمزور ہے

اسی لئے کہتی تھی تیرا کیلے اس گھر میں رہنا ٹھیک نہیں ہے کسی بڑے کی ضرورت ہے۔

لیکن وہ تیرا شوہر جب کوئی بات مانے تب نہ۔ ابھی وہ اسے ڈانٹ ہی رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔
عون کو اس کی کال آئی تھی لیکن میننگ کے دوران اس کا فون بند ہونے کی وجہ سے وہ اس کا فون اٹینڈ نہیں کر پایا۔

اب فون آن کرتے ہی لاتعداد میسجز ایسے رسید ہوئے

اس کے اتنے سارے میسجز اور فون کال دیکھ کر عون پریشان ہو گیا اسی لئے اس نے جلدی سے گھر آنے کا فیصلہ کیا۔

لیکن گھر آتے ہی یہاں زبیدہ کو دیکھا تو مزید پریشان ہو گیا۔

وہ بھیا آرزو باجی کی طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی وہ تو خدا کا شکر ہے۔

ان کی پھوپھی آگئی۔ ورنہ میں تو بہت گھبرا گئی تھی۔ چھوٹی نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

عون پریشانی سے اندر آیا۔

کیا ہوا آرزو تم ٹھیک تو ہو

کیا ہوا تھا طبیعت خراب ہو گئی تھی تمہاری

تم نے مجھے فون کیوں نہیں کیا

ہاں فون کیا تھا وہ میرا فون بند تھا میں میٹنگ میں تھا تم ٹھیک ہونا۔ وہ
فکر مندی اسے بغیر اسے بولنے کا موقع دیئے بول رہا تھا۔
جی میں ٹھیک ہوں پھوپھو آگئی تھی۔

وہ کہہ رہی تھی جو کل رات ہم نے باہر سے کھانا کھانا ہمیں نہیں کھانا چاہیے۔

ہاں بیٹا آرزو کو احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ہر روز کوئی نہ کوئی ہونا ضروری ہے اس لئے میں نے سوچا
میں آرزو کو کچھ دن کے لیے اپنے ساتھ لے جاتی ہوں۔

زبیدہ ابھی بول ہی رہی تھیں کہ انہوں نے اپنا ہاتھ اٹھا کر انہیں بولنے سے باز رکھا۔

میں اپنی بیوی اور بچے کا خیال رکھ سکتا ہوں مجھے آپ کی ضرورت نہیں وہ سرد مہری سے بولا۔

آپ یہاں تک آئیں ہمارے لیے تکلیف اٹھائی اس کے لیے میں آپ کا شکر گزار ہوں۔

عون کہہ کر اوپر چلا گیا جبکہ آرزو پھوپھو کے سامنے شرمندہ ہو کر رہ گئی۔

اچھا بیٹا میں چلتی ہوں۔ فون کروں گی اگر طبیعت مزید خراب ہوئی تو بتانا مجھے۔

پھوپھو نے اٹھتے ہوئے کہا اتنے میں عون یونیفارم پہن کر کے نیچے آچکا تھا

کس کے ساتھ جائیں گی آپ آئیے میں آپ کو گھر چھوڑ دیتا ہوں۔

وہ انہیں کہتا گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکل گیا جب کہ وہ آرزو سے مل آہستہ آہستہ اس کے پیچھے قدم اٹھاتی باہر

آئیں

دیدار_عشقم

ارتج_شاہ

قسط_26

آج انہیں آرزو سے ملے پورا ایک مہینہ گزر چکا تھا۔
 نہ جانے کیا بات تھی کہ اس دن کے بعد آرزو نے فون بھی نہ کیا۔
 شاید عون نے اسے بات کرنے سے منع کر دیا ہو گا۔
 زبیدہ بہت پریشان تھی۔
 انہیں ہر وقت آرزو کی پریشانی لگی رہتی جو اتنی کم عمر میں ماں بننے جا رہی تھی اور کوئی بھی بڑا اس کے ساتھ نہیں
 تھا۔

مانا کے عون اس کا بہت خیال رکھتا تھا۔
 لیکن ایسے معاملات میں عون بھی کچھ نہیں سمجھتا تھا۔
 انہوں نے بہت بار عون کو فون کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ہمیشہ ہی ان کی کالز انکوار کر دیتا۔

جائے

کہیں باران کا دل چاہا کہ وہ آرزو سے ملنے کے لیے ان کے گھر چلی

لیکن پھر دل پر پتھر رکھ لیتی۔

وہ ان سے ملنا تو دور ان کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ آرزو بھی ان کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق رکھے۔

اور وہ آرزو سے بار بار مل کر ان دونوں میں بد مزگی پیدا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

انہیں یقین تھا کہ عون نے ہی آرزو کو ان سے بات کرنے کے لیے منع کر دیا ہے۔



ایک مہینہ گزر چکا تھا اس نے پھوپھو سے بات نہیں کی تھی۔ اس دن عون جب گھر واپس آیا تو سب سے پہلے اس

نے ایک بہترین بڑی عمر کی ملازمہ کا انتظام کر دیا۔

جو اس کی غیر موجودگی میں آرزو کا خیال رکھے۔

اور اس کا انتظام ہونے کے بعد عون نے آرزو کو یہی آرڈر دیا تھا کہ آج کے بعد وہ پھوپھو کو کبھی فون نہیں کرے

گی۔

اسے جب بھی کوئی پروہلم ہو گئی تو وہ ان سے رابطہ کرے نہ کہ اپنی پھوپھو سے۔

ان لوگوں سے دور ہو کر الگ مکان میں اس لیے رہ رہا ہے تاکہ ان لوگوں کا سایہ بھی اس کی زندگی پر نہ پڑے۔

عون نے اسے صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ ان لوگوں کی اپنی زندگی میں مخالفت اسے ہرگز گوارا نہیں۔

اس لیے بہتر ہو گا کہ آرزو بھی اب سے کوئی تعلق نہ رکھے۔
آرزو نے اسے بہت سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنی بات سے نہ پلٹا۔

اس کی وجہ سے ان دونوں میں کافی لڑائیاں بھی ہوئی جس کے اینڈ پے آرزو ہمیشہ ہمت ہار کے بیٹھ جاتی وہ چاہے کتنی بھی کوشش کیوں نہ کر لے لیکن کبھی بھی اس سے لڑ نہیں پاتی تھی۔
عون کی اونچی آواز کے سامنے اس کی آواز دب جاتی۔

نجانے کیوں اسے عون کی اونچی آواز سے ڈر لگتا تھا۔
آرزو سمجھ گئی تھی کہ وہ عون سے لڑ نہیں سکتی لیکن ناراض تو سکتی تھی وہ دو ہفتے سے اس سے ناراض تھی۔
اور روز آکر اسے منانے کی کوشش کرتا۔

لیکن آرزو نے ناماننے کی قسم کھا رکھی تھی آج کل اس نے ایک ہی رٹ لگائی تھی کہ اسے واپس اسی گھر میں جا کر رہنا ہے۔

عون اسے منانے کی کوشش کرتا ہے اور جب بات بس سے باہر ہو جاتی چلاتا غصہ کرتا اور پھر خود بھی ناراض ہو کر بیٹھ جاتا۔

پھر دو سرے دن ایک نے سرے سے اسے منانے کی کوشش کرتا۔
عون نے غصے میں آکر اس کا نمبر بدل دیا وہ جانتا تھا کہ آرزو کو کوئی نمبر یاد نہیں ہے۔
جس کی وجہ سے اب وہ پھوپھو سے بات نہیں کر پار ہی تھی



پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے سب کچھ بالکل ٹھیک ہے۔
بس اپنی خوراک کا خاص خیال رکھیں آپ بہت کمزور ہیں۔
باقی جس طرح سے آپ کے ہسپتال آپ کا خیال رکھ رہے ہیں
ان شاء اللہ کوئی پر اہم نہیں ہوگی۔

ماشاء اللہ آپ بہت پیاری ہیں اور آپ کے ہسپتال آپ سے بہت پیار کرتے ہیں بے بی آجانے کے بعد ان
شاء اللہ اور بھی زیادہ کریں گے۔
ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے سامنے بیٹھی تھی آرزو سے کہا۔
تو وہ بے ساختہ شرمادی۔

پھر ایک نظر کمرے کے باہر دیکھا جہاں عون اس کا انتظار کر رہا تھا۔
وہ صبح زبردستی اسے ساتھ لایا تھا۔

ورنہ وہ تو اس کے ساتھ ہوسپتال آنے میں بھی نخرے دکھا رہی تھی۔
یہ بات الگ تھی کہ عون کے سامنے اس کے نخرے کم ہی چلتے تھے۔
وہ اٹھ کر باہر اس کے پاس آئی۔

ہو گیا چیک اپ اب گھر چلیں آرزو نے منہ بنا کر کہا۔

کیا کہا ڈاکٹر نے عون نے فکر مندی سے پوچھا۔

کیا کہے گی ڈاکٹر بالکل ٹھیک ہوں میں میں نے تو گھر پہ بول دیا تھا وہ منہ بناتی آگے چل دی۔

اس کی ناراضگی عون کو بہت بھاری پڑ رہی تھی۔

کچھ تو بتایا ہی ہو گا ڈاکٹر نے عون اس سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہا تھا۔

کچھ نہیں کہا بس اتنا ہی کہا کہ میں بالکل ٹھیک ہوں اور بے بی بھی ہیلتھی ہے۔ اور اب آپ مجھے گھر چھوڑ کر

جائیں اپنے کام پر آرزو نے منہ پھیرتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دیا۔

لیکن آج تو میں سارا دن اپنی بیوی کے ساتھ گزاروں گا۔

ایک مزے دار سانچ کرتے ہیں پھر کہیں گھومنے چلے گے عون نے آفر کی۔

اب آرزو اپنا منہ سیدھا رکھیے تو ٹھیک ورنہ تھوڑی دیر کے بعد عون کو بھی غصہ آجانا تھا۔

میں باہر کا کھانا نہیں کھا سکتی عون جی ڈاکٹر نے منع کیا ہے۔ اور ویسے بھی پھوپھو کہتی ہیں کہ وہ کچھ بولنے ہی والی

تھی کہ اس نے عون کی طرف دیکھا جو سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

مطلب صاف تھا ان کا ذکر کر کے اس نے عون کا موڈ خراب کر دیا ہے۔

کھانا کھانا ہوتا ہے آرزو باہر کا کھانا کھا کر کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اگر ڈاکٹر نے منع کیا ہے تو ٹھیک ہے میں تمہیں

واپس گھر لے چلتا ہوں اور آج میں خود اپنے ہاتھوں سے تمہارے لیے کچھ اسپیشل بناؤں گا۔

عون نے آج اپنے غصے کو کنٹرول کر کے اسے خوش کرنے کی کوشش کی تھی۔

جس کی وجہ سے آرزو کچھ نہ بول پائی۔



وہ اسے لے کر گھر آیا اور اپنے کہے کے عین مطابق اس کے لئے اس کی پسند کا کھانا بنانے لگا۔

آرزو جانتی تھی کہ کچن کا کیا حال ہو چکا ہو گا۔

بیچاری ریحانہ آٹنی اور چھوٹی دونوں کو اس نے کچن سے باہر نکال دیا تھا۔

جبکہ ریحانہ آٹنی یہ سوچ کر سر پکڑ کر بیٹھ چکی تھی کہ کچن کا کیا حال ہو گیا ہے۔

اور چھوٹی بیٹھ کر اپنے آنے والے کام کو گن رہی تھی۔

باجی بھیاجی کو منع کریں نا اتنا گند پھیلا دیا ہے ہر طرف اس کو سمیٹتے سمیٹتے چار دن لگ جائیں گے۔

چھوٹی نے بے بسی سے آکر اس کی منت کی جبکہ وہ جانتی تھی کہ عون اگر کچھ ٹھان لے تو اسے کر کے ہی دم لے گا۔

اب اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ انسپیکٹر عون اچھا کھانا بنا سکتے ہیں یا نہیں لیکن کھانا تو وہ بنا کر رہیں گے۔



پھر کچھ ہی دیر کے بعد آرزو کے سامنے ایک مزے دار سی ڈش حاضر تھی۔

پلو آرزو کھاؤ میں نے زندگی میں پہلی بار کچھ بنایا ہے۔

جلدی سے ٹیسٹ کر کے بتاؤ کہ کیسا بنا ہے۔

عون کے اسپیشل ٹریٹمنٹ سے آرزو اپنی ناراضگی بھول گئی تھی۔

عون نے اپنے ہاتھ سے نوالہ بنا کر اس کے منہ میں ڈالا اور اب وہ ایکسائڈ سا ہو کر اسے دیکھ رہا تھا آخر اس نے اتنی محنت سے کھانا بنایا تھا۔

جبکہ آرزو ہر ممکن کوشش کر رہی تھی کہ یہ نوالہ اندر چلا جائے۔

لیکن آرزو نہ اسے کھا پار ہی تھی اور نہ ہی نکال پار ہی تھی۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ عون نے آخر اس ڈش میں ایسا کیا ڈالا ہے۔

آخر آرزو اپنے محاذ میں کامیاب ہوئی۔

بتاؤ نہ کیسا بنا ہے عون نے پوچھا لہجے میں ایکسائڈمنٹ برقرار تھی۔

بہت اچھا آرزو نے بڑی مشکل سے الفاظ ادا کیے۔

سچ میں روک کیوں گئی اور کھاؤ نہ عون نے ایک اور نوالہ بنا کر زبردستی اس کے منہ میں ڈالا۔

اس سے پہلے کہ آرزو اسے نکلنے کی کوشش کرتی ریکانہ آٹنی ہاتھ میں چینی کا ڈبہ لے کر آئیں۔

سرجی آپ نے نمک کی جگہ چینی ڈال دی ہے کھانے میں ریکانہ آٹنی نے عون کے سر پر دھماکہ کرتے ہوئے

بتایا عون نے بے یقینی سے آرزو کی طرف دیکھا۔ جو بڑی مشکل سے عون کا اپنے منہ میں ڈالا ہوا نوالہ چبانے کی

کوشش کر رہی تھی۔

عون حیرت سے ریکانہ کو دیکھ رہا تھا

جبکہ وہ شکر گزار نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی

اور تمہیں یہ اچھا لگ رہا تھا اس بار عون نے سخت نگاہوں سے اسے گھورا۔

یہ سب کچھ تم میرا دل رکھنے کے لئے کہہ رہی تھی عون نے دکھ سے کہا۔
خدا کے لئے آرزو جو چیز تمہیں ناپسند ہو مجھے بتایا کرو اس طرح سے زندگی نہیں کٹے گی۔ عون نے سمجھانا چاہا۔
اگر میں کہتی کہ یہ اچھا نہیں ہے تو آپ کو برا لگتا نہ وہ معصومیت سے بولی۔
مجھے اچھا لگے یا برا لیکن آج کے بعد تم کیسی بڑی چیز کو اچھا نہیں کہو گی۔
تم اتنے خراب کھانے کو کس طرح سے کھا رہی تھی۔
عون نے ایک نظر اپنی بنائی ہوئی ڈش کی طرف دیکھا۔
اٹھاویہ سب اور کچھ اچھا سا بنا کر لاؤ اس نے ریسکانہ کو آرڈر دیا۔
جس کی تکمیل کرتے ہوئے وہ فوراً برتن اٹھا کر لے گی۔



شام کے تقریباً سات بجے کا وقت تھا جب عون کو فون آیا۔

ٹھیک ہے سر میں کچھ دیر میں پہنچتا ہوں عون نے فون رکھتے ہوئے کہا
نجانے کیا بات ہوئی تھی لیکن آرزو بس اتنا ہی سن پائی تھی کہ وہ اسے اس وقت اکیلا چھوڑ کے جا رہا ہے۔
عون جی آپ کہاں جا رہے ہیں اس وقت ریسکانہ اور چھوٹی کے جانے کے بعد وہ ابھی ابھی دروازہ بند کر کے آئی
تھی جب موسم کے خطرناک ارادے دیکھ کر وہ فوراً اپنے کمرے میں عون کے پاس آئی۔

سنو آرزو تم دروازہ بند کر لو مجھے بہت ضروری کام ہے میں تھوڑی دیر میں
آجاؤں گا۔

عون یونیفارم پہنے تیار کھڑا تھا۔

نہیں عون جی باہر بارش ہونے والی ہے آپ اس وقت کہیں نہیں جائیں گے۔ عون جی میں کیسے رہوں گی پلیرز
مت جائیں مجھے اکیلے چھوڑ کر۔ دیکھیے باہر بارش ہونے والی ہے۔ آرزو اس کے جانے کا سن کر رونے والی ہو گئی

اوہو آرزو کیا ہو گیا ہے تمہیں بس تھوڑی دیر میں واپس آجاؤں گا۔

اور مجھے تو لگ رہا ہے کہ بارش بھی صرف آنکھ مچولی کھیل رہی ہے آج نہیں ہوگی بارش اور اگر ہو بھی گئی تو جب
تک یہ شروع ہوتی ہے تب تک میں واپس آجاؤں گا عون نے اسے دلاسا دیتے ہوئے کہا۔

نہیں عون جی پلیرز آپ نہیں جائیں بس نہیں جائیں آپ میں نے کہہ دیا نا آرزو ضدی انداز میں بولی۔

آجکل وہ بہت ضدی ہوتی جا رہی تھی۔ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ ایسے وقت میں اس کا چڑچڑاپن نارمل ہے۔

اس کی وجہ سے عون بھی بڑی خوشی سے اس کے نخرے اٹھا رہا تھا۔

میری جان میں تھوڑی دیر میں واپس آجاؤں گا تمہیں بالکل بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ اسے

پیارے سمجھاتے ہوئے بولا۔

اگر ایسی بات ہے عون جی تو مجھے راستے میں پھوپھو کے گھر چھوڑ دیں اور واپسی پر مجھے اپنے ساتھ لے آئیے گا

آرزو نے حل پیش کیا جس پر عون کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے آرزو تمہارے پاس ہر بات کا ایک ہی حل ہے۔۔۔ جب میں کہہ رہا ہوں میں تھوڑی دیر میں واپس آجاؤنگا تو پھر اس بے فضول ضد کا کیا مطلب ہے۔ میں نے کہا نہ میں تھوڑی دیر میں واپس آجاؤں گا آرام سے دروازہ بند کرو۔ اور پھر جا کر سو جاؤ۔ میرے پاس ڈوبلیکیٹ کی ہے میں خود ہی دروازہ کھول کے آجاؤں گا۔ اس بار وہ تھوڑا سختی سے بولا تو آرزو کچھ بھی نہ بول پائی۔ موڈ ٹھیک کر اپنا یار جلدی آجاؤں گا۔ وہ جانے سے پہلے ایک بار پھر پیار سے سمجھاتے ہوئے بولا۔ تو آرزو نے بنا کچھ بولے دروازہ بند کر دیا۔ جب کہ موسم کے خطرناک تیور دیکھ کر بوہ اور زیادہ ڈرنے لگی تھی

عون کو گئے ہوئے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ تیز بارش شروع ہو گئی۔ وہ جو پہلے ہی ڈر کے بیٹھی تھی بارش کی آواز سن کر بالکل ہی بستر میں گھس گئی۔ یا اللہ جی بارش بیشک ہوتی رہے کوئی مسئلہ نہیں ہے بس بجلی نہیں کڑکنی چاہیے۔ وہ دونوں ہاتھ جوڑے دعائیں مانگ رہی تھی۔ جب اچانک تیز کڑکنی بجلی کی آواز آئی۔



novels mania
www.urdu novels mania.com

اور اس کے ساتھ ہی آرزو کی چیخ بلند ہوئی۔

اس نے جلدی سے اپنا موبائل اٹھایا اور عون کے نمبر پر فون کرنے لگی۔

لیکن فون بختارہا اور عون نے نہیں اٹھایا۔

عون جی پلیز فون اٹھا سیے یہاں بہت تیز بارش ہو رہی ہے۔

یا اللہ جی عون جی فون کیوں نہیں اٹھا رہے۔

آرزو نے پریشانی سے پھر سے نمبر ڈائل کرنا شروع کیا۔

لیکن بار بار فون کرنے کے بعد بھی عون نے فون نہ اٹھایا۔

یا اللہ جی عون جی تو فون ہی نہیں اٹھا رہے میں کیا کروں۔

بہت کوشش کے بعد وہ ہمت کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی۔

لیکن اس کی یہ کوشش ناکام ثابت ہوئی کیونکہ بہت کوشش کے بعد بھی اسے نیند نہ آئی

باہر ہر تھوڑی دیر کے بعد کڑکتی بجلی کی آواز آتی تھی اور اس کا ننھا سادل کانپ اٹھتا۔

اس نے ڈر کر ایک بار پھر سے عون کو فون ملا نا شروع کیا لیکن پانچ چھ بار فون کرنے کے بعد بھی عون نے فون

نہ اٹھایا۔

جب اچانک لائٹ چلی گئی۔

اور لائٹ جاتے ہی آرزو کا ڈر مزید بڑھ گیا۔

اب آنسو روکنا مشکل تھا۔ وہ ڈر کے مارے رونے لگی۔

روتے روتے اس نے ایک بار پھر سے عون کو فون ملا ناچاہا
اور ہر بار کی طرح عون نے اس بار بھی فون نہیں اٹھایا۔ اب تو فون کی بیٹری بھی ختم ہونے والی تھی۔
اور اگر ایسا ہوا تو کمرے میں اندھیرا ہو جائے گا پھر اس کا یہاں رہنا ناممکن ہے۔
ٹارچ تو نیچے والے کمرے میں ہے نیچے والے کمرے میں چلی جاتی ہوں وہاں بجلی کڑکنے کی بھی آواز کم آئے گی

وہ اپنے موبائل کی ٹارچ جلائے نیچے کی طرف آئی
وہ آہستہ آہستہ چلتی سیڑھیوں کے پاس آئی ابھی اس نے پہلی سیڑھی پر ہی پیر رکھا تھا جب اس کا فون اچانک بند
ہو گیا۔

اور اسی وقت بجلی کڑکنے کی وجہ سے آرزو ڈر کر پیچھے واپس اپنے کمرے میں جانے لگی کہ اس کا پاؤں پھسلا اور وہ
سیڑھیوں سے نیچے گر گئی۔

درد کی ایک لہر اس کے پورے جسم میں دوڑی تھی۔
اس نے اپنے آپ کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

لیکن وہ اپنے آپ کو نہیں بچا پائی۔ اور ایک بار پھر سے اس گھر میں آرزو کی چیخوں کی آواز گونجی۔
لیکن یہ چیخیں ڈر یا خوف کی وجہ سے نہیں بلکہ اس درد کی وجہ سے تھی جو اس وقت آرزو برداشت کر رہی تھی

#دیدار_عشقم 

ارتج_شاہ

قسط_27

عون نے جیسے ہی اپنا موبائل اون کیا تو اس میں لاتعداد آرزو کے میسجز تھے جیسے دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا یقیناً بارش کی وجہ سے وہ بہت زیادہ ڈر گئی ہوگی لیکن اب بارش کافی کم ہو چکی تھی۔

شاید اب تک تو وہ سو بھی چکی ہوگی لیکن عون کے آنے سے پہلے وہ کبھی نہیں سوتی تھی۔

عمر میرے ساتھ چلے گیا اکیلے جائے گا عمر کی گاڑی پچھلے کچھ دنوں سے خراب تھی جس کی وجہ سے عون اسے پک اور ڈراپ کرنے جاتا تھا۔

یار چھوڑ دے مجھے اور آرزو بھابھی کے ہاتھ کی چائے پلا دے اس اے ایس پی نے تو آج دماغ کا دہی کر کے رکھ دیا۔

بھابھی کے ہاتھ کی چائے پی کے ریلیکس ہو جاؤں گا

عمر نے کہا

وہ تو ٹھیک ہے لیکن یار مجھے تو پہلے گھر جانا ہے عون نے کہا۔

ہاں تو ہم تیرے گھر ہی جا رہے ہیں نہ عمر کو کچھ سمجھ نہ آیا۔

میں اس گھر کی نہیں وہ پرانے والے گھر کی بات کر رہا ہوں عون نے سمجھایا تو عمر بے ساختہ مسکرایا تو آج بھی اسی گھر کو اپنا گھر مانتا ہے پتہ ہے تجھے۔

کچھ چیزیں اور کچھ رشتے کبھی نہیں بدل سکتے چاہے ہم انہیں دل سے اتارنے کی کوشش کرے لیکن وہ ہمارے دل میں اپنا گھر پہلے سے بنائے بیٹھے ہوتے ہیں۔

جن رشتوں سے توجان چھڑا کر بھاگنا چاہ رہا ہے نہ عون وہ تیرے دل میں جگہ بنا کر بیٹھے ہیں۔

ان رشتوں سے دامن بچانا اتنا آسان نہیں عمر نے آج پھر اسے سمجھانے کی ناکام سی کوشش کی۔

بس بس تیرے لیکچر کی ضرورت نہیں ہے میں بس آخری بار اس گھر میں جا رہا ہوں آج میں یہ قصہ ہی تمام کر دینے والا ہوں۔

عون نے غصے سے اس کی بات کاٹی۔

آرزو کب سے فون کئے جا رہی تھی لیکن پچھلے آدھے گھنٹے سے اس نے کوئی فون نہیں کیا۔ یقیناً ناراض ہو گئی ہوگی۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے فون جیب میں ڈال چکا تھا اس کا ارادہ گھر جا کر ہی آرزو کو منانے کا تھا۔



باقی سب کچھ تو ٹھیک ہے عون لیکن ہم یہاں کیوں آئے ہیں عمر نے پوچھا۔

ہوا

ابھی تو بتایا تھے آج میں اس گھر سے ہر رشتہ توڑنے آیا ہوں عون بتاتا
اندر چلا گیا۔

تو عمر بھی اس کے پیچھے آیا۔

ارے عون بیٹا آؤ نہ تم وہاں کیوں کھڑے ہو زبیدہ تقریباً بھاگتے ہوئے اس کے قریب آئیں جب عون نے اپنا
ہاتھ اٹھا کر انہیں کچھ بھی بولنے سے باز رکھا۔
مجھے کچھ ضروری کام تھا اس نے تمام گھر والوں کی طرف ایک نظر اٹھا کر دیکھا جو تھوڑی دیر پہلے بیٹھے چائے سے
لطف اندوز ہو رہے تھے۔

ان کے گھر میں رات کے وقت چائے پی جاتی تھی۔

ہم بیٹھ کے بات کرتے ہیں عون زبیدہ اتنے دنوں کے بعد اسے دیکھ کر بہت خوش تھی۔
جبکہ آرزو سے ان کا رابطہ اب نہ ہونے کے برابر تھا۔

کیونکہ اس دن کے بعد وہ آرزو سے اب تک نہ مل پائی تھی اور نہ ہی فون پر کوئی رابطہ تھا۔

میں یہاں بیٹھنے نہیں آیا یہ پیپر زدینے آیا ہوں یہ گھر جو دادا نے میرے نام کیا تھا میں واپس آپ کے شوہر اور
آپ کے جیٹھ کے نام کر چکا ہوں یہ ان دونوں کی جائیداد ہے ان دونوں کا حق بنتا ہے اس پر دادا نے غلط فیصلہ کیا
تھایہ سب کچھ میرے نام کر کے۔

اور اب اسے میں ٹھیک کرنے جا رہا ہوں

آج سے میرا اس گھر سے اس گھر کے لوگوں سے اور خاص کر کے آپ سے کوئی تعلق نہیں۔

غون بنا کسی لحاظ کے اور یہ جانے بغیر کے اس کے الفاظ کسی کے دل پر طرح چل رہے ہیں بولا

میں آپ سے اور آپ کے اس گھر سے اپنا ہر رشتہ ختم کر رہا ہوں۔

اب آپ لوگ میری بیوی سے کوئی تعلق نہیں رکھیں گے نہ مجھ سے آپ کا کوئی رشتہ ہے اور نہ ہی میری بیوی اور میرے بچے سے۔

بہتر ہو گا کہ اب آپ ہماری زندگی میں انٹرفیرنہ کریں۔ میں نہیں چاہتا کہ میری زندگی آپ لوگوں کی وجہ سے ڈسٹرب ہو یقیناً آپ لوگ میری بات کو سمجھ چکے ہوں گے وہ فاعل کو ٹیل پر پٹکتا وہاں سے باہر نکل چکا تھا۔ جبکہ اس کی ماں وہیں زمین پر بیٹھ کے دھاڑے مار مار کے رونے لگی آج اس نے اپنا آخری سہارا بھی کھو دیا۔ وہ جو اسے یقین تھا کہ اس کا بیٹا لوٹ کے آئے گا وہ اسے ماں کہہ کر پکارے گا وہ اسے معاف کر دے گا سب پر پانی پھر چکا تھا ان کی ہر امید ٹوٹ چکی تھی۔

سب ہی ادا اس تھے۔ سمیر اور غاور بھاگ کر ان کے قریب آئے اور انہیں شانوں سے تھام کر اپنے ساتھ لگایا رو کو اسے وہ چلا جائے گا وہ مجھے چھوڑ کر چلا جائے گا خدا کے لئے رو کو۔

کوئی تو روک لو اسے زبیدہ کے رونے کی آوازیں باہر تک آرہی تھی عمر کو بے ساختہ ان پر ترس آیا لیکن ان کے پتھر دل بیٹے کا دل نہ پلگا۔

غون یہ تو نے ٹھیک نہیں کیا عمر نہ رہ سکا تو بول پڑا۔

بالکل ٹھیک کیا ہے میں نے اور زیادہ باتیں مت کر چل تجھے آرزو کے ہاتھ کی چائے پلاتا ہوں

عون اس کی بات کو اہمیت دیے بغیر بولا اور گاڑی سٹارٹ کر دی



عمر کا موڈ سارے راستے اوف رہا وجہ تو عون جانتا تھا اس لیے پوچھنا اس نے ضروری نہ سمجھا۔

یار وہ لوگ میرے گھر والے ہیں خدا کے لئے اس طرح سے منہ بنا کر مت بیٹھ۔

تو نے ان کے ساتھ ٹھیک نہیں کیا عمر نے غصے سے کہا۔

وہ عورت جس کے لائق ہے میں نے اسے وہی دیا ہے۔

زبان سنبھال کے بات کر عون تو اپنی ماں کے بارے میں بات کر رہا ہے عمر غصے سے بولا۔

ہاں جیسے تُو تو انجان ہے کہ اس ماں نے میرے ساتھ کیا کیا اب عون کو بھی غصہ آنے لگا

عون تو کبھی اپنی غلطیوں کو نہیں دیکھتا ہمیشہ دوسروں کی چیزوں سے غلطی نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔

مانا کہ وہ تجھے اس دنیا میں نہیں لانا چاہتی تھی لیکن پھر بھی تو آیا نہ وہ تیری ماں ہیں اس دنیا میں ان سے زیادہ تجھے

کوئی پیار نہیں کر سکتا تو ایک ماں کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے عمر اب بھی اس پر غصہ کر رہا تھا۔

www.urdu novelsmania.com

ماں۔۔۔ وہ ہنسا ایسی ہوتی ہے ماں۔۔۔ عون نے سر جھٹکا۔

ماں ماں ہوتی ہے اور وہ ایسی ویسی نہیں ہوتی

لیکن سچ تو یہ ہے کہ ماں کی قدر صرف وہ لوگ سمجھ سکتے ہیں جن کی ماں نہیں ہوتی عمر نے بے ساختہ اپنی آنکھوں

سے آنسو صاف کیے تھے

عون نے ناچاہتے ہوئے بھی اسے ہرٹ کیا تھا۔

تجی اس کا گھر آگیا۔

عون نے باہر آ کر دروازہ کھٹکھٹایا لیکن اندر سے کوئی آواز نہ آئی۔
 - آرزو اوپر والے کمرے میں ہے شاید سوچتی ہوگی لیکن کوئی بات نہیں آرزو سو گئی تو کیا ہوا میں ہوں نہ میں
 اپنے یار کے لئے چائے بناؤں گا عون نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے کہا اور اپنی جیب سے ڈبلکیٹ کی
 نکالی۔

لیکن دروازہ کھول کے جیسے ہی انہوں نے اندر قدم رکھا۔

عون کو لگا جیسے اس کا پورا وجود بے جان ہونے لگا ہے۔

آرزو بے ہوش زمین پر پڑی تھی وہ دوڑ کر اس کے قریب آیا۔

جبکہ عمر اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ انہی سیڑھیوں سے گری ہے۔

کیونکہ آدھی سیڑھیوں پر اس کا موبائل پڑا تھا۔

عون لگتا ہے بھابھی سیڑھیوں سے گر گئی ہیں تو جلدی سے اٹھا کر باہر لائیں گاڑی اسٹارٹ کرتا ہوں۔

عمر نے جلدی سے کہا اور اس کے ہاتھ سے گاڑی کی چابی لے کر باہر کی طرف بھاگا۔

آرزو تمہیں کچھ نہیں ہو گا ہم ابھی ڈاکٹر کے پاس چل رہے ہیں۔ عون کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہو رہا تھا وہ

کیسے اس حالت میں اسے اکیلا چھوڑ کے جاسکتا تھا جب کہ وہ جانتا ہے کہ اسے بارش سے خوف آتا ہے۔

وہ اسے اٹھائے بے چینی سے باہر کی طرف بھاگا تھا۔

ایک ڈر ایک خوف سب کچھ کھودینے کا۔

ہو رہا

وہ جو اپنی الگ دنیا بسانے جا رہا تھا اپنی الگ دنیا بنانے جا رہا تھا سب کچھ ختم
تھا وہ بھی اس کی نظروں کے سامنے نہ جانے آرزو کتنی دیر سے وہاں نیچے پڑی تھی۔
اتنی سردی اور بارش میں آرزو کی حالت نہ جانے کتنی دیر سے تکلیف سے تڑپتی رہی ہو گی وہ۔
عمر نے گاڑی فل سپیڈ میں ہسپتال کی طرف بھرائی۔
اور کچھ ہی دیر میں وہ لوگ ہسپتال پہنچ چکے تھے



دیکھیں پیشنٹ کی حالت بہت خراب ہے۔ ہمیں ڈیوری ابھی کرنی ہو گی
آپ دعا کریں ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا لیڈی ڈاکٹر اسے دلاسہ دیتی اندر جانے لگی۔
جبکہ آپریشن کا نام سن کر وہ پریشان ہو چکا تھا۔

ڈاکٹر آپ نے تونا مل ڈیوری کیس بتایا تھا۔ عون نے پریشانی سے کہا
جی ہاں نار مل ڈیوری کیس ہوتا اگر یہ نار مل ڈیوری ہوتی یہ سیڑھیوں سے نیچے گری ہیں
ڈاکٹر وقت ضائع کئے بغیر اندر جا چکی تھی۔

جبکہ عون اس کی حالت سے وہ کافی گھبرایا ہوا الگ رہا تھا عمر کا دل چاہا کہ وہ مصباح کو یہاں بلا لے۔
لیکن مصباح بھی یہاں کیا کر سکتی تھی۔

عمر اب خود بہت پریشان ہو چکا تھا جب کہ عون کا فون اس کے ہاتھ میں تھا۔
اس نے بنا عون کے بارے میں سوچے عون کے گھر پر فون کیا۔

اس کا فون دیکھتے ہی زبیدہ بیگم نے فون اٹھالیا۔

ہیلو آنٹی پلیر کیا آپ اسی وقت ہسپتال پہنچ سکتی ہیں آرزو بھابی سیڑھیوں سے نیچے گر گئی ہیں اور مجھے اور عون کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا

پلیر اگر آپ یہاں آجائیں تو عمر نے بہت التجا لہجے میں کہا۔

بیٹا کون سے ہسپتال میں آرزو ٹھیک تو ہے نہ میں بس ابھی پہنچتی ہوں زبیدہ نے پریشانی سے کہا

آنٹی پلیر آپ جلدی آجائیں

عمر نے انہیں اسپتال کے بارے میں تفصیل سے بتاتے ہوئے بلایا۔

جبکہ عون پریشانی سے بیٹھا ہوا تھا۔

وہ جانتا تھا بے شک وہ کتنا ہی کیوں نہ انکار کر لے اسے اس وقت صرف اور صرف اپنی فیملی کی ضرورت ہے



اپنے کہے کے مطابق زبیدہ اور اس کی فیملی کچھ ہی دیر میں اسپتال پہنچ چکے تھے

کیا ہوا آرزو کو ٹھیک تو ہے نہ وہ۔

انہوں نے عمر سے پوچھنے کے بجائے عون سے پوچھا تھا شاید انہیں اس وقت اس سے کوئی شکایت نہ تھی وہ اپنا

روناد ہونا دکھ تکلیف بھول کر اپنے بیٹے کی تکلیف میں شامل ہو رہی تھی۔

لیکن فی الحال وہ کچھ بھی نہ بول پایا۔

ٹھیک

تو فکر مت کرو عون بیٹا آرزو بالکل ٹھیک ہوگی کچھ نہیں ہوگا سب کچھ ہے۔

ابھی وہ اسے حوصلہ دیں ہی رہی تھی کہ ڈاکٹر باہر آئی

دیکھیں اس وقت ہم صرف ایک ہی کو بچا سکتے ہیں یا بے بی کو یا پھر مدر کو۔

جلدی سے فیصلہ کریں کہ آپ کس کی زندگی بچانا چاہتے ہیں۔۔ دیکھیں اگر آپ بچے کو بچانا چاہیں گے تو بھی مجھے نہیں لگتا کہ اس سے کوئی فائدہ ہوگا کیوں کہ وہ سیون منٹہ پریگنیٹ ہیں اور سیون منٹہ چائلڈ کم ہی آگے زندگی مدر کے بغیر سروسوائو کر سکتے ہیں

ڈاکٹر فائل اور پین اس کے ہاتھ میں پکڑتی واپس جا چکی تھی

جب کہ وہ فائل اور پین اپنے ہاتھ میں پکڑے بے یقینی سے اسے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا

میری آرزو کو کچھ نہیں ہو سکتا میں کچھ نہیں ہونے دوں گا اسے۔ امی امی میری آرزو کو کچھ نہیں ہوگا نا وہ ان کا ہاتھ تھام کر کسی بچے کی طرح پوچھا تھا۔

www.urdu novels mania.com

میں اپنی آرزو کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔

عون نے ایک پل میں پیپر کے خالی ڈبے میں ٹیک لگادی

جبکہ نرس اس کے ہاتھ سے پیپر کھینچ کر واپس اندر بھاگ چکی تھی۔

بابا میں نے ٹھیک کیا نا۔

میں اس کو کھو نہیں سکتا میں اس سے بہت پیار کرتا ہوں۔

اس نے اپنے ساتھ کھڑے بابا سے پوچھا۔

27 سال پہلے میں نے بھی یہی فیصلہ کیا تھا عون۔ لیکن اس دن یہ معجزہ ہوا تھا کہ تیری ماں کے ساتھ تو بھی بچ

گیا۔ بابا نے پیار سے اسے پچکارا۔

لیکن وہ بے یقینی سے انہیں دیکھ رہا تھا

آرزو مجھ سے ناراض تو نہیں ہوگی نہ اس نے کہا تھا

اسے یہ بچہ کسی بھی حال میں چاہیے وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہتی ہے وہ مجھے تحفہ دینا چاہتی تھی امی امی وہ مجھ

سے ناراض تو نہیں ہو جائے گی نہ میں نے کچھ غلط تو نہیں کیا نا۔

عون ان کا ہاتھ تھا میں پوچھ رہا تھا شاید وہ اپنی ساری ناراضگی سارا غم سارا دکھ بھول چکا تھا۔

شاید وہ اس وقت یہ بھول چکا تھا کہ وہ کس کے سہارے بیٹھا ہے

شاید وہ یہ بھول چکا تھا وہ کس کے کندھے پہ سر رکھ کے رو رہا ہے۔

نہ میری جان میرا بچہ آرزو تجھ سے ناراض نہیں ہوگی تو فکر نہ کر۔

سب کچھ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔

اندر آپریشن جاری تھا جبکہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کی ٹینشن بڑھتی جا رہی تھی



آپ کی وائف اب خطرے سے باہر ہے کچھ ہی دیر میں انہیں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا۔

نرس اسے خوشخبری سنائی اور واپس چلی گئی۔

جب عون نے بنا سوچے سمجھے زبیدہ کو اپنے گلے لگایا تھا جبکہ باقی ڈاکٹری کاروائی سمیر اور غاور نے پوری کی تھی۔

عون کے اس مشکل وقت میں وہ اس کے سب سے بڑے سہارے بن کر اس کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔ شاید فیملی ہوتی ہی اسی لیے ہے۔



عون نے کمرے میں قدم رکھا تو آرزو نے نظریں پھیر لیں پھوپھو کہہ دیجئے انہیں کہ یہاں سے چلے جائے مجھے ان کا چہرہ نہیں دیکھنا۔ کیسے یہ اپنے بچے کو مار سکتے ہیں۔

آج انکی خود ساختہ نفرت کی وجہ سے میں نے اپنا بچہ کھودیا۔ کہہ دیں ان سے کی میرا ان سے کوئی تعلق نہیں بھیجیں انہیں یہاں سے میں انکی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی۔ آرزو اپنا سارا ڈر اور خوف بھلائے غصے سے چلائی تھی۔

عون کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ آرزو اسے اپنے ہی بچے کا قاتل کہہ رہی تھی۔

عون نے دو قدم آگے بڑھ کر اسے سمجھانا چاہا۔

جبکہ آرزو کی اس بات پر اسے بہت غصہ آیا تھا

عون بیٹا باہر چلویہ وقت سہی نہیں ہے بابا اس کے قریب آ کر کہنے لگے۔

بچے کا نہیں بابا دیکھیں کس طرح سے بات کر رہی ہے وہ مجھ سے وہ مجھے میرے قاتل تو رہی ہے عون غصے سے اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

بیٹا پلیرز میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو اس وقت وہ اس کنڈیشن میں نہیں ہے کہ تمہیں یا تمہاری کسی بات کو سمجھ پائے۔

پلیرز چلو یہاں سے وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے باہر لے آئے

دیدار_عشقم

ارتج_شاہ

قسط_28



عون نے آرزو سے ملنے کی اور بات کرنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ اس میں کوئی بات نہیں سُن رہی تھی

اس کا کہنا تھا کہ اسے عون سے بات نہیں کرنی

اگر وہ الگ مکان میں رہنے کی ضد نہ کرتا تو یہ سب کچھ نہ ہوتا

اس کی خود ساختہ نفرت نے ان سے ان کے بچے کو دور کر دیا تھا۔

کیا نہیں سوچا تھا ان دونوں نے اپنے ہونے والے بچے کے لیے اور کیا ہو گیا

اگر اس دن عون اس کی بات مان کر اسے زبیدہ کے پاس چھوڑ جاتا تو شاید آج اس کا بچہ بالکل ٹھیک ہوتا اسے عون سے کوئی شکایت نہیں تھی

وہ جانتی تھی کہ عون کو اپنا بچہ کھونے کا بہت دکھ ہے وہ بھی اس کے غم میں برابر کا شریک ہے لیکن وہ اس کو اس طرح سے معاف نہیں کر سکتی تھی۔

اگر وہ عون کو اس طرح سے معاف کر دیتی تو وہ کبھی رشتوں کی اہمیت نہیں سمجھ سکتا تھا۔ آرزو کے پاس عون کو سمجھانے کا یہ آخری موقع تھا

وہ جانتی تھی کہ اسے آرزو کی ضرورت ہے

لیکن پھر بھی وہ اسے اکیلا چھوڑ چکی تھی تاکہ وہ ان رشتوں کے بارے میں سوچے ان کو سمجھنے کی کوشش کرتے

اور جب سے آرزو اس سے دور ہوئی تھی وہ گھر والوں کے قریب ہوتا جا رہا تھا شاید وہ ان کی اہمیت کو سمجھنے لگا تھا

ورنہ وہ آرزو سے واپس گھر چلنے کا کہہ چکا تھا۔

لیکن وہ اسے صاف انکار کر چکی تھی۔

اس نے کہا تھا کہ وہ واپس اس کے ساتھ نہیں جانا چاہتی اور نہ ہی عون کے ساتھ رہنا چاہتی ہے

سورہا

انہیں گھر آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا تب سے عون دوسرے کمرے میں تھا۔

گھر میں سبھی لوگ عون کا بہت خیال رکھ رہے تھے۔ سب کا کہنا تھا کہ آرزو اسے معاف کر دے گی۔



عون صبح تیار ہو کر پولیس سٹیشن جانے لگا تو زبیدہ نے زبردستی ناشتہ کیلئے روک لیا۔ اس نے بہت انکار کرنے کی کوشش کی لیکن زبیدہ نے اس کی ایک بات نہ سنی۔ تو مجبوراً اسے ناشتہ کے لئے بیٹھنا پڑا۔

بیٹا دیسے میں نے تمہارے لیے پراٹھا بنایا ہے لیکن اگر تم کچھ اور کھانا چاہو تو میں ابھی بنا دیتی ہوں زبیدہ نے بہت محبت سے کہا۔

نہیں یہی ٹھیک ہے میں کھالوں گا تھینکس عون نے مروتا کہا۔

www.urdu novels mania.com

تو پاس بیٹھے بابا مسکرائے

ماں کو کون تھینکس بولتا ہے۔۔؟ انہوں نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

آپ چپ رہیں میرے معصوم بچے کو سکون سے ناشتہ کرنے دیں صبح اس کے پیچھے مت پڑ جائے گا زبیدہ نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تو بابا مسکرا دیا۔

مطلب بیٹے کے سامنے شوہر کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے انہوں نے تایا ابو کو دیکھ کر کہا تو وہ بھی مسکرانے لگے

بابا آپ کو تو اپنی پڑی ہے آج تو امی نے میرے لیے بھی پراٹھا نہیں بنایا۔
 سمیر نے بیٹھتے ہوئے شکایت کی عون اپنے ناشتے میں مصروف اپنی ہنسی دبا گیا۔
 ارے نہیں نہیں ابھی بنا دیتی ہوں تو منہ مت بنا زبیدہ نے اٹھ کرنے مسکراتے ہوئے کہا
 نہیں رہنے دہس میں آپ کے لاڈلے کے ساتھ شتیر کر لوں گا۔
 سمیر نے کہتے ہوئے عون کی پلیٹ سے بنا پوچھنے کی زحمت کیے کھانا شروع کر دیا۔
 لیکن عون کو اس کی یہ حرکت بڑی نہ لگی تھی ان دونوں میں کبھی ایسا رشتہ نہ رہا کہ وہ ایک ہی پلیٹ سے کھاتے
 لیکن آج عون کو پہلی بار احساس ہوا تھا کہ وہ اس کا بھائی ہے۔ سمیر کی اس حرکت پر وہ بھی مسکراتے ہوئے
 اپنے ناشتے میں مصروف ہو گیا

سمیر مجھے ذرا میرے دوست کے گھر چھوڑ دو بہت دن ہو گئے چکر نہیں لگایا
 بابا نے سمیر کو مخاطب کیا

بابا میری گاڑی تو درکشاپ میں ہے سمیر نے آخری نوالہ لیتے ہوئے کہا۔
 میں چھوڑ دوں۔ عون نے اٹھتے ہوئے پوچھا

ہاں تو تمہیں چھوڑو گے اور کون چھوڑے کا سنا نہیں جناب کی گاڑی بیمار ہے اسپتال میں پڑی ہے بابا نے نارمل
 انداز میں کہا تو وہ مسکراتا ہوا گاڑی نکالنے چلا گیا۔

جبکہ سمیر نے ایک نظر زبیدہ کی طرف دیکھا جو آرزو کے کہنے پر یہ سب کچھ کر رہے تھے
 انہیں آرزو ٹھیک لگی تھی عون کو ایک فیملی دینے کے لیے ایک فیملی کا اعتبار دینے کے لیے یہ سب ضروری تھا



عون کا راستہ دوسری طرف تھا لیکن وہ صرف ان کو چھوڑنے کے لئے اس سائیڈ آیا تھا گاڑی میں عون نے دو تین بار آرزو کو فون کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے فون نہیں اٹھایا تو پھر میسج کر دیا پلیز کھانا کھا لینا

بابا اس کی ساری حرکتیں بہت غور سے دیکھ رہے تھے فون نہیں اٹھا رہی وہ۔۔۔؟ بابا نے آرام سے پوچھا تو عون نے انہیں دیکھا پھر نفی میں سر ہلایا اسے وقت دو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ بابا نے مسکرا کر کہا اس کی ناراضگی ختم نہیں ہو رہی

تمہاری ماں بھی ایسے ہی ناراض ہوتی ہے بابا نے کہا تو عون نے انہیں دیکھا میں اور بچے نہیں چاہتا تھا لیکن تمہاری ماں کا کہنا ہے کہ تم اس کے نصیب کی اولاد ہو میں نے اسے سمجھایا کہ ہمارے پہلے ہی چار بچے سنبھالنا مشکل ہے لیکن تمہاری ماں نہیں مانی تو میں اس سے ناراض ہو گیا۔ لیکن تمہاری ماں کے لیے میری ناراضگی سے زیادہ تم اہم تھے اسے تمہاری بہت فکر تھی میں اخراجات سے گھبرا گیا تھا میں چار بچوں کو بہت مشکل سے پال رہا تھا میں نے اس کی بات نہیں مانی تو وہ ضد پر اڑ گئی پھر تمہاری پیدائش میں تنگدستی کی وجہ سے اس کی طبیعت مزید بگڑ گئی۔

ڈاکٹر نے کہا کہ ماں یا بچے میں سے بس کسی ایک کو ہی بچایا جاسکتا ہے زبیدہ نے کہا کہ اس کا بچہ بچا لیا جائے لیکن زبیدہ مر جاتی تم میں پانچ بچے کیسے سنبھال عون۔

میں اسے اپنے لیے نہیں بلکہ اپنے بچوں کے لئے بچانا چاہتا تھا۔

میں ایک بچے کے لئے اپنے چار بچوں کی زندگی کو داؤ پر نہیں لگا سکتا تھا۔

مجھے تمہارے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کو بھی پالنا تھا میں مجبور تھا جب آپریشن ہوا تو اللہ نے تمہیں اور تمہاری ماں دونوں کو بچالیا میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔

میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں ہاں لیکن تمہاری ماں سے زیادہ نہیں بابا پھر سے مسکرائے تھے عون نے ایک نظر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا پھر نظریں جھکا گیا۔

سمیر بچپن سے ہی بہت ڈرپوک تھا اکثر نیند میں جاگ جاتا تھا پر کہیں کہیں دن اس ڈر میں رہتا میں نے ڈاکٹر سے مشورہ لیا تو انہوں نے کہا کہ وہ ڈرپوک بچوں میں شامل ہوتا ہے اسے ہر وقت ماں باپ کی ضرورت ہے اس کا ڈر اسے ایک کمزور انسان بنا سکتا ہے جس کی وجہ سے اس کی آگے کی زندگی مشکل ہو سکتی ہے

یہی وجہ تھی کہ میں نے اور زبیدہ نے تمہیں تمہارے دادا کے حوالے کر دیا اور ہم سمیر پر دھیان دینے لگے وہ تمہیں بہت چاہتے تھے ہر وقت تمہیں اپنے قریب رکھتے تھے

جہاں جاتے تمہیں اپنے ساتھ لے کر جاتے تھے بابا نے مسکراتے ہوئے بتایا اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ دادا اس سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔

ان کے ہوتے ہوئے ہمیں کوئی ٹینشن نہیں تھی تمہاری وہ تمہارے بہت قریب تھے۔ اور ہمیں پتہ بھی نہیں چلا کہ ہم کب تم سے اتنے دور ہو گئے بابا کے چہرے کی اداسی عون کو شرمندہ کر گئی تھی۔

کوئی بھی والدین اولاد کو جان بوجھ کر مارنے کی کوشش نہیں کرتے
 ہمیں قاتل کہتے ہو وہ اسے مزید شرمندہ کر گئے
 تم پانچوں ہمارے بچے ہو تم سب ہمارے لئے ایک برابر ہو خاص کر کے تم جو سب سے چھوٹے تھے پر ہمیشہ وہ
 سب کچھ کرتے جس سے مجھے غصہ آتا ہے تم اپنی غلطیوں کی وجہ سے مار کھاتے تھے۔
 بہت اچھے اور شریف بچے نہیں بلکہ بہت شرارتی بچے تھے۔
 کیا جاتا اگر میری بات مان کہ خاندانی کام سنبھال لیتے ہیں یونیفارم پہن کر بیٹھے ہو بابا نے اس کی یونیفارم پر
 چوٹ کرتے ہوئے کہا تو عون مسکرایا۔
 اب گاڑی واپس لے کر چلو میرے دوست کا گھر پیچھے چھوٹ گیا ہے بابا نے کہا تو عون نے پیچھے دیکھا واقعی گھر
 بہت پیچھے چھوٹ چکا تھا۔
 شاید ان کی باتوں میں اسے سمجھنا آیا
 آپ نے بتایا کیوں نہیں وہ منہ بسور کر بولا۔
 کیونکہ اور بہت کچھ بتانا تھا یہ زیادہ ضروری تھا بابا مسکراتے ہوئے گاڑی سے اترے تو وہ بھی ان کے پیچھے گاڑی
 سے اتر کر ان کے سامنے آیا اور جلدی سے ان کے سینے سے لگ گیا
 ایم سوری بابا میں نے شاید بہت ساری غلطیاں کی ہیں لیکن سب کے لئے سوری مجھے پتا ہے آپ مجھے معاف کر
 دیں گے وہ ان کے سینے سے لگا کسی بچے کی طرح بول رہا تھا۔
 بابا نے اسے خود میں بھیجا۔

بہت

میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں غون تم میرے بچے ہو میرے لیے
اہم وہ اسے اپنے سینے سے لگائے بولے تو وہ کھل کر مسکرایا۔

معافی مانگنا اتنا بھی مشکل نہیں تھا جتنا وہ سوچ رہا تھا



وہ شام کا گھر آیا تو زبیدہ کچن میں کچھ کر رہی تھی وہ ان کے پاس کچن میں ہی آگیا
اور انہیں دیکھنے لگا

کیا ہوا غون بھوک لگی ہے زبیدہ نے فکر مندی سے پوچھا تو غون نے ہاں میں گردن ہلائی
میرا بچہ میں ابھی روٹی ڈالتی ہوں وہ جلدی سے آٹا نکالنے لگی
میں کھیر کھاؤں گا اس نے فرمائش کی

ہاں میری جان میں ابھی بناتی ہوں زبیدہ نے خوشی سے کہا اور اس کے لیے کھیر بنانے کا سامان نکالنے لگی
میں آپ کو بہت تنگ کرتا ہوں آپ مجھ سے کبھی ناراض کیوں نہیں ہوتی اس کے اچانک سوال پر زبیدہ نے
اس کی طرف دیکھا

اگر میں تم سے ناراض ہو جاتی تو تم مجھ سے اور زیادہ ناراض ہو جاتے تم تو پہلے ہی مجھ سے ناراض رہتے ہو۔
تم تنگ نہیں کرتے تم جب غصہ ہوتے ہو تو ہم سے دور چلے جاتے ہو اور پھر مہینوں مہینوں واپس لوٹ کر نہیں
آتے تھے میں تمہارا انتظار کرتی رہ جاتی ہوں زبیدہ نے اپنی آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے کہا
تھپڑ کیوں نہیں لگاتی تھی مجھے لگدیتی تو ساری عقل ٹھکانے آجاتی۔

آج اس کا انداز بہت الگ تھا۔

بابا نے آتے ہی انہیں صبح کی ساری روداد سنائی تھی۔

تیری شکل بہت معصوم تھی مارنے کا دل نہیں کرتا تھا کبھی تھپڑ نہیں لگایا تجھے اور تیرے دادا تو ایسے بھی تجھے کسی کو ہاتھ نہیں لگانے دیتے زبیدہ نے مسکرا کر کہا۔

اس کی اور دادا کی محبت تو اس گھر میں مثالی تھی ہر کوئی ان کی محبت سے واقف تھا۔

جلدی بنائیں نہ مجھے بھوک لگی ہے عون نے کہا تو زبیدہ نے جانتے ہوئے بھی ابھی بہت وقت لگے گا کھیر دیکھنے لگی

بس تھوڑی دیر میں بن جائے گی زبیدہ نے مسکرا کر اسے دلا سے دیا۔

تم ایسا کرو تب تک فریش ہو جاؤ تب تک تمہاری کھیر تیار ہو جائے گی

ہاں ٹھیک ہے آپ تیار کریں تب تک میں نہا کے آتا ہوں۔

اور سمیر کو مت دکھائیے گا وہ بھوکا ساری چٹ کر جائے گا یہ ساری میری ہے میں اکیلا کھاؤں گا۔

میں آپ سے معافی مانگتا ہوں لیکن صبح بابا نے کہا تھا کہ ماں کو بھی کوئی تھینک یو بولتا ہے کیا تو پھر میں نے سوچا

ماں کو تو کوئی سوری بھی نہیں بولتا

اور جانے سے پہلے بڑے پیار سے ان کا گال چوم کر گیا۔

آرزو کی کہی ہر بات سچ ثابت ہوئی تھی۔

عون ان لوگوں سے دور ہوا تھا تو وہ لوگ بھی عون سے دور ہونے لگے وہ ایک فیملی کا اعتماد نہیں دیتے تھے جن پر وہ بھروسہ کرے۔

لیکن آرزو کے بات مان کر وہ سب عون کے قریب آنے لگے تھے اور عون بھی ان کے بہت قریب آچکا تھا



سب کچھ ٹھیک ہو رہا تھا عون سب سے مل کر ہنسی خوشی رہنے لگا تھا۔

آہستہ آہستہ وہ سب کو سمجھ چکا تھا وہ سب بھی اس کا خیال رکھنے لگے تھے اور وہ بھی ان کے ساتھ خوش تھا۔

عمر بھی اب کافی مطمئن تھا۔ وہ بھی اس کی عقل ٹھکانے لگنے پر بہت خوش تھا۔

لیکن آرزو اب بھی اس سے ناراض تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ آرزو کو کیسے منائے

وہ اب بھی الگ کمرے میں سوتا تھا اس کا کہنا تھا جب تک آرزو خود اسے کمرے میں نہیں بلائے گی وہ کمرے میں نہیں جائے گا

اور آرزو اس سے کچھ نہیں کہتی تھی نہ وہ اس سے بات کرتی تھی اور نہ ہی اس کے انداز سے وہ ناراض لگ رہی تھی

گھر میں سبھی اس کی بے چینی سے واقف تھے

لیکن بابا کا کہنا تھا یہ ان دونوں کا پرنسپل میٹر ہے جس میں کوئی نہیں بولے گا۔



عون کو احساس ہو رہا تھا کہ فیملی کیا ہے اس فیملی کی اہمیت کیا ہے

کے شام کی چائے پر وہ سب کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنا تایا ابو اور ابو کے بچپن کے قصے سنتا تائی امی اور امی کے باتیں خاور اور سمیر کی شرارتیں بڑے بھائیوں کی ڈانٹ بہنوں کی فرمائشیں وہ کتنے سالوں سے یہ سب کچھ مس کر رہا تھا اب وہ اکثر شام کو گھر جلدی آنے لگا کسی نے اسے کہا نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ اپنا وقت ان لوگوں کے ساتھ گزارنے لگا تھا عمر کو جب سے پتہ چلا تھا کہ اپنے گھر والوں کے ساتھ خوش ہے وہ شام کے بعد اکثر اس کی ڈیوٹی بھی سنبھال لیتا خاور اور سمیر اس کے ساتھ بھی شرارتیں کرنے لگے کہنے کو وہ اس کے بڑے بھائی تھے لیکن امی اور بابا ہمیشہ ان دونوں کو ڈانٹتے رہتے کتنے پیارے تھے اس کے سب گھر والے اور وہ ان سے دور تھا آج وہ یہ سب کچھ کھونے کی وجہ سے پچھتا رہا تھا ان خود ساختہ فاصلوں کی وجہ سے اس نے بہت کچھ کھو دیا تھا لیکن اب اور نہیں۔



عون جا بنگی کابل بھر کے آبیانے اسے مخاطب کیا
میں تو کبھی بھی بنگی کابل بھرنے نہیں گیا
وہاں کون کرتا تھا عون سمجھ چکا تھا کہ ان کا اشارہ دوسرے گھر کی طرف تھا
وہاں تو نوکر تھا عون نے فوراً جواب دیا

ہمارے باپ نے یہاں کوئی نوکری نہیں رکھا چل بیٹا فٹا فٹا سے جا کر بل بھر کے آ
مگر بھیا مجھے تو نہیں آتا عون نے پریشانی سے کہا

بیٹا دو مہینے بھرے گا تو تیسرے مہینے خود ہی آجائے گا بھیا نے مسکراتے ہوئے ایک ذمہ داری دی تھی

عون نے ایک نظر بل کی طرف دیکھا اور پھر دروازے کے پیچھے نیلا دوپٹہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ کھل کے اس کی بیوی اس سے بات کرے یا نہ کرے لیکن چھپ چھپ کر دیدار ضرور کرتی تھی وہ مسکراتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گیا



وہ پورے دو گھنٹے خوار ہونے کے بعد بجلی کا بل جمع کروا کے آیا تھا

آو عون ہم مہر ش کی شادی کی بات کر رہے ہیں آنیسہ نے اسے آتے دیکھ کر کہا

وہ لوگ کافی وقت سے مہر ش کی بات چلا رہے تھے

پھر کچھ دن پہلے رشتہ لے کر باقاعدہ آئے مجھے یہ رشتہ بہت اچھا لگا اپنے لوگ ہیں بیٹی خوش رہے گی مجھے تو حسن

بہت اچھا لگتا ہے تایا نے اسے مخاطب کیا۔

مجھے لگتا ہے ہمیں ہاں کر دینی چاہیے لیکن پھر بھی تم ایک بار چھان بین کر لو آخر بڑے بھائی ہو تم لوگ اور اگر

تم لوگوں کو مناسب لگے تو ہم ہاں کر دیں گے

www.urdu novels mania.com

تایا ابو سب کو مخاطب کرتے ہوئے بولے۔

ہاں حسن ہے تو بہت اچھا لیکن ایک بار ٹھیک سے چھان بین کر کے ہی ہاں کریں گے سمیر نے کہا۔

عون بیٹا یہ تمہاری ذمہ داری ہے۔

تایا ابو نے امید بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا تو وہ انہیں دیکھ کر مسکرایا

آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں نا۔ عون ان کی امید پر پورا اترتے ہوئے بولا

مہر ش کی شادی کی ساری ڈیکوریشن میں اور غاور کریں گے سمیر نے کہا
کوئی ضرورت نہیں ہے تم دونوں کو کچھ بھی کرنے کی زریش کی شادی پر کتنا کبارا کیا تھا تم نے اس کو ڈیکوریشن
کون بولتا ہے اولڈ فیشن کچھ تو یونیک کرو۔

عون ہماری توین کر رہے ہو سمیر کو صدمہ ہوا تھا
واٹ ایور عون نے اسے انگور کرتے ہوئے پھر سے اپنی بات شروع کی
یہ سب کچھ میں اور عمر سنبھالیں گے تم اپنی ڈیکوریشن اپنے پاس رکھو مہر ش کی شادی کی ساری تیاری میں کرونگا
اس نے دروازے سے آتی مہر ش کو دیکھ کر کہا تو وہ شرما کے واپس اندر چلی گئی



وہ گھر آیا تو آرزو سب کے ساتھ بیٹھی تھی وہ بھی ساتھ آکر بیٹھ گیا
آرزو نے اس سے کوئی بات نہ کی بلکہ وہ تو ہانیہ کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی بابا اس سے باتیں کرنے لگے
جبکہ اس کا سارا دھیان آرزو پہ تھا
ان کا الگ الگ کمرے میں سونا گھر میں کسی سے بھی چھپا ہوا نہ تھا گھر میں سب کو پتہ تھا آرزو اور عون میں اب
تک سب کچھ ٹھیک نہیں ہوا
ایک مہینہ گزر چکا تھا اب سب کچھ ٹھیک ہونے لگا تھا سوائے آرزو اور عون کے امی نے آج ان دونوں سے بات
کرنے کے بارے میں سوچا تو بابا نے منع کر دیا۔

ان کا کہنا تھا کہ تمہیں بیچ میں پڑنے کی ضرورت نہیں وہ ان دونوں کا مسئلہ ہے خود ہی ہینڈل کر لیں گے



ورات ساڑھے بارہ بجے کے قریب گھر واپس آیا۔

ڈیوٹی کی وجہ سے آج وہ بہت لیٹ ہو گیا تھا

اس کا ارادہ چپ چاپ کمرے میں جا کر سونے کا تھا۔

وہ دبے پاؤں اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا جب اچانک لائٹس اون ہوئی۔

Happy birthday to you

Happy birthday to you

سب اونچی آواز میں گاتے ہوئے ایک کمرے سے باہر نکلے

"Happy birthday dear "Aun

Happy birthday to you

سب کے ساتھ آرزو ہاتھ میں کیک تھا میں اس کے قریب آئی۔

عون کو یاد تک نہیں تھا کہ آج اس کا برتھ ڈے ہے لیکن اس کی فیملی کو یاد تھا۔

شاید ہی اس سے پہلے عون نے اپنی فیملی کے ساتھ اس طرح کی کوئی خوشی منائی تھی۔

سب سے پہلے زبیدہ نے اس کا چہرہ چوم کر اسے مبارکباد دیں سب نے اسے گلے لگایا۔

آرزو نے فی الحال صرف اسے پیسی برتھڈے کہا تھا۔

جبکہ اس کی امید کے برعکس عمر بھی یہی تھا۔

جلدی کاٹ کیک میرے پیٹ میں چوہے کو درہے ہیں اس کیک کے چکر میں میں نے ڈر بھی نہیں کیا۔

سمیر نے جھڑپی اس کے ہاتھ میں پکڑتے ہوئے زبردستی کیک کٹوانا چاہا۔

جبکہ عون مکمل نخرے دکھانے کے موڈ میں تھا۔

پھر آخر کار اس نے سمیر کی دہائی سنتے ہوئے کیک کاٹا۔

اور سب کو کیک کھلانے کے بعد ایک چھوٹا سا پیس اس کے منہ میں ڈالا۔

ابے کیک کھلانے کی بھی رشوت لے کا کیا وہ زبردستی اس کے ہاتھ سے کھاتے ہوئے بولا۔

جبکہ ان کی حرکتوں پر سب گھر والوں کے قہقہے بلند ہو رہے تھے۔

چلو بچہ پارٹی اب سب لوگ سو جاؤ صبح ہم عون کے برتھ ڈے پارٹی کریں گے۔ بابا نے سب کو اپنے کمرے کی

طرف بھیجا۔

تو عون دوسرے کمرے کی طرف جانے لگا۔

عون جی ہمارا کمرہ اس طرف ہے۔ آرزو نے اسے پیچھے سے آواز دے کر پکارا۔

جبکہ بابا امی کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے مسکرائے۔

وہ بنا کچھ بولے اس کی پیچھے آہستہ آہستہ چل دیا۔



عون بنا کچھ بولے بیڈ پر لیٹ گیا اسے لگ رہا تھا کہ آرزو اب بھی اس سے ناراض ہے۔

آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔؟ آرزو نے اس کے قریب بیٹھ کر پوچھنے لگی
 میں۔۔۔ میں نہیں تو۔۔۔ میں تم سے کیوں ناراض ہوں گا۔۔۔؟
 ناراض تو تم ہو مجھ سے اتنے دنوں سے کتنی کوشش کر چکا ہوں پر تو مانتی ہی نہیں۔
 آرزو کے اس طرح سے اپنے قریب آنے پر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا
 آپ کو کیا لگا عون جی میں آپ سے ناراض ہوں
 میں آپ سے ناراض نہیں تھی میں بس اب کو بتانا چاہتی تھی کہ یہ لوگ آپ کے اپنے ہیں آپ سے محبت کرتے
 ہیں آپ سے دوری انہیں تکلیف پہنچا رہی ہے
 میں آپ سے اس لیے بات نہیں کر رہی تھی تاکہ ان سب سے باتیں کر سکیں میں جانتی تھی
 کہ آپ مجھے یہاں چھوڑ کر کبھی نہیں جائیں گے اس لیے میں نے آپ فیصلہ کیا کہ میں آپ سے ناراض ہو جاتی
 ہوں۔

میری ناراضگی کی وجہ سے آپ یہ گھر چھوڑ کر نہیں جائیں گے آپ اسی گھر میں رہیں گے
 میں جانتی تھی کہ آپ پھوپھو کی مجبوری کو سمجھیں گے
 یہ سب لوگ آپ سے بہت پیار کرتے ہیں عون جی
 آپ نے دیکھنا آرزو نے یقین سے کہا
 تو اور مسکرا دیا

ہاں آرزو یہ سب لوگ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں لیکن اب میں یہ جاننا ہے کہ تم مجھے کتنا چاہتی ہو

تم نے مجھے نہیں بتایا کہ تم مجھ سے کتنا پیار کرتی ہو

اب تم مجھے بتاؤ کہ تم مجھ سے کتنا پیار کرتی ہو وہ اس کا چہرہ اپنے قریب کرتے ہوئے بولا تو وہ نظریں جھکا گئی۔
نہیں آرزو اب یہ نظریں جھکانے کا کوئی فائدہ نہیں آج تو تمہیں بتانا ہو گا کہ تم مجھ سے اتنی محبت کرتی ہو۔
عون باضد ہوا تو وہ اس کے سینے میں سر چھپا گئی۔

میرے خود ساختہ بنائے گئے فاصلوں کی وجہ سے میں نے اپنا بچہ کھو دیا اب میں تمہیں کبھی نہیں کھونا چاہتا۔

میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا آج بھی تم نہ بلاتی تو میں مرجاتا
عون نے اسے مزید خود میں سمٹتے ہوئے شدت سے کہا تو آرزو نے اپنا ہاتھ اس کے لبوں پر رکھ دیا
آپ جب اس طرح سے باتیں کرتے ہیں تو میرا دل کرتا ہے کہ میں آپ کا کان پکڑ کے بابا کے پاس لے جاؤں

اور بہت ساری ڈانٹ پڑواؤں آرزو نے کہا تو وہ مسکرایا

صبح لے جانا اس وقت مجھے خود سے پیار کرنے دو

بہت تڑپا ہوں تمہارے بغیر وہ اس کے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے بولا تو آرزو نے شرما کر اپنا آپ اس کو سوئپ دیا آئی لویو۔

آرزو مجھ سے کبھی دور مت جانا تم میرے لیے بہت خاص ہو اس کا نازک وجود
خود میں سمیٹتے ہوئے وہ اسے کسی اور دنیا میں لے جانے لگا اور آرزو اس کی شدتوں میں پگھلتی صرف اسی کی ہو کر

رہ گئی



دو سال بعد

اپنے چہرے پر نرم لمس محسوس کرتے ہی عون کی آنکھیں کھل گئیں

اس نے بڑی محبت سے اپنی چھوٹی سی پری کو دیکھا جسے آرزو ابھی بیڈ پر چھوڑ کر گئی تھی۔

عون کو جاگتے دیکھ کر وہ اپنی گول گول آنکھیں مٹکاتی کھلکھلا کر مسکرائی

عون نے قریب سے دودھ کی بوتل اٹھائی اور پھر اسے اٹھا کر اپنی گود میں رکھا۔

کیونکہ اس کی گڑیا کے ناشتے کا وقت ہو چکا تھا عون کبھی اس کے چہرے کو چومتا تو کبھی ننھے ہاتھوں کو۔ عون کو
خود بھی پتا نہ چلا کہ یہ چھوٹی سی جان کبھی اس کی جان بن گئی۔

اگلے مہینے اس کا پہلا برتھ ڈے تھا جسے وہ بہت دھوم دھام سے سیلیبریٹ کرنے والا تھا۔

عون فریش ہو کر اپنی پری کو اٹھا کر نیچے آیا تو سمیر کا بیٹا جس نے ابھی ابھی چلنا شروع کیا تھا۔ زبیدہ کا دوپٹہ تھا
میں اس کے پیچھے چل رہا تھا۔

اس نے اپنی پری کو سمیر کی گود میں رکھا اور اہل (سمیر کا بیٹا) کو اٹھا کر اپنے قریب کیا۔

جبکہ اس کی یہ حرکت اس کی ننھی پری کو پسند نہ آئی تھی جس پر وہ اپنے منہ ڈیزائن بناتی روناشروع کر چکی تھی۔

اور یار عون مہربانی کرو تم اپنی لاڈلی کو سنبھالو میں اپنے بیٹے کو سنبھالوں گا سمیر نے اسے روتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

کبھی کبھی تمہاری بیٹی کو دیکھ کر سوچتا ہوں یہ تمہاری بیوی کو تمہارے پاس نہیں آنے دیتی تو تمہاری دوسری اولاد کو کیا آنے دے گی عون کے اٹھاتے ہی وہ چپ ہو گئی تھی۔

جب کہ اس کی بات سن کر آرزو سوچ میں پڑ چکی تھی



پری سوئی تو عون نے اسے اٹھا کر بے بی کاٹ میں رکھا

اگلے مہینے اس کا پہلا برتھڈے تھا جسے وہ بہت دھوم دھام سے منانا چاہتا تھا

عون جی آرزو کی پکار پر لیپ ٹاپ میں مصروف وہ اس کی طرف متوجہ ہوا

جی عون جی کی جان وہ اس کے قریب ہوا

پری آپ سے بہت پیار کرتی ہے اگر ہمارا کوئی اور بے بی ہو تو مجھے اکیلے پالنا پڑے گا آرزو نے معصومیت سے پوچھا

عون کھل کر مسکرایا

کیوں وہ ہم دونوں کا بچہ ہو گا ہم دونوں اسے پالیں گے وہ اسے مزید خود سے قریب کرتے ہوئے بولا

ویسے تمہیں اتنی فکر کیوں ہے کہیں ایسی کوئی بات تو نہیں عون نے شرارت سے کہا۔

جی نہیں ایسی کوئی بات نہیں میں تو بس اس لیے پوچھ رہی تھی کہ آپ کی لاڈلی آپ کو میرے ساتھ شیر نہیں کرتی تو ہمارے دوسرے بچے کے ساتھ کیا کرے گی۔

اور آپ بھی تو اس سے اتنا پیار کرتے ہیں کہ شاید ہی اتنا پیار ہمارے دوسرے بچے کو دے سکیں۔

تم اتنا مت سوچا کرو فکر مت کرو میں اپنے 20 بچوں کو ایک ساتھ ایک جیسا پیار دے سکتا ہوں اور اس کے بعد تمہارے لئے بھی مزید پیار کا رینجمنٹ کر سکتا ہوں۔

عون شرارت سے کہتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا اور ایک ہاتھ سے لائٹ آف کر دی۔

بیس بچے اندھیرے میں اسے آرزو کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی جس کے بعد عون کا زندگی سے بھرپور قہقہہ بے ساختہ تھا۔

novels mania
www.urdu novelsmania.com

ختم شد